وَمِنْ سُوْرَةِ سَأَلَ سَائِلٌ

١٢٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ.

تفسیر سورۂ سأل سائل

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قول "کالمہل" کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ زیتون کے نیچے تیل کی طرح ہے جب اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

١٢٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نِيْ أَبُو الْوَلِيْدِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَآهُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِيْنَ إِلَى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا إِلَى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوْا لَهُ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا

تفسیر سورۂ جن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنوں پر کچھ پڑھا اور نہ ہی ان کو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ ادھر شیطانوں اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہو گئی ان پر ٹوٹنے والے ستارے (شہاب) بھیجے گئے شیطان اپنی قوم کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا۔ کہنے لگے ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا اور ہم پر ٹوٹنے والے ستارے بھیجے گئے کہنے لگے اس رکاوٹ کا سبب یقیناً کوئی نیا واقعہ ہے لہذا زمین کے مشرق ومغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہو گئی۔ راوی فرماتے ہیں پھر وہ مشارق ومغارب میں چل پڑے اور ان میں سے ایک گروہ تہامہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا۔ آپ کھجور کے نخلستان میں تھے اور بازار عکاظ کی طرف جانے کا ارادہ تھا آپ صحابہ کرام کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے جب شیطانوں نے قرآن سنا تو کہنے لگے "اللہ کی قسم یہی تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہے" راوی فرماتے ہیں شیطان وہاں سے ہی اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے اور کہا اے قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا جو راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کبھی

يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّي وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ قَالَ فَتَعَجَّبُوا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا إِسْرَائِيلُ نَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُونَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُونَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوا فِيهَا تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُونُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادُوهُ فَيَكُونُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعُوا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِإِبْلِيسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمَى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ مَا هٰذَا إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُودَهُ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي بَيْنَ جَبَلَيْنِ أُرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِي حَدَثَ فِي الْأَرْضِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَمِنْ سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی "قل اوحی الی" الآیۃ[1] اسی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ صحابہ کرام آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں تو انہیں صحابہ کرام کی اس عظیم اطاعت پر تعجب ہوا تو اپنی قوم سے کہا "لما قام عبد اللہ یدعوہ" الآیۃ[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں جن آسمانوں کی طرف چڑھتے اور وحی سنتے جب ایک کلمہ سنتے تو اس کے ساتھ نو کلمے اپنی طرف سے ملاتے۔ ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا جنوں نے ابلیس سے ذکر کیا اور اس سے پہلے انہیں ستاروں سے نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس کہنے لگا زمین میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ رکاوٹ ہوئی چنانچہ اس نے اپنا لشکر بھیجا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے پایا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ مکہ میں دیکھا پھر انہوں نے ابلیس سے ملاقات کر کے یہ بات اسے بتائی اس نے کہا یہی وہ نئی بات ہے جو زمین میں پیدا ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ مدثر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ انقطاع وحی کا ذکر فرما رہے تھے آپ نے فرمایا

[1] تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا۔ [2] جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

وسلم وهو يحدث عن فترة الوحي فقال في حديثه بينما أنا أمشي سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسي فإذا الملك الذي جاءني بحراء جالس على كرسي بين السماء والأرض فجثثت منه رعبا فرجعت فقلت زملوني زملوني فدثروني فأنزل الله تعالى يا أيها المدثر قم فأنذر إلى قوله والرجز فاهجر قبل أن تفرض الصلاة هذا حديث حسن صحيح وقد رواه يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أيضا.

چلا جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہو گیا واپس لوٹا اور کہا مجھے کپڑا اوڑھاؤ (دو مرتبہ فرمایا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایھا المدثر قم فانذر[1] الخ" یہ فرضیت نماز سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے بھی اسے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے

١٢٥٢ حدثنا عبد بن حميد نا الحسن بن موسى عن ابن لهيعة عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصعود جبل من نار يتصعد فيه سبعين خريفا ثم يهوي به كذلك أبدا هذا حديث غريب إنما نعرفه مرفوعا من حديث ابن لهيعة وقد روي شيء من هذا عن عطية عن أبي سعيد موقوف.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صعود" آگ کا ایک پہاڑ ہے (جہنمیوں کو) اس پر ستر سال تک چڑھایا جائے گا پھر اتنی مدت اس سے گرایا جائے گا، یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اس کا کچھ حصہ موقوفاً مروی ہے۔

١٢٥٣ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن مجالد عن الشعبي عن جابر قال قال ناس من اليهود لأناس من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم هل يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قالوا لا ندري حتى نسأله فجاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد غلب أصحابك اليوم قال وبما غلبوا قال سألهم يهود هل يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قال فما قالوا قال قالوا لا ندري حتى نسأل نبينا قال أفغلب قوم سئلوا عما لا يعلمون فقالوا لا نعلم حتى نسأل نبينا لكنهم قد سألوا نبيهم فقالوا أرنا الله جهرة علي بأعداء الله إني سائلهم عن تربة الجنة و

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کچھ یہودیوں نے چند صحابہ کرام سے کہا کیا تمہارے نبی جہنم کے داروغوں کی تعداد جانتے ہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جانتے ایک شخص نے آکر عرض کیا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آج آپ کے صحابہ کرام مغلوب ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیسے! اس نے کہا یہودیوں نے پوچھا کہ تمہارے نبی کو جہنم کے داروغوں کی تعداد معلوم ہے؟ آپ نے فرمایا پھر انہوں نے کیا جواب دیا؟ اس نے کہا انہوں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے جب تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا کیا وہ قوم ہار جاتی ہے جس سے ایسی بات پوچھی جائے جو وہ نہ جانتی ہو اور وہ لاعلمی کا اظہار کرے کہہ دے خود یہودیوں نے

[1] اے چادر اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

مِنَ الدَّرْمَكِ فَلَمَّا جَاءُوْا قَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِيْ مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَفِيْ مَرَّةٍ تِسْعٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوْا اَخُبْزَةٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ ۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُطَعِيُّ وَهُوَ اَخُوْ حَزْمِ بْنِ اَبِيْ حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ اِلٰهًا فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَسُهَيْلٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ سُهَيْلٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ ثَابِتٍ ۔

نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو ظاہراً دکھاؤ۔ ان اللہ کے دشمنوں کو میرے پاس لاؤ میں ان سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھوں اور وہ میدہ ہے وہ آئے تو کہنے لگے اے ابوالقاسم جہنم کے داروغے کتنے ہیں؟ آپ نے اتنے اتنے ایک مرتبہ دس اور ایک مرتبہ نو فرمایا کہنے لگے ہاں ٹھیک ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا جنت کی مٹی کیا ہے؟ راوی فرماتے ہیں وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا اے ابوالقاسم روٹی ہے؟ رسول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ[1] کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا نہ بنایا تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اسے بخش دوں۔ یہ حدیث غریب ہے سہیل حدیث میں قوی نہیں ثابت سے روایت کرنے میں یہ منفرد ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحْسِنُ الثَّنَاءَ

تفسیر سورۃ قیامۃ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت زبان مبارک کو حرکت دیتے تاکہ اسے یاد رکھ سکیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لا تحرک بہ لسانک[2] الخ راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہونٹوں کو ہلاتے اور سفیان نے اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علی بن مدینی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری موسیٰ بن ابی عائشہ کی اچھی تعریف کرتے تھے۔

[1] ڈرنے کے لائق وہی ہے اور مغفرت فرمانا بھی اسی کی شان ہے۔

[2] تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

عَلَى مُوسَى بْنِ عَائِشَةَ خَيْرًا

١٢٥٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِي شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ مِثْلَ هَذَا مَرْفُوعًا وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ مُجَاهِدٍ غَيْرَ الثَّوْرِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادنیٰ درجے کا جنتی اپنے باغات، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح وشام دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ[1] یہ حدیث غریب ہے متعدد افراد نے اسرائیل سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ عبدالملک بن ابجر نے بواسطہ ثویر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوف حدیث روایت کی۔ اشجعی نے بھی بواسطہ سفیان، ثویر اور مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کیا۔ مجاہد سے صرف سفیان ثوری نے بیان کیا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

١٢٥٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ هَذَا مَا عَرَضْنَا عَلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ وَيَقُولُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَيَقُولُ لَا فَفِي هَذَا أُنْزِلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ

تفسیر سورۂ عبس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "عبس وتولی" حضرت ابن مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے ہدایت فرمائیے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیر کر دوسری طرف ہوگئے اور فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں حرج سمجھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں اس موقعہ پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا "عبس وتولی" حضرت ابن مکتوم

[1] کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

هذا الحديث عن هشام بن عروة عن ابيه قال أنزل عبس وتولى في ابن ام مكتوم ولم يذكر فيه عن عائشة

کے بارے میں نازل ہوئی۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

۱۲۵۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن الفضل نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تحشرون حفاة عراة غرلا فقالت امرأة أيبصر أو يرى بعضنا عورة بعض قال يا فلانة لكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه هذا حديث حسن صحيح قد روي من غير وجه عن ابن عباس.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں ننگے بدن اور ختنہ شدہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کیا ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں عورت! لکل امرئ منهم یومئذ شأن یغنیه[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

ومن سورة اذا الشمس كورت

تفسیر سورۃ اذا الشمس کورت

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۲۵۹۔ حدثنا عباس بن عبد العظيم العنبري نا عبد الرزاق نا عبد الله بن بحير عن عبد الرحمن وهو ابن يزيد الصنعاني قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى يوم القيامة كأنه رأي عين فليقرأ اذا الشمس كورت واذا السماء انفطرت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کو اس طرح دیکھنا پسند کرتا ہو جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے وہ سورہ "اذا الشمس کورت" "اذا السماء انفطرت" اور "اذا السماء انشقت" پڑھے

ومن سورة ويل للمطففين

تفسیر سورۃ مطففین

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۲۶۰۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان العبد اذا اخطأ خطيئة نكتت في قلبه نكتة سوداء فاذا هو نزع واستغفر وتاب صقل قلبه وان عاد زيد فيها حتى تعلو قلبه وهو الران الذي ذكر الله كلا بل ران على قلوبهم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بنا دیا جاتا ہے جب گناہ سے باز آتا ہے معافی چاہتا اور توبہ کرتا ہے اس کا دل صیقل کر دیا جاتا ہے اگر دوبارہ گناہ کرے تو یہ نقطہ بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی ران

---

[1] ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے جو اسے بس ہے۔

مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا "کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ إِلٰى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (حماد کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ مرفوع ہے) "یوم یقوم الناس لرب العالمین" کے متعلق فرماتے ہیں۔ وہ نصف کانوں تک پسینے میں شرابور کھڑے ہوں گے۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "یوم یقوم الناس لرب العالمین" کے متعلق فرمایا ان میں سے کوئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

تفسیر سورۃ انشقاق

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ إِلٰى قَوْلِهِ يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس حساب میں جانچ پڑتال کی گئی وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فاما من اوتی کتابہ بیمینہ" الخ آپ نے فرمایا یہ تو اعمال کا پیش کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی دوسرے حضرات نے بیان کیا کہتے ہیں ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بواسطہ ایوب اور ابن ابی ملیکہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی ہے۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا، یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت انس کی روایت سے غریب ہے ہم بواسطہ قتادہ حضرت

لہ کانوں میں ہلکی کے دانے یعنی کانوں کا زنگ جو چڑھ رہا ہے۔ ٢ جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ ٣ تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا۔

قتادة عن أنس لا نعرفه من حديث قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من هذا الوجه.

انس کی روایت سے اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

ومن سورة البروج

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۲۲۵- حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة وعبيد الله بن موسى عن موسى بن عبيدة عن أيوب بن خالد عن عبد الله بن رافع عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم الموعود يوم القيامة واليوم المشهود يوم عرفة والشاهد يوم الجمعة قال وما طلعت الشمس ولا غربت على يوم أفضل منه فيه ساعة لا يوافقها عبد مؤمن يدعو الله بخير إلا استجاب الله له ولا يستعيذ من شيء إلا أعاذه الله منه هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث موسى بن عبيدة وموسى بن عبيدة يضعف في الحديث ضعفه يحيى بن سعيد وغيره من قبل حفظه وقد روى شعبة وسفيان الثوري وغير واحد من الأئمة عن موسى بن عبيدة. حدثنا علي بن حجر نا قران بن تمام الأسدي عن موسى بن عبيدة بهذا الإسناد نحوه وموسى بن عبيدة الربذي يكنى أبا عبد العزيز وقد تكلم فيه يحيى بن سعيد القطان وغيره من قبل حفظه.

تفسیر سورۂ بروج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یوم موعود" قیامت کا دن ہے، "یوم مشہود" سے عرفہ کا دن مراد ہے اور شاہد، جمعہ کا دن ہے سورج اس سے اچھے دن پر طلوع و غروب نہیں ہوا اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مومن کی دعائے خیر اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہیں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے شعبہ، سفیان ثوری اور کئی دوسرے ائمہ نے اسے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کیا ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ قران بن تمام اسدی موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ موسیٰ بن عبیدہ ربذی کی کنیت ابوعبدالعزیز ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۱۲۲۶- حدثنا محمود بن غيلان وعبد بن حميد المعنى واحد قالا نا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت البناني عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن صهيب قال كان رسول الله

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم عصر کی نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے گویا کہ کلام فرما رہے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ عصر کی نماز پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں آپ نے فرمایا ایک نبی کو

صلی اللہ علیہ وسلم إذا صلى العصر همس والهمس في قول بعضهم تحرك شفتيه كأنه يتكلم فقيل له إنك يا رسول الله إذا صليت العصر همست قال إن نبيا من الأنبياء كان أعجب بأمته فقال من يقوم لهؤلاء فأوحى الله إليه أن خيرهم بين أن أنتقم منهم وبين أن أسلط عليهم عدوهم فاختاروا النقمة فسلط عليهم الموت فمات منهم في يوم سبعون ألفا قال وكان إذا حدث بهذا الحديث حدث بهذا الحديث الآخر قال كان ملك من الملوك وكان لذلك الملك كاهن يكهن له فقال الكاهن انظروا لي غلاما فهما أو قال فطنا لقنا فأعلمه علمي هذا فإني أخاف أن أموت فينقطع منكم هذا العلم ولا يكون فيكم من يعلمه قال فنظروا له على ما وصف فأمروه أن يحضر ذلك الكاهن وأن يختلف إليه فجعل يختلف إليه وكان على طريق الغلام راهب في صومعة قال معمر أحسب أن أصحاب الصوامع كانوا يومئذ مسلمين قال فجعل الغلام يسأل ذلك الراهب كلما مر به فلم يزل به حتى أخبره فقال إنما أعبد الله قال فجعل الغلام يمكث عند الراهب ويبطئ عن الكاهن فأرسل الكاهن إلى أهل الغلام إنه لا يكاد يحضرني فأخبر الغلام الراهب بذلك فقال له الراهب إذا قال لك الكاهن أين كنت فقل عند أهلي وإذا قال لك أهلك أين كنت فأخبرهم أنك كنت عند الكاهن قال فبينما الغلام على ذلك إذ مر بجماعة من الناس كثير قد حبستهم دابة فقال بعضهم

اپنی امت سے بہت محبت تھی۔ انھوں نے فرمایا ان کا مقابلہ کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انھیں دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیں یا تو میں خود ان سے بدلہ لوں یا ان پر دشمن مسلط کر دوں۔ انھوں نے (اللہ تعالیٰ کے) بدلہ لینے کو اختیار کیا تو ان پر موت مسلط کی گئی چنانچہ ایک دن میں ان میں سے ستر ہزار کی موت واقع ہوئی۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث بیان کرتے تو ساتھ ہی دوسری حدیث بھی بیان کرتے کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک کاہن تھا جو اسے پوشیدہ باتیں بتایا کرتا۔ ایک مرتبہ کاہن نے کہا میرے لیے ایک سمجھ دار ذہین لڑکا تلاش کرو جس کو میں اپنا علم سکھاؤں۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد کہیں یہ علم تم سے منقطع نہ ہو جائے اور تم میں کوئی سکھانے والا نہ ہو۔ انھوں نے اس کی بتائی ہوئی صفات کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے اس کے پاس آنے جانے کو کہا۔ اس نے کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ رستے میں ایک پادری کا عبادت خانہ تھا۔ معمر کہتے ہیں میرا خیال ہے ان دنوں گرجے والے مسلمان ہوتے تھے۔ لڑکا اس پادری کے پاس سے گزرتا تو پوچھا کرتا تھا حتیٰ کہ پادری نے کہا میں عبادت کرتا ہوں۔ لڑکا اس پادری کے پاس ٹھہرنے اور کاہن کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔ کاہن نے لڑکے کے والدین کے پاس پیغام بھیجا کہ اب وہ بہت کم حاضر ہوتا ہے لڑکے نے راہب کو بتایا تو اس نے کہا کاہن تم سے پوچھے کہ کہاں تھے تو کہو گھر والوں کے پاس تھا گھر والے پوچھیں کہ کہاں تھے تو کہو کاہن کے پاس تھا۔ لڑکا اس طریقہ پر تھا کہ ایک دن وہ ایک بڑی جماعت کے پاس سے گزرا انھیں ایک جانور نے گھیر رکھا تھا بعض کہتے ہیں یہ شیر تھا۔ لڑکے نے پتھر لیا اور کہا اے اللہ اگر راہب سچ کہتا ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس جانور کو ہلاک کر دے یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور جانور کو مار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اسے کس نے ہلاک کیا ہے؟ (دیکھنے والے) لوگوں نے جواب دیا "اس لڑکے نے" اس سے وہ سب گھبرا گئے

إذ تلك الدابة كانت أسدا قال فأخذ الغلام
حجرا فقال اللهم إن كان ما يقول الراهب حقا
فأسألك أن أقتلها ثم رمى فقتل الدابة فقال
الناس من قتلها قالوا الغلام ففزع الناس فقالوا
قد علم هذا الغلام علما لم يعلمه أحد
قال فسمع به أعمى فقال له إن أنت رددت
بصري فلك كذا وكذا قال لا أريد منك
هذا ولكن أرأيت إن رجع إليك بصرك أتؤمن
بالذي رده عليك قال نعم قال فدعا الله
فرد عليه بصره فآمن الأعمى فبلغ الملك أمرهم
فبعث إليهم فأتي بهم فقال لأقتلن كل
واحد منكم قتلة لا أقتل بها صاحبه فأمر
بالراهب والرجل الذي كان أعمى فوضع
المنشار على مفرق أحدهما فقتله وقتل الآخر
بقتلة أخرى ثم أمر بالغلام فقال انطلقوا به
إلى جبل كذا وكذا فألقوه من رأسه فانطلقوا
به إلى ذلك الجبل فلما انتهوا به إلى ذلك
المكان الذي أرادوا أن يلقوه منه جعلوا
يتهافتون من ذلك الجبل ويتردون حتى
لم يبق منهم إلا الغلام قال ثم رجع فأمر به
الملك أن ينطلقوا به إلى البحر فيلقونه فيه
فانطلق به إلى البحر فغرق الله الذين كانوا
معه وأنجاه فقال الغلام للملك إنك لا
تقتلني حتى تصلبني وترميني وتقول إذا رميتني
بسم الله رب هذا الغلام قال فأمر به
فصلب ثم رماه فقال بسم الله رب هذا
الغلام قال فوضع الغلام يده على صدغه
حين رمي ثم مات فقال أناس لقد علم
هذا الغلام علما ما علمه أحد فإنا نؤمن

کہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا۔ ایک
نابینا شخص نے سنا تو کہا اگر تو میری بینائی لوٹا دے تو میں تجھے
یہ چیزیں دوں گا۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں البتہ یہ کہ تو
اگر تمہاری بینائی لوٹ آئے تو اس ذات پر ایمان لے آؤ گے
جس نے تمہاری۔ بینائی واپس لوٹائی اس نے کہا ہاں لڑکے
نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ
نے اس نابینا کی بینائی واپس کر دی چنانچہ وہ ایمان لے آیا۔ بادشاہ
کو پتہ چلا تو اس نے انہیں لانے کا حکم دے دیا چنانچہ وہ لائے گئے
بادشاہ نے کہا میں تم میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ طریقے سے
قتل کروں گا۔ راہب اور نابینا کے قتل کا حکم دیا ایک کے
سر پر آرا رکھوایا اور اسے قتل کر دیا دوسرے کو دوسرے طریقے
سے ختم کیا پھر غلام کو لانے کا حکم دیا اور کہا اسے لے جا کر
پہاڑ کی چوٹی سے پھینک دو۔ وہ پہاڑ پر لے کر پہنچے تو گرانے والے
یا تو خود ہی گرنے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں سے صرف وہی لڑکا
باقی بچا وہ واپس آ گیا بادشاہ نے کہا اسے لے جا کر سمندر میں ڈال
دو۔ سمندر کی طرف لے جایا گیا تو (اب بھی) ساتھ جانے والے
ڈوب گئے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی۔ لڑکے نے بادشاہ
سے کہا تم مجھے صرف اسی صورت میں قتل کر سکتے ہو کہ مجھے سولی
پر چڑھا کر تیر مارو اور ساتھ ہی یہ کلمات کہو (اس لڑکے کے رب
کے نام پر تیر مارتا ہوں) بادشاہ کے حکم سے اسے سولی پر چڑھایا
گیا اور یہی کلمات کہتے ہوئے تیر پھینکا گیا جس وقت اسے تیر لگا
اس نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور شہید ہو گیا لوگ کہنے لگے اس لڑکے
نے ایسا علم حاصل کیا جو کسی نے نہیں سیکھا لہٰذا ہم بھی اس کے
رب پر ایمان لاتے ہیں۔ بادشاہ سے کہا گیا پہلے تو صرف تین
آدمیوں کی مخالفت سے خوف زدہ تھا اب یہ تمام لوگ تیرے
مخالف ہو چکے ہیں۔ اس نے ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر اس میں
لکڑیاں جمع کرائیں اور آگ لگائی لوگوں کو جمع کیا
اور اعلان کیا جو شخص اپنا دین ترک کر دے گا
اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہیں پھرے گا

بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ فَقِيْلَ لِلْمَلِكِ أَجَزِعْتَ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوْكَ قَالَ فَخَدَّ أُخْدُوْدًا ثُمَّ أَلْقَى فِيْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَلْقَيْنَاهُ فِيْ هٰذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيْهِمْ فِيْ تِلْكَ الْأُخْدُوْدِ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْهِ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ حَتّٰى بَلَغَ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ قَالَ فَيُذْكَرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِصْبَعُهُ عَلٰى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

اسے آگ میں ڈالیں گے چنانچہ اس نے لوگوں کو اس گڑھے میں ڈالنا شروع کیا۔ اللہ تعالےٰ (اسی کے بارے میں) فرمایا ہے۔ "قتل اصحاب الاخدود" الخ لڑکا دفن کر دیا گیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں نکالا گیا تو اس کی انگلی کنپٹی پر تھی جہاں اس نے بوقت شہادت رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

١٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

تفسیر سورۂ غاشیہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک (لڑنے) کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ کلمہ توحید "لا الٰہ الا اللہ" نہ کہہ دیں۔ پس جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال بچا لیا البتہ دین کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر پڑھا "انما انت مذکر"[2] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٢٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُوْ دَاوُدَ قَالَا نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ فَقَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

تفسیر سورۂ فجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "شفع" اور "وتر" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نمازیں ہیں بعض جفت اور بعض طاق رکعات ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ خالد بن قیس نے بھی اسے قتادہ

[1] خندق والے ہلاک ہوئے۔ [2] تم تو بس نصیحت سنانے والے ہو۔

حديث قتادة وقد روى هذا الحديث عن كعب أيضًا عن أبيه.

ومن سورة والشمس وضحٰها

۱۲۳۹۔ حدثنا هارون بن إسحٰق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن زمعة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يومًا يذكر الناقة والذي عقرها فقال إذ انبعث أشقاها انبعث لها رجل عارم عزيز منيع في رهطه مثل أبي زمعة ثم سمعته يذكر النساء فقال إلام يعمد أحدكم فيجلد امرأته جلد العبد ولعله أن يضاجعها من آخر يومه قال ثم وعظهم في ضحكهم من الضرطة فقال إلام يضحك أحدكم مما يفعل هذا حديث حسن صحيح۔

ومن سورة والليل إذا يغشٰى

۱۲۴۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدي نا زائدة بن قدامة عن منصور بن المعتمر عن سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمٰن السلمي عن علي قال كنا في جنازة في البقيع فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فجلس وجلسنا معه ومعه عود ينكت به في الأرض فرفع رأسه إلى السماء فقال ما من نفس منفوسة إلا قد كتب مدخلها فقال القوم يا رسول الله أفلا نتكل على كتابنا فمن كان من أهل السعادة فإنه يعمل للسعادة ومن كان من أهل الشقاء فإنه يعمل للشقاء قال بل اعملوا فكل ميسر أما من كان من أهل السعادة فإنه ميسر

سے مجاہد کیا ہے۔

تفسیر سورۃ والشمس وضحٰھا

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹنی اور اس کو زخمی کرنے والوں کا ذکر سنا آپ نے فرمایا اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰھَا (اس کو ہلاک کرنے کو ایک خبیث شریر اٹھا جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح باوقار اور دبدبہ والا تھا) فرماتے ہیں پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی کیا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنی بیوی کو غلام کی طرح دُرّے مارتا ہے شاید کہ وہ اسی شام اس سے ہم بستر ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گوز کی آواز پر ہنسنے سے متعلق نصیحت فرمائی آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات سے کیوں ہنستا ہے جسے وہ خود کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ واللیل اذا یغشٰی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر بیٹھے ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سر انور آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہر پیدا ہونے والے کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم انہیں لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کرلیں ہم میں سے جو خوش بخت ہوگا وہ اعمال سعادت کرے گا اور جو بدبخت ہوگا بدبختی کے اعمال کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ عمل کرو ہر ایک کے لیے آسانی رکھی گئی۔ جو نیک بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے سعادت کا عمل آسان کر دیا گیا اور جو بدبخت لوگوں میں سے ہے ان کے لیے

له یعنی اس کا سبب سے بدبخت ۱۲

بِالشَّهَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بدبختی کا عمل آسان کر دیا گیا اس کے بعد آپ نے پڑھا "فاما من اعطٰی" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالضُّحَى

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ قَالَ وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ.

تفسیر سورۂ والضحیٰ

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ کی انگلی مبارک سے خون بہہ نکلا تو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوئی اور یہ تکلیف تجھے اللہ ہی کے راستے میں پہنچی۔ راوی فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام کے آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی تو مشرکین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما ودعک ربک وما قلی[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس سے روایت کیا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ أَلَمْ نَشْرَحْ

۱۲۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ

تفسیر سورہ الم نشرح

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بیت اللہ شریف کے پاس بیداری اور سونے کے درمیان تھا ایک کہنے والے سے سنا کہہ رہا تھا تین میں سے ایک ہیں، پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا۔ اس میں آب زمزم تھا پھر میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا گیا قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کہاں تک انہوں نے فرمایا پیٹ کے نچلے حصے تک چاک کیا۔ قلب اقدس نکالا گیا اسے آب زمزم سے دھویا گیا اور اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ اس حدیث میں ایک

[1] جس نے دیا اللہ کو پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی چیز کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی چیز کو جھٹلایا تو ہم بہت جلد اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔ [2] کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ.

وَمِنْ سُورَةِ وَالتِّينِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدَوِيًّا أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَقَرَأَ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا يُرْوٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ هٰذَا الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يُسَمّٰى.

سُورَةُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي لَأَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

تفسیر سورۂ والتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ جو آدمی سورۂ والتین والزیتون "الیس اللہ باحکم الحاکمین" تک پڑھے اسے یہ کہنا چاہیئے "بلی وانا علی ذلک من الشاہدین"۔ یہ حدیث اس سند کے ساتھ اعرابی کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس اعرابی کا نام نہیں لیا گیا۔

تفسیر سورۂ اقراء باسم ربک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "سندع الزبانیہ"[1] کے متعلق روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی گردن روند ڈالوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اسے کھلم کھلا پکڑ لیتے"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آگیا اس نے تین بار کہا کیا میں نے تمہیں اس سے نہیں روکا۔ نماز سے فراغت پر آپ نے اسے جھڑکا تو ابوجہل کہنے لگا تمہیں معلوم ہے کہ یہاں (مکہ مکرمہ) میں کوئی مجلس میری مجلس سے بڑی نہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "فلیدع نادیہ سندع الزبانیہ"[2] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر وہ اپنی مجلس طلب کرتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے

[illegible]

[illegible] ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔

فَيَدْعُو نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

فرشتے اسے پکڑ لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

تفسیر سورۃ لیلۃ القدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١٢٤٦۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ بَنِيْ أُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ أُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيْلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ هُوَ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت یوسف بن سعد سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے بعد ایک شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا آپ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے مجھے ملامت نہ کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو امیہ منبر پر دکھائے گئے تو آپ نے ناپسند فرمایا۔ اس پر آپ کو یہ آیت نازل ہوئی "انا اعطیناک الکوثر" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے (جنت کی ایک نہر) کوثر عطا کی نیز یہ نازل ہوئی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الخ[1] اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے۔ قاسم فرماتے ہیں ہم نے حساب کیا تو پورے ہزار مہینے تھے، نہ زیادہ تھے نہ کم۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی قاسم بن فضل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یوسف بن مازن کا واسطہ بھی مذکور ہے قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ یوسف بن سعد مجہول شخص ہے۔ ہم اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

****

١٢٤٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ أَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پورا سال قیام کرے لیلۃ القدر کو پالے گا۔ حضرت ابی

[1] بےشک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ، قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالْعَلَامَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُوْرَةُ لَمْ يَكُنْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُوْرَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُوْرَةِ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

بن کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن کو بخشے انہیں معلوم تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور ستائیسویں شب ہے لیکن ان کا مطلب یہ تھا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کر لیں۔ پھر انہوں نے ان شاء اللہ کہے بغیر (یقینی) قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں شب ہی ہے فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوالمنذر آپ کس دلیل سے فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس نشانی کے ساتھ جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی وہ یہ کہ اس دن سورج کی شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ لم یکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر البریہ (بہترین مخلوق) کہا تو آپ نے (تواضع کے طور پر) فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ اذا زلزلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "یومئذ تحدث اخبارھا"[1] پھر فرمایا جانتے ہو اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا یہی اس کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

تفسیر سورہ الھٰکم التکاثر

[1] اس دن وہ اپنی خبریں بتلائے گی۔

۱۲۸۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وهب بن جریر نا شعبة عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخیر عن أبیه أنه انتهى إلى النبي صلى الله علیه وسلم وهو یقرأ ألهاكم التكاثر قال یقول ابن آدم مالي مالي وهل لك من مالك إلا ما تصدقت فأمضیت أو أكلت فأفنیت أو لبست فأبلیت هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ "الھاکم التکاثر" پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا انسان کہتا ہے "میرا مال" حالانکہ تیرا تو صرف وہی مال ہے جو صدقہ کردیا یا کھا کر فنا کردیا یا پہن کر پرانا کردیا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۱۔ حدثنا أبو كریب نا حكام بن سلم الرازي عن عمرو بن أبي قیس عن الحجاج عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبیش عن علي قال ما زلنا نشك في عذاب القبر حتى نزلت ألهاكم التكاثر قال أبو كریب مرة عن عمرو بن أبي قیس عن ابن أبي لیلى عن المنهال هذا حدیث غریب۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں "ہم ہمیشہ عذاب قبر میں شک کیا کرتے تھے حتیٰ کہ سورۃ "الھاکم التکاثر" نازل ہوئی" ابو کریب کبھی بواسطہ عمرو بن ابی قیس اور ابن ابی لیلیٰ منہال سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۸۲۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفیان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن یحیى بن عبد الرحمن بن حاطب عن عبد الله بن الزبیر بن العوام عن أبیه قال لما نزلت ثم لتسألن یومئذ عن النعیم قال الزبیر یا رسول الله وأي النعیم نسأل عنه وإنما هما الأسودان التمر والماء قال أما إنه سیكون هذا حدیث حسن۔

حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ "ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم" نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا، ہمارے پاس دو ہی تو نعمتیں ہیں کھجور اور پانی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس ہوں گی۔[1]

۱۲۸۳۔ حدثنا عبد بن حمید نا أحمد بن یونس عن أبي بكر بن عیاش عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هریرة قال لما نزلت هذه الآیة ثم لتسألن یومئذ عن النعیم قال الناس یا رسول الله عن أي النعیم نسأل فإنما هما الأسودان والعدو حاضر وسیوفنا على عواتقنا قال إن ذلك سیكون وحدیث ابن عیینة عن محمد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم" لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا ہمارے پاس تو صرف یہی دو چیزیں ہیں (کھجور اور پانی) اور دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کاندھوں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عنقریب یہی ایسا ہوگا" ابن عیینہ کی روایت میرے نزدیک

[1] یعنی بے شک ضرورت سے زائد نعمتوں کے بارے میں پرسش ہوگی نیز استدلال کے بتانے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئندہ پیش آنے والے واقعات پر اطلاع ثابت ہوئی (مترجم)

بْنِ عَيَّاشٍ وَيُرْوٰى أَصَحُّ مِنْ هٰذَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ وَأَصَحُّ حَدِيْثًا مِنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ۔

زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن عیاش سے سفیان بن عیینہ احفظ ہیں اور ان کی روایات اصح ہیں۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا شَبَابَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيْمِ أَنْ يُقَالَ لَهٗ أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيْكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالضَّحَّاكُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ وَيُقَالُ عَرْزَمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس سے پوچھا جائے گا کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت نہ دی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا؟ یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک عبدالرحمن بن عرزب کے بیٹے ہیں عرزم بھی کہا جاتا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَوْثَرِ

تفسیر سورۂ کوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "انا اعطینٰک الکوثر" کے بارے میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ الکوثر، جنت میں ایک نہر ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضور نے مزید فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کنارے موتیوں کے قبے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عُرِضَ لِيْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ إِلٰى طِيْنَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں چلا جا رہا تھا کہ راستے میں ایک نہر سامنے آئی جس کے کنارے موتیوں کے قبے ہیں میں نے فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یہ وہ (حوض) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمایا۔ پھر اس نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو اس سے مشک نکلا اس کے بعد میرے لیے سدرۃ المنتہیٰ اٹھایا گیا تو میں نے اس کے پاس ایک عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

١٢٨٧۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں اور وہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

١٢٨٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٢٨٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا ابْنٌ مِثْلُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تفسیر سورہ فتح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ مجھ سے بھی مسائل پوچھا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ (پوچھنا) اس (فضیلت) کی وجہ سے ہے جس کا تمہیں علم ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ (حضرت ابن عباس) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اذا جاء نصر اللہ والفتح" تو میں نے عرض کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھی۔ پھر آخر تک سورت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اس کے متعلق میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابوالبشر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ انہوں نے کہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ہمارے بھی ان جیسے لڑکے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ تَبَّتْ

١٢٩٠۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

تفسیر سورہ تبت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے

لہ [illegible] ۷۱۱

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ إِنِّي نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيْكُمْ أَوْ مُصَبِّحُكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِي فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اور پکارا "یا صباحاہ" قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں بتلاؤ تو سہی اگر میں تمہیں خبر دوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابولہب نے کہا "تم نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا تمہارے لیے ہلاکت ہو۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "تبت یدا ابی لہب وتب"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْإِخْلَاصِ

تفسیر سورۂ اخلاص

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ سَعْدٍ هُوَ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ فَالصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُوْلَدُ إِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوْتُ إِلَّا سَيُوْرَثُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيْهٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتائیے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "قل ہو اللہ احد اللہ الصمد" وہ ہے جو نہ خود جنے اور نہ کسی سے جنا گیا ہو کیونکہ ہر پیدا ہونے والے کے لیے موت ہے اور ہر مرنے والا اپنے وارث چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ موت ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہے "ولم یکن لہ کفوا احد" اس کا کوئی شبیہ نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے اور اس کی مثل کوئی چیز ہے۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ آلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي سَعْدٍ وَأَبُوْ سَعْدٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ۔

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے معبودان باطلہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتا دیجئے۔ راوی فرماتے ہیں اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لے کر اترے "قل ہو اللہ احد"[2] اس کے بعد گزشتہ حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو سعد کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابو سعد کا نام محمد بن میسر ہے۔

[1] ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو چکا۔ [2] (فرمائیے) وہ اللہ ایک ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تفسیر سورۂ معوذتین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا "اے عائشہ! اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے جب چھپ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ نَا قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئیں۔ یہ (دو سورتیں ہیں) "قل اعوذ برب الناس" اور "قل اعوذ برب الفلق" ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى نَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰئِكَ الْمَلٰئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهٗ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی انہوں نے "الحمد للہ" کہا اللہ اس کے حکم سے اس کی تعریف کی۔ ان کے رب نے فرمایا "یرحمک اللہ" "اے آدم! ان فرشتوں کی طرف جاؤ وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں کہو "السلام علیکم" فرشتوں نے کہا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا تحیہ (سلام) ہے" مزید فرمایا ان میں جو چاہو اختیار کرو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ بند کر رکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں نے رب تعالیٰ کا دایاں ہاتھ اختیار کیا حالانکہ اس کے دونوں

وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمْرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھ داہنے اور بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مٹھی کھولی تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد موجود تھی۔ عرض کیا اے رب! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انسانوں کی آنکھوں کے درمیان اس کی عمر تحریر ہے۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن ہے۔ عرض کیا یارب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ اور میں نے اس کی چالیس سال عمر لکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ! اس کی عمر بڑھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے لیے یہی عمر لکھی گئی ہے۔ عرض کیا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال انہیں دے دیئے۔ فرمایا تمہارا اور ان کا معاملہ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ جنت میں رہے پھر وہاں سے اتارے گئے آپ اپنی عمر کو شمار کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں پھر آپ کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے جلدی کی میری عمر ہزار سال مقرر ہے۔ فرشتے نے عرض کیا ٹھیک لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ پس آدم نے انکار کیا اور ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ حضرت آدم سے بھول ہوئی اور آپ کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسی دن سے لکھنے اور گواہوں کا حکم ہوا۔ یہ حدیث حسن

بَابٌ

١٢٩٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيدُ فَقَالُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارب! تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں آگ ہے۔ انہوں

يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

پھر پوچھا اے پروردگار! آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالٰے نے فرمایا "ہاں پانی" پھر عرض کیا "اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا "ہاں ہوا ہے" پوچھا "ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی مخلوق ہے؟" وہ اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعًا صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ — ابواب دعا

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ — فضیلت دعا

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ نَحْوَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰے کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگ تر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوعًا جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، عمران قطان سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

....

بَابٌ مِنْهُ — عنوان بالا کا دوسرا باب

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا، عبادت کا مغز ہے۔"

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ذَرٍّ.

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى وَكِيْعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الذِّكْرِ.

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے، ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا (ہی تو) عبادت ہے پھر پڑھا (ترجمہ) "اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے" یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور اور اعمش نے اسے حضرت ذر سے روایت کیا اور ہم اسے ذر ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اسی عنوان کا ایک اور باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوتا ہے وکیع نے بواسطہ متعدد افراد، ابوالملیح سے یہ حدیث روایت کی۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن منصور نے بواسطہ ابوعاصم، حمید ابوالملیح اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

فضیلت ذکر

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! احکام اسلام مجھ پر غالب آگئے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں التزام سے کرتا رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیری زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیے۔" یہ حدیث

حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا أَفْضَلَ دَرَجَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ دَرَّاجٍ .

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَيْءٌ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ مِثْلَ هٰذَا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حسن غریب ہے۔

کثرت ذکر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کس کا درجہ بڑا ہوگا آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کا ابو سعید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اپنی تلوار کفار و مشرکین پر چلائے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے دراج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قبولیت ذکر

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے تمہارے درجات میں سب سے بلند، اور اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہاں ضرور بتائیے آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔" حضرت ابو درداء فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔ بعض راوۃ نے اسے حضرت عبداللہ بن سعید سے اس کی مثل روایت کیا۔ اور بعض نے ان ہی سے مرسل روایت کیا ہے۔

فضیلت حلقۂ ذکر

اغر ابو مسلم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ اور

ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ نَا أَبُو نَعَامَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي مَا أَسْتَحْلِفُكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا آللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَكُمْ إِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عِيسَى وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت اللہ تعالے کا ذکر کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے، ان پر اطمینان قلب اترتا ہے اور اللہ تعالے اپنی مجلس (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے اور حاضرین سے پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو انہوں نے کہا ہم اللہ تعالے کے ذکر کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں، فرمایا کیا اللہ کی قسم! اللہ کے ذکر ہی کے لیے بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنو! میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیش نظر قسم نہیں لی اور بار بار کہیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل تھا مجھ سے کم آپ سے کوئی حدیث روایت کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تعریف کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! تم اسی خاطر بیٹھے ہو؟ عرض کیا اللہ کی قسم! ہم تو صرف اس مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں دی کہ تم پر کوئی تہمت یا الزام رکھنا مقصود ہے۔ میرے پاس جبرئیل آئے اور بتایا کہ اللہ تعالے تمہارے باعث فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابو نعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے، ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمٰن بن مل ہے۔

اللہ کے ذکر سے خالی مجلس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم

بن مهدي نا سفيان عن أبي صالح مولى التوأمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا على نبيهم إلا كان عليهم ترة فإن شاء عذبهم وإن شاء غفر لهم هذا حديث حسن وقد روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه۔

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس منعقدہ مجلس میں اللہ تعالے کا ذکر نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے وہ ان کے لیے نقصان دہ ہے اللہ تعالے چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة

مسلمان کی دعا مقبول ہے۔

۱۳۰۷۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ما سأل أو كف عنه من السوء مثله ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم وفي الباب عن أبي سعيد وعبادة بن الصامت.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالے اسے وہ چیز عطا فرماتا ہے جو اس نے مانگی یا اس کی مانند کوئی بلا دور کر دیتا ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس باب میں حضرت ابو سعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۳۰۸۔ حدثنا محمد بن مرزوق نا عبيد بن واقد نا سعيد بن عطية الليثي عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن يستجيب الله له عند الشدائد والكرب فليكثر الدعاء في الرخاء هذا حديث غريب.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالے سختیوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے اسے صحت و کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیئے" یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۰۹۔ حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن إبراهيم بن كثير الأنصاري قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أفضل الذكر لا إله إلا الله وأفضل الدعاء الحمد لله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث موسى بن إبراهيم وقد روى علي بن المديني

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے اور افضل دعا "الحمد للہ" ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے حضرات نے موسیٰ بن ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

روایت کیا ہے

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْبَهِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بہی کا نام عبداللہ ہے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

دعا اپنے آپ سے شروع کرنا

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو قَطَنٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَطَنٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لیے دعا مانگتے تو اپنے آپ سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابوقطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ چھوڑتے۔ محمد بن مثنیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "چہرے پر پھیرنے سے پہلے واپس نہ لوٹاتے"۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں منفرد ہیں۔ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

يُسْلِمَ بِهِمَا وَجْهَهُ. هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ قَلِيلُ الْحَدِيثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

حنظلہ بن ابی سفیان بھی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

بَابُ [illegible] مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهِ

دعا میں جلدی کرنا

١٣٣ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ کہے میں نے دعا مانگی پھر قبول نہ ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعبید کا نام سعد ہے وہ عبدالرحمن بن ازہر کے غلام ہیں انہیں مولیٰ عبدالرحمن بن عوف بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

بَابُ [illegible] مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

صبح اور شام کی دعا

١٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص روزانہ صبح وشام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی "بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم"[1] حضرت ابان پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ

[1] اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دیتی اور وہی سننے جاننے والا ہے۔

يَوْمِهِ يُنْجِيْ اللّٰهُ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

پھر اپنی تقدیر پوری کردے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ سَعِيْدٍ الْمَرْزُبَانِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ. هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت کہے "رضیت باللہ ربا بالاسلام دینا ومحمد نبیا" (کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب، اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں) تو اللہ (کے ذمہ کرم) پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اُرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت یہ کلمات کہتے "امسینا و امسی الملک للہ" سے "وعذاب القبر" تک[1] اور صبح کرتے تو یہی کلمات فرماتے لیکن امسینا اور امسی کی بجائے اصبحنا واصبح الملک فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسی سند کے ساتھ ابن مسعود سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهُ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ

علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے جب تم میں سے کوئی صبح

[1] [illegible]

أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

بَابٌ ۱۳ مِنْهُ

۱۳۱۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

بَابٌ ۱۴ مِنْهُ

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الِاسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ

کرے تو یہ کہے "اللھم بک اصبحنا" الخ اور شام کے وقت یہ کلمات کہے "اللھم بک امسینا" الخ یہ حدیث حسن ہے۔

عنوانِ بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتلا دیجئے جو میں صبح و شام پڑھا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام یہ کلمات پڑھا کرو "اللھم عالم الغیب" الخ "اے اللہ! پوشیدہ و ظاہر کو جاننے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ نفس و شیطان کی شر اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام اور سوتے وقت یہ کہا کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں "سید الاستغفار" نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے) "اللھم انت ربی" سے "لا یغفر الذنوب الا انت" تک "یا اللہ! تو میرا رب ہے تو ہی معبود ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد و پیمان پر حتی الامکان قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمت کے ساتھ تیری طرف رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کا معترف ہوں میرے گناہ بخش دے تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے" جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جو آدمی صبح کو یہ کلمات کہے اور شام سے پہلے پہلے اسے موت آجائے وہ بھی جنتی ہے [illegible]

لہ یہ دعا اپنے کلمات [illegible] کے لیے تمام [illegible] توفیق اللہ تعالیٰ کے [illegible] سید [illegible] ہے وہ [illegible]
[illegible]

يُصَلِّي وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ أَبْزَى وَبُرَيْدَةَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ۔

میں حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، ابن مسعود، ابن ابزیٰ اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ عبدالعزیز بن حازم سے ابن ابی حازم زاہد مراد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى الْفِرَاشِ۔

بستر پر جاتے وقت کی دعا

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا تَقُولُ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ عَلَى وُضُوءٍ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں کہ جب بستر پر جاؤ انہیں پڑھ لیا کرو، اگر اسی رات موت آجائے تو فطرت اسلام پر مرو گے اور اگر زندہ رہتے ہوئے صبح کرو تو بھلائی کے ساتھ صبح کرو گے۔ وہ کلمات یہ ہیں "اللھم اسلمت نفسی" سے "الذی ارسلت" تک۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا رغبت و خوف کے ساتھ اپنے معاملہ تجھے سونپ دیا۔ اپنی پیٹھ کو تیری طرف پناہ دی تیرے سوا کہیں بھی پناہ اور نجات نہیں۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔" حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اور اس رسول پر جسے تو نے بھیجا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور یہی کلمات کہے "وبنبیک الذی ارسلت" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ منصور بن معتمر نے بواسطہ سعد بن عبیدہ حضرت براء سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ البتہ

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَخِي رَافِعِ بْنِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی دائیں پہلو پر لیٹے یہ کلمات کہے "اللھم اسلمت

خديج عن رافع بن خديج ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اضطجع احدكم على جنبه الايمن ثم قال اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك والجأت ظهري اليك وفوضت امري اليك لا ملجأ منك الا اليك أؤمن بكتابك وبرسولك فان مات من ليلته دخل الجنة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث رافع بن خديج.

نفسی الخ [1] اگر اسی رات موت آئی تو جنت میں داخل ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے اس طریق یعنی رافع بن خدیج کی روایت سے غریب ہے۔

....

١٣٣٢ - حدثنا اسحاق بن منصور انا عفان بن مسلم نا حماد عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي هذا حديث حسن غريب صحيح.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ کلمات کہتے "الحمد للہ الذی اطعمنا الخ" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہماری کفایت فرمائی اور ہمیں پناہ دی کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کے لئے کوئی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب منه

عنوان سے بالا کا ایک اور باب

١٣٣٣ - حدثنا صالح بن عبد الله نا ابو معاوية عن الوصافي عن عطية عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يأوي الى فراشه استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه ثلث مرات غفر الله له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر وان كانت عدد ورق الشجر وان كانت عدد رمل عالج وان كانت عدد ايام الدنيا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عبيد الله بن الوليد الوصافي.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ کلمات "استغفر اللہ الذی الخ" اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں" تین مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ درختوں کے پتوں، عالج ریت (کے ذرات) اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق عبید اللہ بن ولید وصافی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

....

باب منه

ایک اور باب

١٣٣٤ - حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت

[1] ترجمہ گزشتہ حدیث میں گزر چکا ہے (مترجم)

عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے دست مبارک سرانور کے پیچھے رکھ کر یہ دعا مانگتے "اللھم قنی عذابک الخ" اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا یا (قبروں سے) اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے پھر دعا مانگتے "رب قنی عذابک الخ" یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ثوری نے یہ حدیث بواسطہ ابو اسحٰق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان دونوں کے درمیان کوئی واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شعبہ، ابو اسحاق، ابو عبیدہ ایک اور راوی کے واسطے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل نے بواسطہ ابو اسحاق اور عبداللہ بن یزید، حضرت براء سے اور بواسطہ ابو عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

ایک اور باب

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو یہ کہے "اللھم رب السموٰت الخ" اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے رب! ہر چیز کے رب دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن اتارنے والے میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو چوٹی سے پکڑنے

الْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں۔ تو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے (دلیلوں میں) تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن ہے تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرض پورا کر دے اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

۳۳۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بستر پر دوبارہ جائے تو کیا کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس جائے تو اسے اپنی ازار کے پلو سے تین مرتبہ جھاڑے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے بعد اس (بستر) پر کیا چیز آئی۔ پھر لیٹتے وقت کہے "باسمک ربی الخ" اے میرے رب! تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔" بیدار ہو تو کہے "الحمد للہ الذی عافانی الخ" اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت دی میری روح میری طرف لوٹائی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۳۳۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

سوتے وقت قرآن پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملاتے اور "قل ہو اللہ" اور معوذتین پڑھ کر ان میں پھونکتے جہاں تک ہو سکتا جسم پر ہاتھ پھیرتے سر اور چہرہ مبارکہ اور جسم کے اگلے حصے سے

يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

آغاز فرماتے تین مرتبہ اس طرح کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

١٣٢٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ أَنَا نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا يَقُوْلُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لَا يَقُوْلُهَا.

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو یہ شرک سے برأت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں ابو اسحاق کبھی ایک بار پڑھنے کا کہتے اور کبھی نہ کہتے۔

١٣٣٠۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوَى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَقَدِ اضْطَرَبَ أَصْحَابُ أَبِيْ إِسْحَاقَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَخُوْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ.

موسیٰ بن حزام نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اسرائیل، ابو اسحاق اور فروہ بن نوفل، ان کے والد (نوفل) سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حدیث شعبہ سے یہ اشبہ اور زیادہ صحیح ہے اصحاب ابی اسحاق نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے بھی بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن فروہ بن نوفل کے بھائی ہیں۔

١٣٣١۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ هٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "تنزیل السجدۃ" اور "تبارک الذی" پڑھے بغیر آرام نہیں فرماتے تھے۔ ثوری اور کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ لیث، ابو الزبیر اور جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یونہی روایت کی ہے۔ زہیر نے

وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ صَفْوَانَ أَوِ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوٰى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيْثِ لَيْثٍ۔

ابو زبیر سے روایت کی اور کہا میں نے پوچھا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا میں نے صفوان یا (کہا) ابن صفوان سے سنا ہے شبابہ نے بواسطہ مغیرہ بن مسلم اور ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث لیث کی مثل روایت کی۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِي إِسْرَائِيْلَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ هٰذَا اسْمُهُ مَرْوَانُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ وَسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ زمر اور سورہ بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے آرام نہ فرماتے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) مجھے امام بخاری نے بتایا کہ ان ابولبابہ کا نام مروان ہے عبدالرحمٰن بن زیاد کے غلام ہیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ہے حماد بن زید نے ان سے سنا ہے۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ آيَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسبحات یعنی سورتوں کے شروع میں سبح یسبح وسبحان کے الفاظ ہیں) پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ آپ فرماتے ان کے آخر میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

عنوان بالا ایک اور باب۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا

بنو حنظلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت شداد بن اوس کا ہمسفر ہوا انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ یہ چیز نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے کہ ہم کہا کریں "اللھم انی اسالک" الخ اے اللہ میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی ہدایت میں پختگی شکر نعمت، حسن عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں۔ ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ۔

برائی گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بستر پر لیٹتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ بیدار ہونے تک کوئی چیز ایذا نہیں پہنچاتی چاہے کسی وقت بھی جاگے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابو علا کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت تسبیح تکبیر اور تحمید کہنا۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيْهِ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ مِنْ تَحْمِيْدٍ وَتَسْبِيْحٍ وَتَكْبِيْرٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی جو چکی پیسنے کی وجہ سے پڑ گئے تھے میں نے کہا اگر تم اپنے والد ماجد کے پاس جا کر غلام کا سوال کرو (تو اچھا ہے) (وہ حاضر ہوئیں تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے غلام سے بہتر ہے۔ تم سوتے وقت تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہا کرو۔

اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث ابن عون کی روایت سے غریب ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ مَجَلَ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تسبیح تکبیر اور تحمید کا حکم فرمایا۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهٖ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان کو حاصل کرے گا جنت میں داخل ہوگا سنو! وہ نہایت آسان ہیں لیکن ان پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ دس دس بار کہے راوی فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات زبان پر ڈیڑھ سو ہیں لیکن میزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں، نیز فرمایا بستر پر جاؤ تو سو مرتبہ تسبیح تکبیر اور تحمید کہو۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزان پر ایک ہزار ہیں، آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو دن رات میں اڑھائی ہزار برائیاں کرتا ہے انہوں نے عرض کیا ہم کیسے ان کا خیال نہیں رکھیں گے (جبکہ وہ اس قدر آسان ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے کہ اس کے پاس شیطان آتا ہے۔ وہ کہتا ہے فلاں بات یاد کرو فلاں بات یاد کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے وہ ایسا نہ کرے جب آدمی اپنے بستر پر ہوتا ہے تو شیطان وہاں بھی آتا ہے، تو وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتی کہ وہ سو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے، شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث روایت کی۔ اعمش نے عطاء بن سائب سے مختصراً روایت کی۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات مروی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیحات گنتے دیکھا ہے یہ حدیث، اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۳۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَكَمِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَرَفَعَهُ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند معقبات (پیچھے آنے والی) ہیں جن کا کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳، ۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث، حکم سے بغیر مرفوع روایت کی ہے۔ منصور بن معتمر نے مرفوع روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو بیدار ہونے کی دعا۔

۱۳۴۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو بیدار ہوا اور اس نے کہا "لا الہ الا اللہ الخ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہ تعریف کے لائق ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے تعریف کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے نیکی کرنے برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے" پھر کہے "رب اغفر لی" اے اللہ مجھے بخش دے اور پھر دعا مانگے قبول ہوگی اور اگر ہمت کرکے وضو کرے اور نماز پڑھے اس کی نماز قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۴۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ.

مسلمہ بن عمرو کہتے ہیں عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار سجدہ (پر مشتمل) نماز پڑھتے اور ایک لاکھ بار تسبیح کرتے۔

باب ۲۹ منه

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَأَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوْا نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيْهِ وَضُوْءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتا تھا اور آپ کو وضو کے لیے پانی دیتا رات کے بعض حصے میں آپ سے "سمع اللہ لمن حمدہ" کی آواز سنتا اور کچھ حصے میں "الحمد للہ رب العالمین" سنتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۰ منه

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا أَبِيْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَا نَفْسِيْ بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللھم باسمک" الخ اے اللہ تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور اسی کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں۔ بیدار ہوتے تو پڑھتے "الحمد للہ الذی" الخ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میرے نفس کو موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۱ ما جاء ما يقول إذا قام من الليل إلى الصلوة

رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے درمیان نماز کے لیے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے "اللھم لک الحمد" الخ۔ اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے تو ہی لائق ستائش ہے زمین و آسمان کو قائم رکھنے والا، تو تعریف کے لائق ہے۔ تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان

أنت رب السموات والأرض ومن فيهن أنت الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك أسلمت وبك آمنت وعليك توكلت وإليك أنبت وبك خاصمت وإليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت أنت إلهي لا إله إلا أنت هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

میں ہے، کا رب ہے تو حق تیرا وعدہ حق تیری ملاقات حق، جنت حق، جہنم حق اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مسلمان ہوا تجھ پر ایمان لایا تجھ ہی پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری مدد سے لڑتا ہوں تیرے دربار میں فیصلے لے جاتا ہوں میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کر دے تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ٣٢ منه

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

١٣٣٥ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا محمد بن عمران بن أبي ليلى قال ثني قال ثني ابن أبي ليلى عن داود بن علي هو ابن عبد الله بن عباس عن أبيه عن جده ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليلة حين فرغ من صلاته اللهم إني أسألك رحمة من عندك تهدي بها قلبي وتجمع بها أمري وتلم بها شعثي وتصلح بها غائبي وترفع بها شاهدي وتزكي بها عملي وتلهمني بها رشدي وترد بها ألفتي وتعصمني بها من كل سوء اللهم أعطني إيمانا ويقينا ليس بعده كفر ورحمة أنال بها شرف كرامتك في الدنيا والآخرة اللهم إني أسألك الفوز في القضاء ونزل الشهداء وعيش السعداء والنصر على الأعداء اللهم إني أنزل بك حاجتي وإن قصر رأيي وضعف عملي افتقرت إلى رحمتك فأسألك يا قاضي الأمور ويا شافي الصدور كما تجير بين

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک رات آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا "اللھم انی اسالک" الخ۔ اے اللہ میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میرے دل کو ہدایت دے میرے کام جمع کر دے میری پراگندگی رفع فرمائے میرے غائب کی اصلاح فرمائے اور میرے حاضر کو بلند کر دے میرے اعمال پاک کر دے مجھے میری ہدایت کی تعلیم دے، میری الفت لوٹا دے اور مجھے ہر برائی سے بچا اے اللہ! مجھے ایسا یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو، ایسی رحمت جس کے ذریعے مجھے دنیا اور آخرت میں شرافت و بزرگی حاصل ہو۔ یا اللہ! میں تجھ سے تقدیر میں کامیابی، مرتبہ شہداء نیک بختوں کی زندگی اور دشمن پر فتح مانگتا ہوں یا اللہ! میں اپنی حاجت تیرے ہاں لاتا ہوں اگرچہ میری سمجھ کم اور عمل کمزور ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں اے ضروریات کو پورا کرنے والے، سینوں کو شفا بخشنے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو سمندروں کے درمیان پناہ دیتا ہے مجھے جہنم کے عذاب، ہلاکت کی پکار اور فتنہ قبر سے اسی طرح پناہ دے۔ اے اللہ! جس بھلائی سے میری سمجھ قاصر ہے نیت اور عمل کی وہاں تک رسائی نہیں اور تو نے اپنی مخلوق سے

البحور ان تجيرني من عذاب السعير ومن دعوة الثبور ومن فتنة القبور اللهم ما قصر عنه رايي ولم تبلغه نيتي ولم تبلغه مسئلتي من خير وعدته احدا من خلقك او خير انت معطيه احدا من عبادك فاني ارغب اليك فيه واسالكه برحمتك رب العلمين اللهم ذا الحبل الشديد والامر الرشيد اسالك الامن يوم الوعيد والجنة يوم الخلود مع المقربين الشهود الركع السجود الموفين بالعهود انك رحيم ودود وانك تفعل ما تريد اللهم اجعلنا هادين مهتدين غير ضالين ولا مضلين سلما لاوليائك وعدوا لاعدائك نحب بحبك من احبك ونعادي بعداوتك من خالفك اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة وهذا الجهد وعليك التكلان اللهم اجعل لي نورا في قلبي ونورا في قبري ونورا من بين يدي ونورا من خلفي ونورا عن يميني ونورا عن شمالي ونورا من فوقي ونورا من تحتي ونورا في سمعي ونورا في بصري ونورا في شعري ونورا في بشري ونورا في لحمي ونورا في دمي ونورا في عظامي اللهم اعظم لي نورا واعطني نورا واجعل لي نورا سبحان الذي تعطف العز وقال به سبحان الذي لبس المجد وتكرم به سبحان الذي لا ينبغي التسبيح الا له سبحان ذي الفضل والنعم سبحان ذي المجد والكرم سبحان ذي الجلال والاكرام هذا حديث غريب لا نعرفه مثل هذا من حديث ابن ابي ليلى الا من هذا الوجه

سے اس کی عطا کا وعدہ کر رکھا ہے، جو بھلائی اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے۔ میں اس کے لیے تیری طرف رغبت کرتا ہوں اور تیری رحمت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اے تمام جہانوں کے پالنہارا اے اللہ! مضبوط رسی والے! سیدھے امر والے! میں تجھ سے وعید کے دن امن اور ہمیشگی کے دن ان مقربین کے ساتھ جنت مانگتا ہوں جو ہر وقت حاضر رہتے، رکوع و سجود کرنے والے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو مہربان اور محبت والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہمیں ہدایت یافتہ ہدایت دینے والے بنا گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا تو ہمیں اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا، تیری محبت کے سبب ان سے محبت کریں جو تیرے محب ہیں، اور تیرے دشمنوں سے اس دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن ہیں، یا اللہ! یہ دعا ہے قبول کرنا تیرا کام ہے یہ کوشش ہے بھروسہ تجھ ہی پر ہے اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما میری قبر میں، میرے آگے پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پیدا ہو۔ اے اللہ میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے اے اللہ میرے لیے نور کو بڑا فرما۔ مجھے نور عطا فرما اور میرے لیے نور بنا دے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے بیان بھی کیا وہ پاک ہے جس نے بزرگی اور کرامت کا لباس پہنا، وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کسی دوسرے کی تسبیح مناسب نہیں۔ وہ فضل نعمت والا پاک ہے۔ بزرگی و شرافت والا پاک ہے۔ جلال و اکرام والا پاک ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس انداز میں ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے بواسطہ سلمہ بن کہیل

وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْهُ بِطُوْلِهٖ.

اور کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کا بعض حصہ روایت کیا پوری روایت نقل نہیں کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

۳۴۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

رات کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو آغاز نماز کن کلمات سے فرماتے؟ ام المومنین نے فرمایا آپ رات کو اٹھتے تو نماز سے پہلے یہ کلمات کہتے "اللھم رب جبرئیل و میکائیل الخ" اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا۔ مجھے اپنے حکم سے اس حق کی ہدایت دے جس میں اختلاف کیا گیا۔ بے شک تو سیدھے راستے پر (قائم) ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

۳۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنْ أَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے یہ کلمات پڑھتے "وجہت وجھی للذی فطر الخ" میں نے اپنا چہرہ خالصتاً اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور مشرکین سے میرا کوئی تعلق نہیں میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ

الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ آمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ آخِرُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بھولا میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔ پس میرے تمام گناہ معاف فرما دے تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ مجھ سے گناہوں کو دور کردے اور گناہوں کو دور کرنا بھی تیرا ہی کام ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا تو بابرکت اور بلند و بالا ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، جب آپ رکوع میں جاتے تو کہتے "اللھم لک رکعت الخ" اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا ہے تجھ پر ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرے ہی لیے جھکے۔ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے "اللھم ربنا لک الحمد" اے اللہ! اے میرے رب تیرے لیے تعریف ہے اس قدر جو تو چاہے بھر جائے۔ سجدے میں جاتے تو کہتے "اللھم لک سجدت" اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا تجھ پر ہی ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا میرے چہرے نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، صورت دی، اس کی آنکھیں اور کان بنائے پس سب سے اچھا خالق برکت والا ہے پھر آخر میں تشہد و سلام کے درمیان یہ کلمات کہتے "اللھم اغفر لی الخ" اے اللہ! میرے گزشتہ، آئندہ، پوشیدہ، ظاہر گناہ اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے تو ہی مقدم و موخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ وَيُوْسُفُ الْمَاجِشُوْنُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ وَقَالَ يُوْسُفُ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْرَجُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات فرماتے "وجہت وجہی للذی" الخ اس میں "لبیک و سعدیک والخیر کلہ فی یدیک"

وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنْ أَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَعَصَبِيْ وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اے اللہ! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں تمام بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے" کا اضافہ ہے۔ رکوع کرتے تو کہتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ کلمات کہتے "اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللھم لک سجدت" پھر تشہد وسلام کے درمیان یہ کلمات "اللھم اغفرلی" الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے

١٣٢٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے اختتام پر رکوع میں جاتے وقت بھی اسی طرح کرتے رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی یونہی کرتے لیکن

إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ
مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ
أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ
وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ
قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ
وَكَبَّرَ وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ
التَّكْبِيْرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ
صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ
وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا
إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ
سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا بِكَ وَ
إِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِيْ
رُكُوْعِهِ أَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ
وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ
وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَإِذَا رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
ثُمَّ يُتْبِعُهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا
سَجَدَ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ
وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ
تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَ

بیٹھ کر نماز پڑھتے تو نماز کے کسی حصہ میں ہاتھ نہ
اٹھاتے دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی
طرح ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ نماز شروع کرتے
وقت تکبیر کے بعد یہ کلمات کہتے "انی وجہت وجہی
للذی" الخ اس دعا کے بعد قرأت فرماتے رکوع
میں جاتے تو یہ پڑھتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع
سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر یہ دعا پڑھتے
"اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات
"اللھم لک سجدت" نماز سے فارغ ہوتے
وقت یہ کلمات کہتے "اللھم اغفرلی" الخ
یہ حدیث حسن صحیح ہے
امام شافعی اور ان کے بعض
اصحاب کے نزدیک اس پر
عمل ہے اہل کوفہ کے
بعض علماء اور دوسرے اہل علم فرماتے
ہیں یہ نوافل کے بارے
میں ہے فرائض میں
نہیں میں نے ابو
اسماعیل ترمذی سے سنا
وہ سلیمان بن داؤد
ہاشمی کا قول نقل کرتے
ہیں کہ انہوں نے
یہ حدیث ذکر کی اور
فرمایا یہ حدیث ہمارے
نزدیک حدیث زہری
کی مثل ہے، جو
بواسطہ
سالم ان
کے والد سے

يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ اَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهُ فِي الْمَكْتُوْبَةِ سَمِعْتُ اَبَا اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيَّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ ۔

مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجود قرآن میں کیا پڑھے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے آج رات اپنے آپ کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو میری وجہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔ "اے اللہ! میرے لیے اس کے بدلے اپنے ہاں ثواب لکھ دے اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندہ داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات کہتے سنا جو اس شخص نے درخت سے نقل کیے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "سجد وجہی للذی خلقہ" میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی قدرت اور طاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

گھر سے باہر نکلتے وقت کیا کہے

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهُ كُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے "بسم اللہ توکلت" الخ اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے۔ ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے تیرے کفایت کی گئی تو (شر سے) بچایا گیا اور اس سے شیطان دور رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

عنوانِ بالا کا دوسرا باب

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے "بسم اللہ توکلت" اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا۔ اے اللہ! ہم لغزش سے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کئے جانے، جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

بازار جاتے وقت کیا پڑھے

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ

سالم بن عبداللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيثَ نَحْوَهُ۔

کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" الخ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے بادشاہی ہے وہی لائق ستائش ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ عمرو بن دینار (آل زبیر کے وکیل) نے بواسطہ سالم بن عبداللہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ وحدہ" الخ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ اس سے دس لاکھ گناہ مٹاتا اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

بیمار کیا پڑھے

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ وحدہ"

قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى

١٣٥٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں۔ جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے" جب بندہ کہتا ہے "ولا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر مرجائے اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور اغر ابی مسلم، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی عافانی" الخ "تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی" وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے محفوظ رہے گا یہ حدیث غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عمرو بن دینار رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ قہرمان آل زبیر بصری شیخ ہیں۔ اور حدیث میں قوی نہیں سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایات لینے میں وہ منفرد ہیں ابوجعفر محمد

وَقَدْ تَفَرَّدَ بِأَحَادِيثَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ ذٰلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ۔

بن علی سے منقول ہے کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے پناہ مانگے اور یہ بات اپنے دل میں کہے مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر کہا "الحمد للہ الذی الخ" وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ

مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے؟

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی "سبحانک اللّٰھم الخ" یا اللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں" اس باب میں حضرت ابوبرزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث سہیل سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

١٣٦٠۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُعَدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا سو بار گنی جاتی تھی "رب اغفرلی وتب علی" اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ

پریشانی کے وقت کیا پڑھے

١٣٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کلمات پڑھتے تھے "لا الہ الا اللہ العلیم الحکیم" الخ "اللہ تعالٰی بردبار اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالٰی عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عزت والے عرش کا رب ہے۔"

١٣٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، ہشام، قتادہ، ابوالعالیہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٦٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سر انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے "سبحان اللہ العظیم" اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے "یا حی یا قیوم"۔

باب ۱۳۲ ما جاء ما يقول إذا نزل منزلا

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْأَشَجِّ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَيَقُوْلُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ.

کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات کہے۔ "اعوذ بکلمات اللہ" الخ اللہ تعالیٰ کے کل کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔ اس منزل سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مالک بن انس نے اسے یعقوب بن اشجع سے روایت کیا۔
ابن عجلان نے بھی یعقوب بن اشجع سے روایت کی اور سعید بن مسیب کے واسطہ سے اسے خولہ تک پہنچایا حضرت لیث، ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔

باب ۱۳۳ ما يقول إذا خرج مسافرا

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ

سفر میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے "اللھم انت الصاحب" الخ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر آسان فرما۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ.

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَيْضًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَوِ الْكَوْرِ وَكِلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ يُقَالُ إِنَّمَا هُوَ الرُّجُوعُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ أَوْ مِنَ الطَّاعَةِ إِلَى الْمَعْصِيَةِ إِنَّمَا يَعْنِي الرُّجُوعَ مِنْ شَيْءٍ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ.

چاہتا ہوں۔ سوید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ بن مبارک، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے، ہم اسے ابن ابی عدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے وقت یہ دعا مانگتے "اللھم انت الصاحب" الخ اے اللہ تو ہی میرا سفر کا ساتھی اور میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ الٰہی! سفر میں ہمارا رفیق اور گھر میں ہمارا نگہبان ہو۔ الٰہی! میں سفر کی مشقت اور رنجیدہ واپسی اچھی حالت کے بعد بری حالت، مظلوم کی بددعا اور اہل و مال میں برے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ "الحور بعد الکون" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ ہر ایک کی توجیہ ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے ایمان سے کفر کی طرف، فرمانبرداری سے نافرمانی کی طرف اور ایک اچھی چیز سے کسی بری چیز کی طرف پھرنا مراد ہے۔

....

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ

سفر سے واپسی پر کیا کہے

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

ربیع بن براء بن عازب، اپنے والد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ کلمات فرماتے "آئبون تائبون" الخ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ثوری نے اسے بواسطہ ابواسحاق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ربیع بن براء کا واسطہ ذکر نہیں کیا شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

١٣٦٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حب مدینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو تیز کرتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

١٣٦٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ السُّلَيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

رخصت کرتے وقت کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے وقت اس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے "استودع اللہ" الخ ہم تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

....

١٣٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا ادْنُ مِنِّي أُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت سالم سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آؤ میں تمہیں رخصت کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے پھر آپ وہی کلمات کہے "استودع اللہ" الخ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق (یعنی) سالم بن عبد اللہ کی روایت سے غریب ہے،

....

بَابٌ مِنْهُ

١٣٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا

زاد راہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص

ثنا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی قال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت هذا حدیث حسن غریب۔

باب منہ

۱۳۴۲۔ حدثنا موسی بن عبد الرحمن الکندی الکوفی نا زید بن حباب اخبرنی اسامۃ بن زید عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ان ولی الرجل قال اللهم اطو لہ البعد وہون علیہ السفر هذا حدیث حسن۔

باب ما ذکر فی دعوۃ المسافر

۱۳۴۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا الحجاج الصواف عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی جعفر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد علی ولدہ۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراهیم عن ہشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر یقال لہ ابو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمہ۔

باب ما جاء ما یقول اذا رکب دابۃ

۱۳۴۴۔ حدثنا قتیبۃ نا ابو الاحوص

نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زادِ راہ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے انس نے عرض کیا مزید اضافہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا تیرے گناہ بخشے اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اسی باب کا عنوان یہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو ہر بلندی پر تکبیر کہو، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا، اے اللہ! اس کی دوری کو مختصر کر دے اور اس کے لیے سفر کو آسان فرما دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

....

مسافر کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے خلاف باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو جعفر جن سے یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں انہیں ابو جعفر مؤذن کہا جاتا ہے ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔

چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس ایک سواری کے لیے چوپایہ لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب مبارک میں رکھا تو فرمایا "بسم اللہ" اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر "سبحان الذی الخ" وہ ذات پاک ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم تو اسے قابو نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں پھر "الحمد للہ، اللہ اکبر" تین تین بار کہا اور تین مرتبہ یہ دعا فرمائی "سبحانک انی قد ظلمت نفسی الخ" اے اللہ! تو پاک ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے گناہوں کو تیرے سوا کون بخشتا ہے۔" پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا امیر المؤمنین! آپ کس بات پر ہنسے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے کس بات پر تبسم فرمایا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ یہ کلمات کہتا ہے "اغفر لی ذنوبی الخ" اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے ہوئے اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر فرماتے "سبحان الذی سخر لنا الخ" پھر یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسئلک" اے اللہ! میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ہر اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ! ہمارا سفر آسان کر دے اور راستے کی دوری (لمبائی) ہمارے لیے لپیٹ (کر مختصر کر) دے یا اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ سفر میں ہماری رفاقت اور گھر میں نگہبانی فرما۔" جب واپس تشریف لاتے تو فرماتے "آئبون تائبون" الخ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

١٣٧٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

آندھی کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آندھی دیکھ کر یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسالک الخ الٰہی! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اس کی برائی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ اس باب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

١٣٧٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي مَطَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

گرج کی آواز سن کر کیا کہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم لا تقتلنا الخ" یا اللہ! ہمیں اپنے عذاب سے بھی ہلاک نہ کر ہمارے سابقہ گناہ معاف فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

١٣٧٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم اھللہ الخ" الٰہی! اس کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

باب ۱۳ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

۱۳۲۹ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيْصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهٗ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ بِنَحْوِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمَاتَ مُعَاذٌ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ هٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَاٰهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى يُكْنٰى أَبَا عِيْسٰى وَأَبُوْ لَيْلٰى اسْمُهٗ يَسَارٌ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ أَدْرَكْتُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

غصے کے وقت کیا پڑھے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے چہرے پر غصے کا اظہار ہونے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص اسے کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ وہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" ہے اس باب میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی یہ حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے خلافت فاروقی میں وصال فرمایا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ شعبہ نے بواسطہ حکم عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے یونہی بیان کیا ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت کی ہے ان کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے فرماتے ہیں میں ایک سو بیس (۱۲۰) صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔

باب ۱۴ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۱۳۳۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا رَأٰى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ

بُرا خواب دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو کچھ دیکھا اسے بیان کرے۔ اور اگر ناپسندیدہ خواب

بما رأى وإذا رأى غير ذلك مما يكرهه فإنما هي من الشيطان فليستعذ بالله من شرها ولا يذكرها لأحد فإنها لا تضره. وفي الباب عن أبي قتادة. هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وابن الهاد اسمه يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد المديني وهو ثقة عند أهل الحديث روى عنه مالك والناس.

باب ما يقول إذا رأى الباكورة من الثمر

١٣٨١۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك ونا قتيبة عن مالك عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال كان الناس إذا رأوا أول الثمر جاءوا به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا أخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا في ثمارنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صاعنا ومدنا اللهم إن إبراهيم عبدك وخليلك ونبيك وإني عبدك ونبيك وإنه دعاك لمكة وأنا أدعوك للمدينة بمثل ما دعاك به لمكة ومثله معه قال ثم يدعو أصغر وليد يراه فيعطيه ذلك الثمر. هذا حديث حسن صحيح.

باب ما يقول إذا أكل طعاما

١٣٨٢۔ حدثنا أحمد بن منيع نا إسماعيل بن إبراهيم نا علي بن زيد عن عمر هو ابن أبي حرملة عن ابن عباس قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وخالد

دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے پس وہ اسے کچھ نقصان نہ دے گی۔ اس باب میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدنی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں امام مالک اور دوسرے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں کی عادت تھی کہ نیا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے آپ اسے ہاتھ میں پکڑ کر دعا مانگتے "اللھم بارک لنا فی ثمارنا" الخ یا اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہر کو ہمارے لیے بابرکت بنا۔ ہمارے صاع اور مد (ناپ کے دو پیمانے) میں برکت فرما۔ یا اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے خلیل اور نبی ہیں۔ میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا مانگی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی قدر اور اس کی مثل مزید کی دعا مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو جو نظر آتا بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

کھانا کھائے تو کیا کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہمیں دودھ کا ایک پیالہ دیا

بن الولید علی میمونة فجاءتنا بإناء من لبن فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأنا عن یمینہ وخالد عن شمالہ فقال لی الشربة لک فإن شئت آثرت بہا خالدا فقلت ما کنت أوثر علی سؤرک أحدا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من أطعمہ اللہ طعاما فلیقل اللہم بارک لنا فیہ وأطعمنا خیرا منہ ومن سقاہ اللہ لبنا فلیقل اللہم بارک لنا فیہ وزدنا منہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شیء یجزئ مکان الطعام والشراب غیر اللبن هذا حدیث حسن وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن علی بن زید فقال عن عمر بن حرملة وقال بعضهم عمرو بن حرملة ولا یصح۔

باب ما یقول إذا فرغ من الطعام

۱۳۸۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا ثور بن یزید نا خالد بن معدان عن أبی أمامة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا رفعت المائدة من بین یدیہ یقول الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مودع ولا مستغنی عنہ ربنا هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۳۸۴۔ حدثنا أبو سعید الأشج نا حفص بن غیاث وأبو خالد الأحمر عن حجاج بن أرطاة عن رباح بن عبیدة قال حفص عن ابن أخی أبی سعید وقال أبو خالد عن مولی لأبی سعید عن أبی سعید قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا أکل وشرب قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا میں آپ کی دائیں جانب تھا اور خالد بن ولید بائیں طرف تھے۔ حضور نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں آپ کے (بابرکت) جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے جسے کھانا کھلائے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے "اللہم بارک لنا فیہ" یا اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔ اور جسے اللہ تعالے دودھ پلائے وہ کہے "یا اللہ! ہمارے لیے اسے بابرکت بنا اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے اور پانی (دونوں) کی جگہ دودھ کے سوا کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔ یہ حدیث حسن ہے بعض راویوں نے یہ حدیث علی بن زید سے روایت کی اور کہا عمر بن حرملہ بعض نے عمرو بن حرملہ کہا اور یہ صحیح نہیں۔

کھانے سے فراغت پر کیا کہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا۔ تو آپ یہ کلمات کہتے "الحمد للہ حمدا کثیرا" اللہ تعالے کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔ نہ وہ چھوڑی جا سکتی ہے اور نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے اے ہمارے رب! یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے یہ کلمات کہتے "الحمد للہ الذی" حمد و ستائش اس ذات کے لیے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

****

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِیْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِیُٔ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ أَیُّوْبَ قَالَ ثَنِیْ أَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَأَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ مَیْمُوْنٍ۔

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد (حضرت معاذ بن انس) رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی اطعمنی" الخ "اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ستائش کے لائق ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت اور قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا" اس شخص کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے۔

بَابُ مَا یَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ نَهِیْقَ الْحِمَارِ

گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَکًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَیْطَانًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اگر گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّحْمِیْدِ

تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِیْ زِیَادٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِیْ صَغِیْرَةَ عَنْ أَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ یَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا کُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَایَاهُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل زمین سے جو کوئی یہ کلمات کہے "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے ابو بلج سے اسی سند کے ساتھ

شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ بَلْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَأَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ أَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ بَلْجٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، حاتم بن ابی صغیرہ، ابوبلج، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مروی ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابوبلج سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ نَا أَبُوْ نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَرَفَعُوْا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوْسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَأَبُوْ نَعَامَةَ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوْسِ رِحَالِكُمْ إِنَّمَا يَعْنِيْ عِلْمَهٗ وَقُدْرَتَهٗ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر جب مدینہ طیبہ سامنے آیا تو لوگوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب نہ تو بہرہ ہے اور نہ ہی غائب، بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا "اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ ابونعامہ کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ یہ قول کہ "اللہ تعالیٰ تمہارا اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے" اس سے اس کا علم اور قدرت مراد ہے۔

بَابٌ

جنت کے پودے

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّيَ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

کو میری طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ ثَنِيْ مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَائِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلس صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے مجلس میں سے ایک شخص نے پوچھا ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کماسکے! آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب

جنت میں کھجور

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا "سبحن اللہ العظیم وبحمدہ" اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے، ہم اسے صرف بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ

حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "سبحن اللہ العظیم وبحمدہ" پڑھا اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث

لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حسن غریب ہے۔

۳۳۹۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ معاف بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے (ایسے) ہیں جو زبان پر آسان، میزان پر بھاری اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ (اور یہ ہیں) "سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ پڑھے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ سو گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور شام تک شیطان سے پناہ میں رہتا ہے۔ اور کوئی دوسرا اس سے اچھا عمل نہیں لاتا البتہ وہ جو اس سے زیادہ عمل کرے۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ یہ

خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

بہترین عمل

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہے قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جو یہی کلمات یا اس سے زیادہ کہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسٰى نَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ قُولُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ مِائَةً وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہو جس نے ایک مرتبہ کہا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں جس نے دس مرتبہ کہا اس کے لیے سو نیکیاں ہیں جو سو مرتبہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ کرے اللہ تعالیٰ مزید عطا فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے بخش دیا جاتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ

تسبیح کا ثواب

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو "سبحان اللہ" کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح شام سو مرتبہ "الحمد للہ" کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدین کو گھوڑوں پر سوار کیا (سواری دی) یا فرمایا سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ اور جو شخص صبح و شام سو

غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيْحَةٌ فِيْ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِيْ غَيْرِهٖ۔

بَابٌ

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے۔ اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو اس کے دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات یا اس سے زائد کہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابو بشر سے روایت ہے امام زہری فرماتے ہیں رمضان شریف میں ایک مرتبہ تسبیح کہنا دوسرے دنوں میں ہزار مرتبہ کہنے سے بہتر ہے۔

چار کروڑ نیکیاں

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے "اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ واحد معبود ہے۔ ایک ہے بے نیاز ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد اور اس کے برابر کا کوئی نہیں" لیے اس کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محمد بن اسماعیل منکر الحدیث ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کی نماز پڑھ کر اس حالت میں کہ اس کے پاؤں پھیرے ہوں گفتگو کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ الخ" اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس سے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ اور وہ

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

پورا دن ناپسندیدہ باتوں اور شیطان سے (اللہ تعالٰے کی) امان میں رہتا ہے۔ اور اس دن اسے شرک کے سوا کسی گناہ پر پکڑ نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جامع دعائیں

١٣٠٢۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهُ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَخَذَهُ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ دعا مانگتے سنا "اللھم انی اسألک الخ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالٰے سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور جب ان کلمات کے ساتھ کچھ مانگا جائے دیا جاتا ہے زید کہتے ہیں میں نے کئی سال بعد یہ بات زہیر بن معاویہ کو بتائی تو انہوں نے کہا مجھ سے یہ بات ابواسحاق نے مالک بن مغول سے روایت کرتے ہوئے بیان کی زید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت سفیان سے ذکر کیا تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے شریک نے اسے بواسطہ ابو اسحاق اور ابن بریدہ، بریدہ سے نقل کیا (حالانکہ صحیح یہ ہے کہ) ابواسحاق، مالک بن مغول سے نقل کرتے ہیں۔

١٣٠٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے " والھکم الہ واحد" الخ

النبي صلى الله عليه وسلم قال اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم وفاتحة آل عمران الم الله لا إله إلا هو الحي القيوم هذا حديث حسن صحيح.

باب ٢٣٨

٣٤٤۔ حدثنا قتيبة نا رشدين بن سعد عن أبي هانئ الخولاني عن أبي علي الجنبي عن فضالة بن عبيد قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد إذ دخل رجل فصلى فقال اللهم اغفر لي وارحمني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجلت أيها المصلي إذا صليت فقعدت فاحمد الله بما هو أهله وصل علي ثم ادعه قال ثم صلى رجل آخر بعد ذلك فحمد الله وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم أيها المصلي ادع تجب هذا حديث حسن وقد رواه حيوة بن شريح عن أبي هانئ الخولاني وأبو هانئ اسمه حميد بن هانئ وأبو علي الجنبي اسمه عمرو بن مالك

٣٤٥۔ حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي نا صالح المري عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة واعلموا أن الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه۔

٣٤٦۔ حدثنا محمود بن غيلان المقرئ نا حيوة قال ثني أبو هانئ أن عمرو بن مالك

اور سورہ آل عمران کے شروع میں "الم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس دوران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھ کر دعا مانگی "اللھم اغفرلی وارحمنی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ جایا کرو پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد وثنا کرو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی فرماتے ہیں پھر ایک اور آدمی نے نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! اب دعا مانگ قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حیوہ بن شریح نے اسے ابو ہانی خولانی سے روایت کیا ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو

أخبرني أخبره أنه سمع فضالة بن عبيد يقول سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو في صلاته فلم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعاه فقال له أو لغيره إذا صلى أحدكم فليبدأ بتحميد الله والثناء عليه ثم ليصل على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليدع بعد بما شاء هذا حديث حسن صحيح.

نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے آدمی سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور پھر جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۴۴

۱۳۰۷۔ حدثنا أبو كريب نا معاوية بن هشام عن حمزة الزيات عن حبيب بن أبي ثابت عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم عافني في جسدي وعافني في بصري واجعله الوارث مني لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم والحمد لله رب العلمين هذا حديث غريب لم سمعت محمدا يقول حبيب بن أبي ثابت لم يسمع من عروة بن الزبير شيئا.

آنکھوں کے لیے دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللھم عافنی فی جسدی الخ یا اللہ! میرے تمام جسم بالخصوص آنکھوں کو صحت و عافیت عطا فرما اور اسے میرے لیے باقی رکھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے بہت بڑے عرش کا رب پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے رب کے لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت نے حضرت عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

باب ۴۵

۱۳۰۸۔ حدثنا أبو كريب نا أبو أسامة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال جاءت فاطمة إلى النبي صلى الله عليه وسلم تسأله خادما فقال لها قولي اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء منزل التوراة والإنجيل والقرآن فالق الحب والنوى أعوذ بك من شر كل شيء أنت آخذ بناصيته أنت الأول فليس قبلك شيء وأنت الآخر فليس بعدك شيء وأنت

پناہ مانگنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی میں غلام مانگنے حاضر ہوئیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہو اللھم رب السموات السبع الخ[1] یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے اسی کی مثل روایت کیا ہے بعض نے بواسطہ اعمش، ابوصالح سے بلا واسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] ترجمہ اگلی حدیث ۔۔۔ کے تحت ملاحظہ فرمائیں (مترجم)

الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

کیا ہے

باب

١٤٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں، غیر مطمئن دل، نامقبول دعا، نہ سیر ہونے والے نفس اور غیر نفع بخش علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چار چیزوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ، عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب

١٤٤٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا "اے حصین! آج کل کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ والد نے عرض کیا چھ زمین میں اور ایک آسمان میں آپ نے پوچھا تمہاری امید و خوف ان میں سے کس سے وابستہ ہیں؟ عرض کیا آسمان والے سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمے سکھاتا۔ حضرت عمران کہتے ہیں جب حضرت حصین ایمان لائے تو عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھائیے جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو "اللھم الھمنی" الخ یا اللہ مجھے میری

أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

ہدایت دکھا اور نفس کے شر سے محفوظ رکھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور حضرت عمران بن حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ

١٣١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے سنا کرتا تھا "اللھم انی اعوذ بک الخ" یا اللہ! میں، حزن و غم، عجز، سستی، بخل، غلبہ قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

١٣١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک" یا اللہ! میں، کاہلی، بڑھاپے، بزدلی، بخل، فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا

١٣١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطُولِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ يُسَيْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اعمش، عطاء بن سائب کی روایت سے غریب ہے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے طویل حدیث نقل کی۔ اس باب میں حضرت یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

مذکور ہے۔

پنجی باب

١٤١٤۔ حدثنا محمد بن بشار نا سهل بن يوسف نا حميد عن ثابت البناني عن انس بن مالك ح ونا محمد بن المثنى نا خالد بن الحارث عن حميد عن ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم عاد رجلا قد جهد حتى صار مثل فرخ فقال له اما كنت تدعو اما كنت تسأل ربك العافية قال كنت اقول اللهم ما كنت معاقبي به في الآخرة فعجله لي في الدنيا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله انك لا تطيقه ولا تستطيعه افلا كنت تقول اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي من غير وجه عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی عیادت فرمائی جو لاغر ہو چکا تھا آپ نے پوچھا کیا تم اپنے رب سے صحت وعافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہ کہا کرتا تھا "یا اللہ! جو سزا تو نے مجھے آخرت میں دینی ہے دنیا ہی میں دے دے"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم میں اتنی طاقت نہیں اور تم اسے برداشت نہیں کرسکتے۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا "اللھم اتنا الخ" یا اللہ! مجھے دنیا وآخرت میں بھلائی عطا فرما اور مجھے عذاب جہنم سے بچا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب

١٤١٥۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود قال انبانا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت ابا الاحوص يحدث عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يدعو اللهم اني اسألك الهدى والتقى والعفاف والغنى هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اسألک" یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے احتراز اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب

١٤١٦۔ حدثنا ابو كريب نا محمد بن فضيل عن محمد بن سعد الانصاري عن عبد الله بن ربيعة الدمشقي قال حدثني عائذ الله ابو ادريس الخولاني عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے۔ "اللھم انی اسألک حبک" یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والا

كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

کی محبت ، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں یا اللہ ! اپنی محبت میرے لیے ، میرے نفس ، اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے ۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے اور آپ ، جب کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے دور میں) سب سے زیادہ عبادت کرنے والے انسان تھے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۵۳

۱۴۱۷ ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ اسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُمَاشَةَ.

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے ۔ "اللھم ارزقنی" الخ یا اللہ ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت مرحمت فرما جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے یا اللہ ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے ۔

باب ۵۴

۱۴۱۸ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنِي سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِكَفِّي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ! مجھے ایسی دعا بتائیے جس کے ذریعے میں پناہ مانگا کروں ۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ کہو "اللھم اعوذبک" الخ یا اللہ ! میں آنکھ ، زبان ، دل اور شرمگاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں " یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ جسے ابن ا بہ

ثُمَّ مِنِّي بَعْضُ قَرِيبِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى.

صرف اسی طریق یعنی سعد بن اوس کی روایت سے جانتے ہیں۔

بَابٌ

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

١٣١٩- حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاؤُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے "اللھم انی اعوذبک" الخ یا اللہ! میں، عذاب جہنم، عذاب قبر فتنہ دجال اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

١٣٢٠- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" الخ یا اللہ! آگ کے فتنہ، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ قبر، فتنہ دولت کی شر، فتنہ محتاجی کے شر اور مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں الٰہی! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور خطاؤں سے میرے دل کو یوں پاک کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور کردے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یا اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٢١- حَدَّثَنَا هَارُونُ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عند وفاته اللهم اغفر لي وارحمني وألحقني بالرفيق الأعلى هذا حديث حسن صحيح.

کے وقت آپ سے یہ کلمات سنے "اللھم اغفرلی الخ" یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ دوست سے ملا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٦٠

١٣٢٢۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن إبراهيم التيمي أن عائشة قالت كنت نائمة إلى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففقدته من الليل فلمسته فوقعت يدي على قدميه وهو ساجد وهو يقول أعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عائشة حدثنا قتيبة نا الليث عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد نحوه وزاد فيه وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو نہ پایا تو ہاتھ سے ٹٹولا میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر جا لگا کیا دیکھتی ہوں کہ آپ حالت سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں "اعوذ برضاک الخ" یا اللہ میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ لیث، یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے "و اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک"۔

باب ٣٦١

١٣٢٣۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقول أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت اللهم ارحمني إن شئت ليعزم المسألة فإنه لا مكره له هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے "یا اللہ! اگر چاہے تو مجھے بخش یا اللہ! اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ یقین کے ساتھ سوال کرنا چاہیے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٦٢

١٣٢٤۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن أبي عبد الله الأغر وعن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آسمان دنیا پر اترتی ہے تہائی رات

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل ربنا كل ليلة إلى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر فيقول من يدعوني فأستجيب له من يسألني فأعطيه ومن يستغفرني فأغفر له هذا حديث حسن صحيح وأبو عبد الله الأغر اسمه سلمان وفي الباب عن علي وعبد الله بن مسعود وأبي سعيد وجبير بن مطعم ورفاعة الجهني وأبي الدرداء وعثمان بن أبي العاص.

۱۴۲۵۔ حدثنا محمد بن يحيى الثقفي المروزي نا حفص بن غياث عن ابن جريج عن عبد الرحمن بن سابط عن أبي أمامة قال قيل يا رسول الله أي الدعاء أسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات هذا حديث حسن وقد روي عن أبي ذر وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال جوف الليل الآخر الدعاء فيه أفضل أو أرجى أو نحو هذا.

باب

۱۴۲۶۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا حيوة بن شريح الحمصي عن بقية بن الوليد عن مسلم بن زياد قال سمعت أنسا يقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح اللهم أصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك بأنك الله لا إله إلا أنت وحدك لا شريك لك وأن محمدا عبدك ورسولك إلا غفر الله له ما أصاب في يومه ذلك وإن قالها حين يمسي غفر الله له ما أصاب في تلك الليلة من ذنب هذا حديث غريب.

باقی رہتی ہے تو اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ اسے بخشش دوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبداللہ اغر کا نام سلمان ہے اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابو سعید، جبیر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو درداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، رات کے آخری حصہ کی دعا افضل اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ (اور اس کی مثل مذکور ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات کہے "اللھم اصبحنا الخ" یا اللہ! ہم نے (اس حال میں) صبح کی کہ ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور تیرے حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں" اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے جن کا وہ اس دن مرتکب ہو۔ اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو رات کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۶۴

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عُمَرَ الْهِلَالِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنَّكَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا وَأَبُو السَّلِيلِ اسْمُهُ ضُرَيْبُ بْنُ نُقَيْرٍ وَيُقَالُ نُقَيْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا "یارسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا "اللھم اغفر ذنبی" الخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟ ابوسلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے نقیر بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۶۵

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بہت کم ایسا ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے "اللھم اقسم لنا" الخ یا اللہ ہم پر اپنا خوف غالب کردے جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کردے یقین عطا فرما جس کے باعث ہم پر مصائب دنیا آسان ہو جائیں زندگی بھر کانوں آنکھوں اور قوت سے نفع عطا کر اور اسے باقی رکھ ہمارا انتقام ان لوگوں تک محدود رکھ جو ہم پر ظلم کریں دشمن پر ہماری مدد فرما ہمیں دینی مصائب میں مبتلا نہ فرما دنیا ہماری بڑی خواہش اور منتہائے علم نہ بنا۔ ہم پر بے رحم لوگوں کو مسلط نہ کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اسے بواسطہ خالد بن ابی عمران اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ دعا مانگتے ہوئے

بكرة قال سمعني أبي وأنا أقول اللهم إني أعوذ بك من الهم والكسل وعذاب القبر فقال يا بني ممن سمعت هذا قال قلت سمعتك تقولهن قال الزمهن فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولهن هذا حديث حسن غريب.

سنا "اللهم انی اعوذبك الخ" تو فرمایا "اے بیٹے! تو نے یہ دعا کس سے سنی!۔ میں نے کہا میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا اسے اپنے آپ پر لازم کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے سنا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب (۶۶)

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۱۴۳۰ - حدثنا علي بن خشرم نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أعلمك كلمات إذا قلتهن غفر الله لك وإن كنت مغفورا لك قال قل لا إله إلا الله العلي العظيم لا إله إلا الله الحكيم الكريم لا إله إلا الله. سبحان الله رب العرش العظيم قال علي بن خشرم نا علي بن الحسين بن واقد عن أبيه بمثل ذلك إلا أنه قال في آخرها الحمد لله رب العالمين هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث أبي إسحاق عن الحارث عن علي.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں۔ جب تم انہیں کہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا اگرچہ تم پہلے سے بخشے ہوئے ہو۔ فرمایا یہ کہو "لا الہ الا اللہ الخ" علی بن خشرم نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے اس کی مثل روایت کی البتہ آخر میں "الحمد للہ رب العالمین" کا اضافہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابواسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب (۶۷)

اس باب کا عنوان نہیں ہے

۱۴۳۱ - حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا يونس بن أبي إسحاق عن إبراهيم بن محمد بن سعد عن أبيه عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوة ذي النون إذ دعا وهو في بطن الحوت لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين فإنه لم يدع بها رجل مسلم في شيء قط إلا استجاب الله له وقال محمد بن يوسف مرة عن إبراهيم

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا انت سبحانك الخ" تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ محمد بن یوسف

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ وَهُوَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ فَقَالُوا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ۔

کبھی بواسطہ ابراہیم بن محمد بن سعد، سعد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے محمد بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا ابن احمد زبیری نے اسے یونس سے محمد بن یوسف کی روایت کی مثل نقل کیا۔

باب ٦٦

اس باب کا عنوان نہیں ہے

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ يُوسُفُ وَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی کے ننانوے (۹۹) نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ یوسف کہتے ہیں ہم سے عبدالاعلیٰ نے بواسطہ ہشام بن حسان اور محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی مثل مرفوعًا روایت کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ٦٩

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا۔ مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالٰی کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا "ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو" الخ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں رحمٰن، رحیم، بادشاہ، برائیوں سے پاک، بے عیب، امن دینے والا، محافظ، غالب، زبردست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، جان ڈالنے والا، صورت دینے والا، درگزر فرمانے والا، سب کو قابو میں رکھنے والا، بہت عطا فرمانے والا، بہت روزی دینے والا، سب سے بڑا مشکل کشا، بہت جاننے والا، روزی تنگ کرنے والا، روزی فراخ کرنے والا، پست کرنے، بلند کرنے والا عزت دینے

الْحَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ
الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ
الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ
الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ
الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي
الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ
الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ
الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ
التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي
الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ
الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ.

٣٤٢٤ حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ
بْنِ صَالِحٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ
صَالِحٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ
هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي كَبِيرِ
شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْأَسْمَاءِ إِلَّا فِي هَذَا
الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ هَذَا
الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ الْأَسْمَاءَ
وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

٣٤٢٥ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَ
تِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ

والا، ذلت دینے والا، سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا، حاکم مطلق
سراپا انصاف، لطف وکرم والا، باخبر، بردبار، بڑا بزرگ، بہت
بخشنے والا، قدر دان، بہت بڑا، محافظ، قوت دینے والا، کفایت
کرنے والا، بڑے مرتبے والا، بہت کرم والا، بڑا نگہبان، دعائیں
قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمتوں والا، محبت کرنے
والا، بڑا بزرگ، مردوں کو زندہ کرنے والا، حاضر و ناظر، برحق
کارساز، بہت بڑی قوت والا، شدید قوت والا، مددگار،
لائق تعریف، شمار میں رکھنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا،
دوبارہ پیدا کرنے والا، موت دینے والا، قائم رکھنے والا،
پانے والا، بزرگی والا، تنہا، بے نیاز، قادر، پوری طاقت
والا، آگے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلے،
سب کے بعد، ظاہر و پوشیدہ، متصرف، بلند و برتر، اچھے سلوک
والا، بہت توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، بہت معاف
کرنے والا، بہت مشفق، ملکوں کا مالک، جلال و اکرام والا، عدل
کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے والا۔

متعدد رواۃ نے صفوان بن صالح سے نقل کیا ہم
اسے صرف صفوان کی روایت سے جانتے
ہیں۔ وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یہ
حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ
سے متعدد طرق سے مروی ہے۔
لیکن ذکر اسماء ہمارے علم کے
مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن
ابی ایاس نے دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسماء کا ذکر بھی کیا
لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے
ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث

لیس فی هذا الحدیث ذکر الاسماء وهو حدیث حسن صحیح ورواه ابو الیمان عن شعیب بن ابی حمزة عن ابی الزناد ولم یذکر فیه الاسماء۔

میں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو الیمان نے بواسطہ شعیب بن ابی حمزہ، ابو الزناد سے یہ حدیث روایت کی لیکن ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۴۳۶۔ حدثنا ابراهیم بن یعقوب نا زید بن حباب ان حمید المکی مولی ابن علقمة حدثه ان عطاء بن ابی رباح حدثه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قلت یا رسول الله وما ریاض الجنة قال المساجد قلت وما الرتع یا رسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر هذا حدیث غریب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "مساجد" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "سبحان اللہ والحمد للہ" آخر تک پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۳۷۔ حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنی ابی قال ثنی محمد بن ثابت هو البنانی قال ثنی ابی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا وما ریاض الجنة قال حلق الذکر هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث ثابت عن انس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ذکر اللہ کے حلقے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب

مصیبت پہنچنے پر دعا۔

۱۴۳۸۔ حدثنا ابراهیم بن یعقوب نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن ثابت عن عمر بن ابی سلمة عن امه ام سلمة عن ابی سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اصاب احدکم مصیبة فلیقل انا لله وانا الیه راجعون اللهم عندک احتسبت مصیبتی فأجرنی فیها وابدلنی منها خیرا فلما احتضر ابو سلمة

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون" ہم بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یا اللہ! میں اپنی مصیبت کا تجھ سے اجر طلب کرتا ہوں مجھے اس کا ثواب عطا کر اور اس کا اچھا بدل عطا فرما۔ جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا الٰہی! میرے گھر والوں کو میرا اچھا

قال اللهم اخلف لي أهلي خيرا مني فلما قبض قالت أم سلمة إنا لله وإنا إليه راجعون عند الله أحتسب مصيبتي فأجرني فيها هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وروي هذا الحديث من غير هذا الوجه عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم وأبو سلمة اسمه عبد الله بن عبد الأسد۔

باب

۱۴۳۹۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا الفضل بن موسى نا سلمة بن وردان عن أنس بن مالك أن رجلا جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أي الدعاء أفضل قال سل ربك العافية والمعافاة في الدنيا والآخرة ثم أتاه في اليوم الثاني فقال يا رسول الله أي الدعاء أفضل فقال له مثل ذلك ثم أتاه في اليوم الثالث فقال له مثل ذلك قال فإذا أعطيت العافية في الدنيا وأعطيتها في الآخرة فقد أفلحت هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه إنما نعرفه من حديث سلمة بن وردان۔

۱۴۴۰۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمان الضبعي عن كهمس بن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن عائشة قالت قلت يا رسول الله أرأيت إن علمت أي ليلة ليلة القدر ما أقول فيها قال قولي اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني هذا حديث حسن صحيح۔

۱۴۴۱۔ حدثنا أحمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله

بدلہ عطا فرما جب حضرت ابو سلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ میرے گھر والوں کو میرا اچھا بدلہ عطا فرما۔ ان کا انتقال ہوا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون الخ۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد ہے۔

افضل دعا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی طلب کیا کرو۔ اس آدمی نے دوسرے دن حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے؟ آپ نے وہی جواب دیا۔ تیسرے دن حاضر ہوا۔ تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا نیز فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دی گئی تو تم کامیاب ہو گئے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ نے فرمایا کہو "اللھم انک عفو تحب العفو" یا اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ سکھلائیے

بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله علمني شيئا أسأله الله قال سل الله العافية فمكثت أياما ثم جئت فقلت يا رسول الله علمني شيئا أسأله الله فقال لي يا عباس يا عم رسول الله سل الله العافية في الدنيا والآخرة هذا حديث صحيح وعبد الله هو ابن الحارث بن نوفل وقد سمع من العباس بن عبد المطلب۔

جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو حضرت عباس فرماتے ہیں چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے عباس! اے میرے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ سے مراد ابن حارث بن نوفل ہیں انہوں نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے سنا ہے۔

باب ۴۲

۱۴۲۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا إبراهيم بن عمر بن أبي الوزير نا زنفل بن عبد الله أبو عبد الله عن ابن أبي مليكة عن عائشة عن أبي بكر الصديق أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أمرا قال اللهم خر لي واختر لي هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث زنفل وهو ضعيف عند أهل الحديث ويقال له زنفل بن عبد الله العرفي وكان يسكن عرفات وتفرد بهذا الحديث ولا يتابع عليه۔

کام کے ارادہ پر دعا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللہم خر لی واخترلی" یا اللہ! اسے میرے لئے بہتر و مختار فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں انہیں زنفل بن عبد اللہ عرفی کہا جاتا ہے اور وہ عرفات میں رہائش پذیر تھے اس حدیث میں منفرد ہیں اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

باب ۴۳

۱۴۲۳۔ حدثنا إسحٰق بن منصور نا حبان بن هلال نا أبان هو ابن يزيد العطار نا يحيى أن زيد بن سلام حدثه أن أبا سلام حدثه عن أبي مالك الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء شطر الإيمان والحمد لله تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملآن أو تملأ ما بين السموات والأرض والصلاة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك أو

سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ایمان کا حصہ ہے۔ "الحمد للہ" میزان کو بھر دے گی اور "سبحان اللہ والحمد للہ" زمین و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے صدقہ برہان، دلیل و راہنما ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے موافق یا تیرے خلاف حجت ہے ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے پس یا تو اسے آزاد کراتا ہے یا

عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللَّهِ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) نصف ترازو ہے۔ "الحمد للہ" اسے بھر دیتی ہے "لا الہ الا اللہ" اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ تک (سیدھا) پہنچتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيٍّ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَؤُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

بنو سلیم کے ایک فرد سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں گنا کہ تسبیح نصف ترازو ہے۔ الحمد للہ اسے بھر دیتی ہے۔ تکبیر زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتی ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ

موقف میں دعا

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ نَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَكَانَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنِ الْأَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو موقف میں اکثر یہ دعا مانگا کرتے "اللهم لك الحمد" یا اللہ تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے جیسا کہ تو خود فرماتے اور اس سے بہتر جو ہم کہیں۔ یا اللہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت تیرے ہی لئے ہے میری واپسی بھی تیری ہی طرف ہے اور جو میں چھوڑ جاؤں وہ بھی تیرے ہی لئے ہے یا اللہ! میں عذاب قبر، دل کے وسوسوں اور کاموں کے بکھرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ! آندھی کی لائی ہوئی شر سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب

هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

بَابٌ

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

بَابٌ

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ قَالَ ثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِأَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَ

ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

جامع دعا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام دعاؤں کی جامع دعا نہ بتاؤں تم یوں کہو "اللھم انا نسالک الخ" یا اللہ! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور اس بری چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ تجھ ہی پر پہنچانا ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت بھی تیری طرف سے ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اکثر دعا مانگتے

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المومنین! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو اکثر کونسی دعا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے "یا مقلب القلوب الخ" اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل ایمان پر قائم رکھ۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "ام سلمہ! ہر انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان یعنی قبضہ میں ہے اس نے جس کو چاہا سیدھا رکھا اور جس کو چاہا ٹیڑھا کر دیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ربنا لا تزغ قلوبنا الخ" یا اللہ ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر۔ اس باب میں حضرت عائشہ، نواس بن سمعان، انس، جابر، عبداللہ

أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

بن عمرو اور نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب

بے خوابی کا علاج

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی نے بارگاہ نبوی میں بے خوابی کی شکایت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات کہو "اللہم رب السموٰت السبع" آخر تک یا اللہ! سات آسمانوں اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں کے رب، ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھایا اور شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا کے رب! اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن ظہیر کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ حدیث دوسرے طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهِ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے "اعوذ بکلمات اللہ" آخر تک۔ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعے اس کے غضب، عذاب، اس کے بندوں کے شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

[1] بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے ممانعت صرف ان تعویذوں کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں لہٰذا ایسے مستحسن کام کو شرک و بدعت کہنا گمراہی اور جہالت کی علامت ہے ۱۲ (مترجم)

باب ٨٦

١٣٥١۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت أبا وائل قال سمعت عبد الله بن مسعود يقول قلت له أنت سمعته من عبد الله قال نعم ورفعه أنه قال لا أحد أغير من الله فلذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا أحد أحب إليه المدح من الله ولذلك مدح نفسه هذا حديث حسن صحيح۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اسی لئے اس نے ہر ظاہر و باطن بے حیائی کو حرام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنی تعریف کو پسند کرنے والا بھی کوئی نہیں اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٨٧

١٣٥٢۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عبد الله بن عمرو عن أبي بكر الصديق أنه قال يا رسول الله علمني دعاء أدعو به في صلاتي قال قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم هذا حديث حسن صحيح غريب وهو حديث ليث بن سعد وأبو الخير اسمه مرثد بن عبد الله اليزني۔

دعائے مغفرت۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو "اللھم انی ظلمت الخ" یا اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں پس مجھے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوالخیر کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

باب ٨٨

١٣٥٣۔ حدثنا محمد بن حاتم نا أبو بدر شجاع بن الوليد عن الرحيل بن معاوية أخي زهير بن معاوية عن الرقاشي عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا كربه أمر قال يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث وبإسناده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألظوا بيا ذا الجلال والإكرام هذا حديث غريب وقد روي هذا الحديث عن أنس من

دعائے حاجت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حاجت سے بے چین ہوتے تو یہ دعا مانگتے "یا حی یا قیوم" اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔ اسی سند سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا ذوالجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے

غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَمُؤَمَّلٌ غَلِطَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَلَا يُتَابَعُ فِيْهِ.

بھی مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا ذا الجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب غیر محفوظ ہے بواسطہ حماد بن سلمہ، حمید اور حسن بصری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں خطا کی اور حمید نے انس سے روایت کیا اس میں کوئی متابع موجود نہیں۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا "اللھم انی اسالک" الخ یا اللہ میں تجھ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں" آپ نے فرمایا پوری نعمت کونسی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے ایسی دعا کے ساتھ بہتری کا ارادہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری نعمت، جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات ہے آپ نے ایک اور آدمی کو "یا ذا الجلال والاکرام" کہتے ہوئے سنا تو فرمایا تیری دعا یقیناً قبول ہوگی لہذا مانگ۔ ایک اور آدمی سے یہ کلمات سنے "یا اللہ میں تجھ سے صبر کا طالب ہوں" آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت مانگی ہے لہذا اس سے عافیت بھی طلب کر۔ احمد بن منیع نے بواسطہ اسمٰعیل بن ابراہیم، جریری سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۸

باوضو ہو کر ذکر الٰہی کرتے ہوئے سونا۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ شہر بن حوشب، ابوظبیہ اور عمرو بن عبسہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

باب ۴۸۲

صبح وشام کی دعا۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَى إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ هَذَا مَا كَتَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا فِيهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

ابوراشد حبرانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں۔ انہوں نے مجھے ایک صحیفہ تھمایا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ لکھ کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے اس کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا بتائیں جسے میں صبح و شام پڑھا کروں آپ نے فرمایا اے ابوبکر! یہ کہا کرو "اللھم فاطر السموات والارض الخ" اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی معبود ہے ہر چیز کا رب اور مالک میں نفس و شیطان کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز گناہ کے ارتکاب یا کسی مسلمان کی طرف منسوب کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے درخت کے پاس سے گزرے آپ نے اس پر اپنی لاٹھی مبارک ماری تو پتے جھڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا "الحمد للہ سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" بندے کے گناہ اسی طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

النَّبِيِّ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَعْمَشِ سَمَاعًا مِنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ رَآهُ وَنَظَرَ اِلَيْهِ۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت انس رض سے اعمش کا سماع معلوم نہیں البتہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْجُلَاحِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ السَّبَئِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى اِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمَحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ" الخ اللہ تعالیٰ اس کے لئے فرشتوں کی فوج بھیجتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے جنت لازم کرنے والی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس مہلک گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارہ بن شبیب کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهِ

توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ اِنَّهُ حَاكَ فِيْ صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَأً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کرنے آیا تو انہوں نے پوچھا اے زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا تلاش علم میں۔ حضرت صفوان نے فرمایا فرشتے طالب علم کے مقصد پر رضامندی کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں شبہ پڑ گیا ہے۔ اور چونکہ آپ صحابی رسول ہیں۔

فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهِ أَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوْحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٤٦١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ حَاكَ أَوْ حَكَّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ

اس لئے میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں کیا آپ نے حضور اکرم سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں آپ ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم حالت سفر میں ہوں یا (فرمایا) مسافر ہوں تو جنابت کے علاوہ تین دن رات تک پیشاب یا پاخانے یا نیند کی وجہ سے موزے نہ اتاریں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ نے محبت کے بارے میں بھی نبی اکرم سے کچھ سنا؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں آنحضرت کے ہمراہ تھے اس دوران ہم آپ کے پاس موجود تھے ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی اکرم نے اسے اسی انداز میں بلند آواز سے جواب دیا۔ چنانچہ ہم نے اس اعرابی سے کہا تم پر افسوس ہے اپنی آواز پست کرو کیونکہ تم نبی کریم کے پاس ہو اور اس (بلند آواز) سے منع کیا جا چکا ہے اس نے کہا خدا کی قسم میں اپنی آواز پست نہیں کروں گا۔ پھر اس اعرابی نے نبی اکرم سے عرض کیا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور ابھی تک وہ ان سے نہیں ملا۔ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ زر بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان ہم سے حدیث بیان کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت ہے یا فرمایا اس کی چوڑائی میں ایک سوار چالیس یا ستر سال تک چلتا رہے۔ سفیان فرماتے ہیں وہ شام کی طرف ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع تک کھلا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا علم کی تلاش میں۔ انہوں نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ فرشتے طالب علم کے عمل سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لئے پر بچھاتے ہیں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیا آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہم سفر میں ہوتے یا (فرمایا) ہم مسافر ہوتے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جنابت کے سوا پیشاب یا پاخانے سے

أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ أَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ إِنَّكَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا الْآيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تین دن تک موزے نہ اتاریں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ کو نبی کریم سے محبت کے بارے میں بھی کچھ یاد ہے۔ فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے تو مجلس کے آخر سے ایک بے کچھ سخت اعرابی نے بلند آواز سے پکارا اے محمد! اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام نے کہا چپ کر اس طرح پکارنا منع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا ہاں آؤ! اس نے کہا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ابھی تک ان سے مل نہیں سکا۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا ہوگا۔ حضرت زر فرماتے ہیں حضرت زر نے باتیں کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ بنایا جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے یہ بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے "یوم یاتی بعض آیات ربک" الخ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

توبہ کب تک قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک اس کی روح حلق تک نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے محمد بن بشار نے بواسطہ ابو عامر عقدی، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، ثابت بن ثوبان، مکحول اور جبیر بن نفیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

باب ۲۸۵

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَلّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ اَحَدِکُمْ مِنْ اَحَدِکُمْ بِضَالَّتِہٖ اِذَا وَجَدَھَا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَاَنَسٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گمشدہ اونٹنی پاکر خوش ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۲۸۶

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ صِرْمَۃَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّہٗ قَالَ حِیْنَ حَضَرَتْہُ الْوَفَاۃُ قَدْ کَتَمْتُ عَنْکُمْ شَیْئًا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّکُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰہُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلٰی غُفْرَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

رحمت خداوندی۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے وقت وصال فرمایا میں نے ایک بات جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، تم سے چھپا رکھی تھی۔ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرتا وہ گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا۔ؔ یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ محمد بن کعب، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی رجال، عمر مولیٰ غفرہ اور محمد بن قرظی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ہمیں اس کی خبر دی۔

باب ۲۸۷

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْھَرِیُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا کَثِیْرُ بْنُ فَائِدٍ نَا سَعِیْدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَکْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیَّ یَقُوْلُ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ

دعا کی اہمیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہیگا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ

ؔ اس کا مطلب معاذاللہ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو پسند فرماتا ہے بلکہ یہ اس کی وسیع رحمت کی طرف اشارہ ہے ۱۲ (مترجم)

وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

نہیں اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخشش دوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۳۸۲

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاحَمُونَ بِهَا وَعِنْدَ اللَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

رحمت الٰہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۳۸۳

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

رحمت و عذاب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے تو کوئی بھی جنت کی امید نہ رکھتا اور اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی کافر بھی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۳۸۴

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

وسیع رحمت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب

صلی اللہ علیہ وسلم قال إن اللہ حین خلق الخلق کتب بیدہ علی نفسہ إن رحمتی تغلب غضبی ھذا حدیث حسن صحیح۔

۱۴۶۹۔ حدثنا محمد بن أبی ثلج رجل من أھل بغداد أبو عبد اللہ صاحب أحمد بن حنبل ثنا یونس بن محمد ثنا سعید بن زربی عن عاصم الأحول وثابت عن أنس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسجد ورجل قد صلی وھو یدعو ویقول فی دعائہ اللھم لا إلہ إلا أنت المنان بدیع السموات والأرض ذا الجلال والإکرام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تدرون بما دعا اللہ دعا اللہ باسمہ الأعظم الذی إذا دعی بہ أجاب وإذا سئل بہ أعطی ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن أنس۔

باب ۱۹۲

۱۴۷۰۔ حدثنا أحمد بن إبراھیم الدورقی ثنا ربعی بن إبراھیم عن عبد الرحمن بن إسحاق عن سعید بن أبی سعید المقبری عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم أنف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم أنف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل أن یغفر لہ ورغم أنف رجل أدرک عندہ أبواہ الکبر فلم یدخلاہ الجنۃ قال عبد الرحمن وأظنہ قال أو أحدھما وفی الباب عن جابر وأنس ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وربعی بن إبراھیم ھو أخو إسماعیل بن إبراھیم وھو ثقۃ وھو

مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی ذات کے لئے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پہ غالب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک آدمی نماز پڑھ کر یہ دعا مانگ رہا تھا "اللھم لا الہ الا انت" الخ یا اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت احسان فرمانے والا آسمانوں اور زمین کو کسی سابقہ نمونہ کے بغیر پیدا کرنے والا بزرگی اور عزت والا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی؟ اس نے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے اور اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔

درود شریف نہ پڑھنے کی برائی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو کہ جو رمضان شریف کو پائے اور گناہوں سے بخشش حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ رمضان شریف ختم ہو جائے۔ اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو کہ جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھاپا آئے اور وہ ان کے ذریعے جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو بڑھاپا آئے۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ربعی بن ابراہیم

ابْنُ عُلَيَّةَ وَيُرْوٰى عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ اَجْزَاَ عَنْهُ مَا كَانَ فِي ذٰلِكَ

اسمٰعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں اور علیہ کے بیٹے ہیں۔ بعض اہل علم سے مروی ہے کہ جب تک آدمی کسی ایک مجلس میں رہے ایک مرتبہ درود شریف پڑھے۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

بَابٌ

ایک دعا۔

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا اَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے "یا اللہ میرے دل کو برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کردے یا اللہ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے" یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ

اہمیت دعا

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُسْاَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی اور اس کے لئے بھی جو ابھی نہیں اتری پس اے اللہ کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر قرشی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ ملیکی ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں بعض

عبد الرحمن بن أبي بكر القرشي وهو المليكي وهو ضعيف في الحديث قد تكلم فيه بعض أهل الحديث من قبل حفظه وقد روى إسرائيل هذا الحديث عن عبد الرحمن بن أبي بكر عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه قال ما سئل الله شيئا أحب إليه من العافية حدثنا بذلك القاسم بن دينار الكوفي نا إسحاق بن منصور الكوفي عن إسرائيل بهذا۔

محدثین نے انکے حفظ میں کلام کیا ہے اسرائیل نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر، موسیٰ بن عقبہ اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عافیت طلب کرنے سے زیادہ کوئی سوال محبوب نہیں ہم سے یہ روایت قاسم بن دینار کوفی نے بواسطہ اسحاق بن منصور کوفی اسرائیل سے نقل کرتے ہوئے بیان کی۔

۱۴۷۴۔ حدثنا أحمد بن منيع نا أبو النضر نا بكر بن خنيس عن محمد القرشي عن ربيعة بن يزيد عن أبي إدريس الخولاني عن بلال أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم بقيام الليل فإنه دأب الصالحين قبلكم وإن قيام الليل قربة إلى الله ومنهاة عن الإثم وتكفير للسيئات ومطردة للداء عن الجسد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث بلال إلا من هذا الوجه ولا يصح من قبل إسناده وسمعت محمد بن إسماعيل يقول محمد القرشي هو محمد بن سعيد الشامي وهو ابن أبي قيس وهو محمد بن حسان وقد ترك حديثه وقد روى هذا الحديث معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن أبي إدريس الخولاني عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہونا اپنے اوپر لازم کر لو یہ تم سے پہلے کے نیکوکار لوگوں کا طریقہ ہے۔ قرب الٰہی کا ذریعہ، گناہوں سے رکاوٹ برائیوں کا کفارہ اور جسمانی بیماریوں کا دافع ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے حدیث بلال سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں محمد قرشی سے محمد بن سعید شامی مراد ہیں۔ وہ ابو قیس کے بیٹے ہیں، یہ محمد بن حسان ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو ترک کیا۔ معاویہ بن صالح نے بواسطہ ربیعہ بن یزید، ابو ادریس خولانی اور ابو امامہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

۱۴۷۵۔ حدثنا بذلك محمد بن إسماعيل نا عبد الله بن صالح ني معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن أبي إدريس الخولاني عن أبي أمامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ

أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَقُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ۔

اور گناہوں سے رکاوٹ ہے۔ یہ روایت بلال کی روایت سے اصح ہے۔

باب

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اس امت کی عمریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے

باب

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي قَالَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

ایک جامع دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "رب اعنی" اے میرے پروردگار میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر۔ مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پالنہار تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا شکر گزار، بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا بہت گریہ و زاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو قائم رکھ میری زبان کو درست رکھ میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے۔ محمود بن غیلان کہتے ہیں ہم سے محمد بن بشر عبدی نے

نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

سفیان ثوری سے اسی کی ساتھ اسی کی مثل حدیث بیان کی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدِ انْتَصَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَبِيْ حَمْزَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ مَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

مظلوم کی فریاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالم کے خلاف مظلوم کی بددعا سنی جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابو حمزہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابو حمزہ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ان سے میمون اعور مراد ہیں۔ قتیبہ نے بواسطہ حمید بن عبدالرحمن رؤاسی اور ابو الاحوص، ابو حمزہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

باب

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَتْ لَهُ عِدْلَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ مَوْقُوْفًا۔

ایک اہم وظیفہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے "لا الہ الا اللہ" الخ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث موقوفاً بھی مروی ہے۔

باب

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا هَاشِمٌ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيُّ نَا كِنَانَةُ مَوْلٰى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ نَوَاةٍ اُسَبِّحُ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهِ اَلَا اُعَلِّمُكِ

مختصر مگر جامع وظیفہ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں میں ان سے تسبیح شمار کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا یقیناً تم نے ان سے تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کے ذریعے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ سکو فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہو سبحان اللہ عدد خلقہ

يا كريمة ما سبحت به فقلت بلى علمني فقال قولي سبحان الله عدد خلقه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث صفية إلا من هذا الوجه من حديث هاشم بن سعيد الكوفي وليس إسناده بمعروف وفي الباب عن ابن عباس۔

ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث صفیہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند معروف نہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

١٣٨١۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن قال سمعت كريبا يحدث عن ابن عباس عن جويرية بنت الحارث أن النبي صلى الله عليه وسلم مر عليها وهي في مسجد ثم مر النبي صلى الله عليه وسلم بها قريبا من نصف النهار فقال لها ما زلت على حالك قالت نعم فقال ألا أعلمك كلمات تقولينها سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته هذا حديث حسن صحيح ومحمد بن عبد الرحمن هو مولى آل طلحة وهو شيخ مديني ثقة وقد روى عنه المسعودي والثوري هذا الحديث۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مصلیٰ پر بیٹھی تھیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے دوپہر کے وقت دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا اس وقت سے برابر اپنی حالت پر ہو؟ عرض کیا ہاں (یارسول اللہ!) آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں (جنہیں تم پڑھا کرو وہ یہ ہیں) "سبحان اللہ عدد خلقہ" اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مرضی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے عرش کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن آل طلحہ کے غلام ہیں شیخ مدینی ہیں اور ثقہ ہیں۔ مسعودی اور ثوری نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب ٢٩٩

١٣٨٢۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي قال أنبأنا جعفر بن ميمون صاحب الأنماط عن أبي عثمان النهدي عن سلمان الفارسي عن النبي صلى الله عليه وسلم

قبولیت دعا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے

قال ان الله حيي كريم يستحيي اذا رفع الرجل اليه يديه ان يردهما صفرا خائبتين هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم ولم يرفعه

تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

١٤٨٣۔ حدثنا محمد بن بشار نا صفوان بن عيسى نا محمد بن عجلان عن القعقاع عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احد احد هذا حديث حسن غريب ومعنى هذا الحديث اذا اشار الرجل باصبعيه في الدعاء عند الشهادة لا يشير الا باصبع واحدة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا (اشارہ) کر رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے کرو ایک سے کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دعا مانگتے ہوئے شہادت کے وقت صرف ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

احاديث شتى من ابواب الدعوات

دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث

١٤٨٤۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل ان معاذ بن رفاعة اخبره عن ابيه قال قام ابو بكر الصديق على المنبر ثم بكى فقال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الاول على المنبر ثم بكى فقال سلوا الله العفو والعافية فان احدا لم يعط بعد اليقين خيرا من العافية هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه عن ابي بكر۔

حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو رو پڑے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) پہلے سال منبر پر تشریف فرما ہو کر رو دیے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگو کیونکہ کسی شخص کو یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

١٤٨٥۔ حدثنا حسين بن يزيد الكوفي نا ابو يحيى الحماني نا عثمان بن واقد عن ابي نصيرة عن مولى لابي بكر عن ابي بكر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اصر من استغفر ولو فعله في اليوم سبعين مرة هذا حديث غريب انما نعرفه من حديث

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشش مانگنے والا گناہ پر مصر نہیں کہلاتا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ (نادانستہ طور پر) گناہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابونصیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں، اس کی سند قوی نہیں۔

أَبِي نَضْرَةَ مِثْلَهُ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللّٰهِ وَفِي حِفْظِ اللّٰهِ وَفِي سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن فرمایا تو اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا الحمد للہ الذی الخ اللہ تعالیٰ لائق ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا لباس پہن کر یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے اور پرانے کپڑے صدقہ کر دے وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن زحر علی بن یزید اور قاسم، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آگئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آتے اور اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، حماد بن ابی حمید سے، محمد بن

هو ابو ابراهيم الانصاري المدني وهو ضعيف في الحديث۔

ابی حمید ابو ابراہیم انصاری مدنی مراد ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

۱۳۸۸۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي عن سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن سالم عن ابن عمر عن عمر انه استاذن النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فقال اي اخي اشركنا في دعائك ولا تنسنا هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا اور نہ بھولنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۹۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا يحيى بن حسان نا ابو معاوية عن عبد الرحمن بن اسحاق عن سيار عن ابي وائل عن علي ان مكاتبا جاءه فقال اني قد عجزت عن كتابتي فاعني قال الا اعلمك كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صير دينا اداه الله عنك قال قل اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك هذا حديث حسن غريب۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مکاتب نے ان کے پاس آکر عرض کی کہ میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمایئے آپ نے فرمایا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں۔ اگر تجھ پر ثبیر پہاڑ جتنا قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ یوں کہا کرو "اللھم اکفنی الخ" یا اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۰۔ حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر فارحني وان كان متاخرا فارفغني وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال فاعاد عليه ما قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه شعبة الشاك قال فما اشتكيت وجعي بعد هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا "اللھم ان کان اجلی الخ" یا اللہ! اگر میری موت آچکی ہے تو مجھے راحت بخش اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھالے اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا؟ فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات کہے، تو آنحضرت نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا یا اللہ! اسے عافیت دے یا فرمایا شفا دے۔ شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۱۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن آدم عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن الحارث

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے وقت

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

بَابٌ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهٖ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ وَيَقُوْلُ عَنْ غَيْرِهٖ وَيَضْطَرِبُ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

یوں فرماتے "اذہب الباس" الخ اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدت دور فرما دے۔ شفا دے (کیونکہ) تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو و درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری رحمت میں پناہ ڈھونڈتا ہوں میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔

نماز کے بعد دعا و تعوذ

حضرت مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح معلم اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں بزدلی، بخل، عمر کے ناکارہ حصے، دنیوی فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ عبداللہ کہتے ہیں ابواسحاق ہمدانی اس حدیث میں مضطرب ہیں۔ کبھی بواسطہ حضرت عمرو بن میمون، عمر سے اور کبھی ان کے غیر سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاةٌ اَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَعْدٍ۔

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک عورت کے ہاں تشریف لے گئے اس کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح کر رہی تھی آپ نے فرمایا میں تجھے اس سے بھی آسان یا افضل نہ بتا دوں (وہ یہ ہے) "سبحان اللہ عدد ما خلق الخ" اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی آسمانی مخلوق کے برابر اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کی ارضی مخلوق کے برابر اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کے برابر جو اس کے درمیان ہے اور تمام مخلوقات الٰہی کی تعداد کے برابر۔ اتنی ہی مرتبہ "اللہ اکبر" اتنی ہی مرتبہ "الحمد للہ" اتنی ہی مرتبہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ"۔ یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَكِيْمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح ایک منادی آواز دیتا ہے (عیوب سے) پاک بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِيْ فَمَا اَجِدُنِيْ اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے حضرت علی تشریف لائے اور عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے نکل گیا ہے اور مجھے اس (کے یاد رکھنے) کی طاقت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابوالحسن! کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو تمہیں اور ان لوگوں کو جنہیں تم سکھاؤ نفع دے اور جو کچھ آپ سیکھیں اسے سینے میں محفوظ رکھے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! مجھے سکھائیے نبی اکرم نے فرمایا جمعہ کی رات کو اگر

وسلموا یا ابا الحسن افلا اعلمك كلمات ینفعك
الله بهن وینفع بهن من علمته ویثبت ما
تعلمت فی صدرك قال اجل یا رسول الله
فعلمنی قال اذا كان لیلة الجمعة فان استطعت
ان تقوم فی ثلث اللیل الآخر فانها ساعة
مشهودة والدعاء فیها مستجاب وقد قال
اخی یعقوب لبنیه سوف استغفر لكم ربی
یقول حتی تاتی لیلة الجمعة فان لم تستطع
فقم فی وسطها فان لم تستطع فقم فی اولها
فصل اربع ركعات تقرأ فی الركعة الاولی
بفاتحة الكتاب وسورة یٰس وفی الركعة
الثانیة بفاتحة الكتاب وحٰم الدخان وفی
فی الركعة الثالثة بفاتحة الكتاب والم
تنزیل السجدة وفی الركعة الرابعة بفاتحة
الكتاب وتبارك المفصل فاذا فرغت من
التشهد فاحمد الله واحسن الثناء علی الله
وصل علی واحسن وعلی سائر النبیین واستغفر
للمؤمنین والمؤمنات ولاخوانك الذین
سبقوك بالایمان ثم قل فی آخر ذلك اللهم
ارحمنی بترك المعاصی ابدا ما ابقیتنی و
ارحمنی ان اتكلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن
النظر فیما یرضیك عنی اللهم بدیع السموات
والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التی
لا ترام اسألك یا الله یا رحمٰن بجلالك و
نور وجهك ان تلزم قلبی حفظ كتابك كما
علمتنی وارزقنی ان اتلوه علی النحو الذی
یرضیك عنی اللهم بدیع السموات والارض
ذا الجلال والاكرام والعزة التی لا ترام
اسألك یا الله یا رحمٰن بجلالك ونور وجهك

ہوسکے تو آخری تہائی میں اٹھو کیونکہ اس گھڑی فرشتے حاضر ہوتے ہیں
اور دعا قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام
نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب
سے طلب مغفرت کروں گا یعنی جمعہ کی رات آنے پر۔ اور اگر تم
سے نہ ہوسکے تو نصف شب اٹھو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اول
رات میں کھڑے ہو جاؤ چار رکعت اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت
میں فاتحہ اور سورۂ یٰسین دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد
حٰم الدخان تیسری رکعت میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدۃ اور چوتھی
رکعت میں فاتحہ اور تبارک الذی پڑھو تشہد سے فارغ ہو کر اللہ
کی نہایت عمدہ حمد وثنا کرو اور نہایت اچھے طریقہ سے
میرے لئے دیگر انبیاء، مومن مردوں اور عورتوں اور
ان مومنین کے لئے جو گزر چکے، دعائے رحمت کرو اور درود شریف
پڑھو پھر آخر میں یہ دعا مانگو "اللھم ارحمنی بترک المعاصی" الخ یا اللہ
جب تک مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق دے
کر مجھ پر رحم فرما، فضول باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کر
مجھ پر رحم فرما، اپنے پسندیدہ امور میں اچھی بصیرت نصیب
فرما، اے اللہ آسمانوں اور زمینوں کو انوکھا پیدا کرنے والے
عظمت وجلال اور غیر متصور عزت کے مالک، اے اللہ اے رحمٰن
تیری عظمت وذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ
جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اسی طرح میرے دل کو
اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنا دے جو تجھ کو مجھ سے
راضی کردے یا اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے
اے عظمت وجلال اور ناقابل تصور عزت کے مالک، اے رحمٰن!
تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ
اپنی کتاب کے نور سے میری نگاہ روشن کردے اور اسے میری
زبان پر جاری کردے اس سے میرے دل کی گھٹن دور کردے
اس کے لئے میرا سینہ کھول دے اور اس کے نور سے میرا بدن
دھو ڈال کیونکہ حق تک پہنچنے کے لئے تیرے سوا میرا کوئی
مددگار نہیں تو ہی عطا فرمانے والا ہے تمام کی تمام قوت و

أن تنور بكتابك بصري وأن تطلق به لساني وأن تفرج به عن قلبي وأن تشرح به صدري وأن تغسل به بدني فإنه لا يعينني على الحق غيرك ولا يؤتيه إلا أنت فلا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم يا أبا الحسن فافعل ذلك ثلث جمع أو خمسا أو سبعا تجاب بإذن الله والذي بعثني بالحق ما أخطأ مؤمنا قط قال ابن عباس فوالله ما لبث علي إلا خمسا أو سبعا حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك المجلس فقال يا رسول الله إني كنت فيما خلا لا أخذ إلا أربع آيات ونحوهن فإذا قرأتهن على نفسي تفلتن وأنا أتعلم اليوم أربعين آية ونحوها فإذا قرأتها على نفسي فكأنما كتاب الله بين عيني ولقد كنت أسمع الحديث فإذا رددته تفلت وأنا اليوم أسمع الأحاديث فإذا تحدثت بها لم أخرم منها حرفا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك مؤمن ورب الكعبة أبا الحسن هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الوليد بن مسلم.

۱۳۹۷ـ حدثنا بشر بن معاذ العقدي البصري نا حماد بن واقد عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله من فضله فإن الله يحب أن يسأل وأفضل العبادة انتظار الفرج هكذا روى حماد بن واقد هذا الحديث وحماد بن واقد ليس بالحافظ وروى أبو نعيم هذا الحديث عن إسرائيل عن حكيم بن جبير عن

طاقت اللہ بزرگ و برتر ہی کی امداد سے ہے۔ اے ابوالحسن! تین، پانچ یا سات جمعہ یہ عمل کرو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اس نے کسی مومن سے خطا نہیں کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا سات جمعے نہ گزرے تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسی قسم کی ایک مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے تقریباً چار آیات بھی یاد نہیں کر سکتا تھا۔ اور وہ بھی بھول جاتی تھیں۔ اور آج میں تقریباً چالیس آیات یاد کر سکتا ہوں جب میں انہیں پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اس سے پہلے جب میں حدیث سنتا تھا تو دہراتے وقت یاد نہ رہتی تھی لیکن آج احادیث سن کر جب بیان کرنے لگتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت (صبر کے ساتھ) فراخی کا انتظار ہے حماد بن واقد حافظ نہیں۔ ابونعیم نے یہ حدیث اسرائیل، حکیم بن جبیر اور ایک دوسرے شخص کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابونعیم کی روایت اصح ہونے کے زیادہ

رجل عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث أبي هريرة أشبه أن يكون أصح.

مشابہ ہے۔

۱۲۹۸۔ حدثنا أحمد بن منيع نا أبو معاوية نا عاصم الأحول عن أبي عثمان عن زيد بن أرقم قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم إني أعوذ بك من الكسل والعجز والبخل وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يتعوذ من الهرم وعذاب القبر هذا حديث حسن صحيح.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ بہت بڑھاپے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۹۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن يوسف عن ابن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن جبير بن نفير أن عبادة بن الصامت حدثهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على الأرض مسلم يدعو الله تعالى بدعوة إلا آتاه الله إياها أو صرف عنه من السوء مثلها ما لم يدع بمأثم أو قطيعة رحم فقال رجل من القوم إذا نكثر قال الله أكثر هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه وابن ثوبان هو عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان العابد الشامي.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر جو کوئی مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا کرتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی دور کر دیتا ہے جب تک گناہ یا قطع رحم (رشتہ داری ختم کرنے) کی دعا نہ کرے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو ہم بہت مانگیں گے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمانیوالا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن ثوبان سے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی مراد ہیں۔

۱۵۰۰۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا جرير عن منصور عن سعد بن عبيدة قال حدثني البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضطجع على شقك الأيمن ثم قل اللهم أسلمت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت فإن

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹے ہوئے یہ کلمات پڑھو "اللھم اسلمت وجھی" الخ یا اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اپنا کام تیرے حوالے کر دیا امید و خوف کے ساتھ تجھ پر ہی بھروسہ کیا تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں تیری بھیجی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا" (فرمایا) اگر اسی رات مر جائے تو فطرت اسلام پر مرے گا۔ حضرت براء فرماتے ہیں میں نے یاد کرنے کے لئے یہ الفاظ دہرائے

مت في ليلتك مت على الفطرة قال فرددتهن لاستذكره فقلت آمنت برسولك الذي ارسلت فقال قل آمنت بنبيك الذي ارسلت هذا حديث حسن صحيح قد روي من غير وجه عن البراء ولا نعلم في شيء من الروايات ذكر الوضوء الا في هذا الحديث۔

اور کہا (یا اللہ) میں تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت براء سے متعدد طرق سے مروی ہے لیکن وضو کا ذکر صرف اسی روایت سے معلوم ہوا۔

۱۵۰۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن اسمعيل بن ابي فديك نا ابن ابي ذئب عن ابي سعيد البراد عن معاذ بن عبد الله بن خبيب عن ابيه قال خرجنا في ليلة مطيرة وظلمة شديدة نطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا قال فادركته فقال قل فلم اقل شيئا ثم قال قل فلم اقل شيئا قال قل فقلت ما اقول قال قل هو الله احد والمعوذتين حين تمسي وتصبح ثلاث مرات تكفيك من كل شيء هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وابو سعيد البراد هو اسيد بن ابي اسيد۔

حضرت معاذ بن عبد اللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بارانی اور سخت اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ ہم نے آپ کو پالیا حضور نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا کہو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا صبح و شام تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھا کرو تمہیں ہر چیز (کے شر) سے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو سعید براد کا نام اسید بن ابی اسید ہے۔

۱۵۰۲۔ حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي قال فقربنا اليه طعاما فاكل منه ثم اتي بتمر فكان ياكل ويلقي النوى باصبعيه جمع السبابة والوسطى قال شعبة وهو ظني فيه ان شاء الله والقى النوى بين اصبعين ثم اتي بشراب فشربه ثم ناوله الذي عن يمينه قال فقال ابي واخذ بلجام دابته ادع لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم و

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا پھر کھجوریں لائی گئیں آپ کھاتے جاتے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے گٹھلیاں پیچھے ڈالتے۔ پھر پینے کے لئے لایا گیا آپ نے نوش فرمایا اور اپنے داہنے طرف والے آدمی کو دیدیا۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ "اللّٰهم بارك لهم" الخ یا اللہ! ان کے رزق میں برکت دے، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

ارحم هو هذا حديث حسن صحيح ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۱۵۰۳۔ حدثنا محمد بن اسماعيل نا موسى بن اسماعيل نا حفص بن عمر الشني ثني ابي عمر بن مرة قال سمعت بلال بن يسار بن زيد ثني ابي عن جدي سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه غفر الله له وان كان فر من الزحف هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ۔

حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ کلمات کہے "استغفر اللہ الذی" الخ اللہ تعالےٰ اسے بخش دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو ۔

۱۵۰۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عثمان بن عمر نا شعبة عن ابي جعفر عن عمارة بن خزيمة بن ثابت عن عثمان بن حنيف ان رجلا ضرير البصر اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ادع الله ان يعافيني قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خير لك قال فادعه قال فامره ان يتوضأ فيحسن وضوءه ويدعو بهذا الدعاء اللهم اني اسألك واتوجه اليك بنبيك محمد نبي الرحمة اني توجهت بك الى ربي في حاجتي هذه لتقضى لي اللهم فشفعه في هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث ابي جعفر وهو غير الخطمي ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفا عطا فرمائے آپ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کرکے یہ دعا مانگو "اللھم انی اسألک و اتوجہ الیک" الخ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا اور تیری رحمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہوجائے یا اللہ تو میرے بارے میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے اسی طریق یعنی ابوجعفر کی روایت سے جانتے ہیں ۔

۱۵۰۵۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا اسحاق بن موسى قال ثني معن ثني معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب قال سمعت ابا امامة يقول ثني عمرو بن عبسة انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقرب

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر تو اس گھڑی اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے والوں میں

ل اس دعا میں مطلب وسیلہ کی تعلیم ہے کہ محبوب بارگاہ الٰہی حضور کا حضرت کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگی جائے تو یقیناً زیادہ قبولیت سے آراستہ ہوتی ہے نیز حضور اکرم کو حرف ندا "یا" سے پکارنا بھی اس دعا کی رو سے تعلیم نبوی ہے جس طرح دیگر کتب احادیث مشکوٰۃ امام احمد بن حنبل ابن ماجہ وغیرہ نیز حصن حصین

میں یا محمد کے الفاظ ثبت کئے ہیں اس روایت میں حرف ندا مفقود ہے اس کی کمی پوری کرنے کو بہت سی کتب کے الفاظ شامل فصل ہیں ۱۲ (مترجم)

مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

سے ہو سکتا ہے تو ہو جا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِيْ عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا دَوْسٍ الْيَحْصَبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَائِذٍ الْيَحْصَبِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ إِنَّ عَبْدِيْ كُلَّ عَبْدِي الَّذِيْ يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرا کامل بندہ وہ ہے جو اپنے مدمقابل سے جنگ کرتے وقت بھی مجھے یاد کرے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ زَاذَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ أَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِيْ بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا تاکہ میں آپ کی خدمت کروں۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ نے مجھے اپنے پاؤں مبارک سے ٹھوکر مار کر فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا "لا حول ولا قوة الا باللہ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ هَانِئَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا (جو مہاجرہ ہیں) سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا لازم پکڑو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو۔ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور یہ بولیں گی، غافل نہ ہو کہیں رحمت سے بھلائی نہ جاؤ۔ اس

وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ۔

حدیث کو ہم ہانی بن عثمان کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

١٥٠٩۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي بِكَ أُقَاتِلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے وقت یہ کلمات فرماتے "اللھم انت عضدی" الخ یا اللہ! تو میرا سہارا اور مددگار ہے اور تیرے ہی نام سے لڑتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٥١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے۔ میں اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے جو کچھ کہا اس میں سے بہترین بات یہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہ الخ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے، حماد بن ابی حمید، محمد بن ابی حمید ہیں، اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدنی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

بَابٌ

١٥١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللّٰهُمَّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی "اللھم اجعل سریرتی" الخ یا اللہ! میرے ظاہر کی نسبت میرے باطن کو بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کر دے یا اللہ! میں تجھ سے اس اچھے مال، اہل اور اولاد کا سوال کرتا ہوں جو

اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے وہ نہ تو گمراہ ہیں اور نہ ہی گمراہ کن۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

عاصم بن کلیب جرمی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کا داہنا ہاتھ دائیں ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔ انگلیاں بند تھیں اور شہادت کی انگلی پھیلائی ہوئی تھی۔ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے "اللھم یا مقلب القلوب" اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو ایمان پر ثابت رکھ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي اَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ اِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ اَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَاِنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

محمد بن سالم سے روایت ہے حضرت ثابت بنانی نے ان سے فرمایا اے محمد! جب تمہیں درد کی شکایت ہو تو مقام درد پر ہاتھ رکھو اور کہو "بسم اللہ" تو اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے سبب اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ پھر ہاتھ اٹھاؤ اور پھر رکھو طاق مرتبہ یوں کرو پھر فرمایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بتایا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْهَا اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْلِي اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی "اللھم ھذا" الخ یا اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے، موذنوں کی اذانوں اور نمازوں کی حاضری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِي كَثِيرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَلَا أَبَاهَا۔

سے پہچانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر اور ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ خلوص کے ساتھ "لا الٰہ الا اللہ" کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زیاد بن علاقہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زیاد بن علاقہ کے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا "اللہ اکبر کبیرا" آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ الفاظ کون کہہ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا کیونکہ ان الفاظ کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس کے بعد کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن صحیح ہے۔ حجاج بن ابی عثمان سے

وسلم هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وحجاج بن أبي عثمان هو حجاج بن ميسرة الصواف ويكنى أبا الصلت وهو ثقة عند أهل الحديث.

حجاج بن میسرہ صواف مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابوصلت ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۵۱۸۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي نا إسماعيل بن إبراهيم قال أخبرني الجريري عن أبي عبد الله الجسري عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عاده أو أن أبا ذر عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بأبي أنت وأمي يا رسول الله أي الكلام أحب إلى الله فقال ما اصطفاه الله لملائكته سبحان ربي وبحمده سبحان ربي وبحمده. هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی عیادت فرمائی یا انھوں نے حضورِ اکرم کی عیادت کی۔ تو (اس موقعہ پر) عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالے کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کونسا کلام ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند فرمایا (وہ یہ ہے) سبحان ربی وبحمدہ الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۹۔ حدثنا أبو هشام الرفاعي محمد بن يزيد الكوفي نا يحيى بن اليمان نا سفيان عن زيد العمي عن أبي إياس معاوية بن قرة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء لا يرد بين الأذان والإقامة قالوا فماذا نقول يا رسول الله قال سلوا الله العافية في الدنيا والآخرة هذا حديث حسن وقد زاد يحيى بن اليمان في هذا الحديث هذا الحرف قالوا فماذا نقول قال سلوا الله العافية في الدنيا والآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگا کریں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگو۔ یہ حدیث حسن ہے یحیٰی بن یمان نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا، "قالوا فماذا نقول" الخ

۱۵۲۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع وعبد الرزاق وأبو أحمد وأبو نعيم عن سفيان عن زيد العمي عن معاوية بن قرة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء لا يرد بين الأذان والإقامة وهكذا روى أبو إسحاق الهمداني هذا الحديث

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ابواسحاق ہمدانی نے بواسطہ برید بن ابی مریم کوفی، حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے اسی

عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْكُوفِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا أَصَحُّ

کے ہم معنی حدیث بیان کی - یہ اصح ہے -

بَابٌ

ذکر الٰہی میں مستغرق لوگ

۱۵۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْمُفَرِّدُونَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون (اکیلے) سب سے آگے بڑھ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر الٰہی سے مستغرق لوگ"۔ اللہ تعالےٰ کے ذکر کرنے ان کے بوجھ اتار دیئے ہیں وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سبحان اللہ والحمد للہ" الخ کہنا میرے لئے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَعْدَانُ الْقُمِّيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو مُجَاهِدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کہ افطار کرے عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔ یہ حدیث حسن ہے سعدان قمی سے سعدان بن بشر مراد ہیں۔ عیسیٰ بن یونس، ابو عاصم اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو مجاہد سے سعد طائی مراد ہے۔ ابو مدلہ

هُوَ سَعْدٌ الطَّائِيُّ وَأَبُو مُدِلَّةَ هُوَ مَوْلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْوَلَ مِنْ هَذَا وَأَتَمَّ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو اسی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ان سے یہ روایات اس سے زیادہ طویل اور مکمل مروی ہے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللھم انفعنی الخ یا اللہ تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور مزید نفع بخش علم عطا فرما میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں حالت عذاب (کفر وغیرہ) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ فَضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيئُونَ فَيَحُفُّونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ وَيَذْكُرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمْجِيدًا وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُولُ وَأَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُولُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُونَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین میں پھرتے رہتے ہیں جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو نچلے آسمان تک ڈھانک لیتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں ہم نے تیرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد اور پاکیزگی بیان کرتے اور تیرا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں (یا اللہ) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو (پہلے سے) کہیں زیادہ تحمید، تمجید اور ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استفسار فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کیفیت ہوتی؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب و حرص کرتے۔ فرشتے کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب

كَانُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَا فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ هُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دیتے ہیں (یا اللہ) اگر وہ اسے دیکھ لیتے اس سے زیادہ بھاگتے بہت ڈرتے اور پناہ مانگتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا فرشتو! گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا وہ عرض کرتے ہیں (یا الٰہی!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا گناہگار ہے وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ کسی کام کے لئے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بھی محروم و بدبخت نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ مکحول فرماتے ہیں جو شخص یہ کہے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ" اس سے مصیبت کے ستر دروازوں کا رخ بدل دیا جاتا ہے جن میں ادنیٰ فقر و فاقہ کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں، مکحول کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے یہ دعا چھپا رکھی ہے اور ان شاء اللہ یہ ان میں سے ہر شخص کو پہنچے گی جو شرک پر نہ مرا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بندے کے گمان کے پاس ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے

بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنِ الْأَعْمَشِ فِي تَفْسِيرِ هٰذَا الْحَدِيثِ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَعْنِي بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَهٰكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالُوا إِنَّمَا مَعْنَاهُ يَقُولُ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِي وَبِمَا أَمَرْتُ تُسَارِعُ إِلَيْهِ مَغْفِرَتِي وَرَحْمَتِي۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

بَابٌ مِّنْهُ

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ أَهْلُنَا تَعَلَّمُوهَا فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا

بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اگر میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتی ہے اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میری رحمت پورا ہاتھ اس کی جانب بڑھتی ہے اگر چل کر آتا ہے تو میری رحمت تیز دوڑتے ہوئے اس کے قریب ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے رحمت اور مغفرت کے ساتھ قرب مراد ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے کہ جب بندہ اطاعت اور میرے حکم کی بجاآوری کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میری رحمت و مغفرت اس کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے، فتنہ دجال سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

زہر سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے "اعوذ بکلمات اللہ التامات الخ" اسے اس رات زہر نقصان نہیں دے گا۔ سہیل فرماتے ہیں ہمارے گھر والوں نے یہ دعا سیکھی اور وہ ہر رات اسے پڑھا کرتے تھے۔ (پس ایک روز) ان میں سے ایک لڑکی کو (بچھو وغیرہ نے) ڈسا تو اسے کوئی درد محسوس نہ ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مالک بن انس نے

الحدیث عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی عبید الله بن عمر وغیر واحد هذا الحدیث عن سهیل ولم یذکروا فیه عن ابی هریرة۔

اسے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ عبیداللہ بن عمرو وغیرہ نے اسے حضرت سہیل سے روایت کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب

۱۵۲۱۔ حدثنا یحیی بن موسی نا وکیع نا ابو فضالة الفرج بن فضالة عن ابی سعید المقبری ان ابا هریرة قال دعاء حفظته من رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ادعه اللهم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصیحتک واحفظ وصیتک هذا حدیث غریب۔

کلمات تشکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سیکھی جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا "اللھم اجعلنی اعظم شکرک" الخ یا اللہ! میں تیرا بہت بڑا شکر ادا کرتا ہوں۔ تیرے حکم کا تابع ہوں اور تیری وصیت کو یاد رکھتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب

۱۵۲۲۔ حدثنا یحیی بن موسی نا ابو معاویة نا اللیث هو ابن ابی سلیم عن زیاد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من رجل یدعو الله بدعاء الا استجیب له فاما ان یعجل له فی الدنیا واما ان یدخر له فی الآخرة واما ان یکفر عنه من ذنوبه بقدر ما دعا ما لم یدع باثم او قطیعة رحم او یستعجل قالوا یا رسول الله وکیف یستعجل قال یقول دعوت ربی فما استجاب لی هذا حدیث غریب من هذا الوجه

قبولیت دعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ بھی اپنے رب سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اسے بصورت دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا دعا کے مطابق اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ ہو اور جلدی نہ کرے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا یہ کہنا کہ یا اللہ میں نے دعا مانگی تو نے قبول ہی نہیں فرمائی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۲۳۔ حدثنا یحیی نا یعلی بن عبید قال نا یحیی بن عبید الله عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من عبد یرفع یدیه حتی یبدو ابطه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے یہاں تک اس کی بغل ظاہر ہو جائے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے

يَسْأَلُ اللّٰهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

وہ عطا فرماتا ہے جبتک کہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا یوں کہے کہ میں نے مانگا میں نے مانگا لیکن مجھے نہ دیا گیا۔ زہری سے یہ حدیث بواسطہ ابو عبید مولی ابن ازہر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جبتک کہ جلدی نہ کرو یعنی اسطرح نہ کہو کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا صَدَقَةُ ابْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کے بارے میں اچھا گمان حسن عبادت سے ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب

اچھی آرزو

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الَّذِي يَتَمَنَّى فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا آرزو کرتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوؤں میں سے اس کے لئے کیا لکھ لیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب

اعضاء سے حصول نفع کی دعا

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم متعنی الخ" یا اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں سے نفع دے اور ان کو میرا وارث بنا (یعنی سلامت رکھ) جو شخص مجھ پر ظلم کرے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب منه

۱۵۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ السِّجْزِيُّ نَا قَطَنٌ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَنَسٍ۔

۱۵۳۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قَطَنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو تمام حاجات اپنے رب سے مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے[1] یہ حدیث غریب ہے۔ متعدد افراد نے اسے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت بنانی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کیا۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ہی سے اپنے ضروریات مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ اگر ٹوٹ جائے۔ تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ قطن کی روایت سے یہ اصح ہے۔

أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۹ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وُلْدِ إِسْمَعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ

ابواب مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو، اور

[1] مراد یہ ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے لیکن اس کی عطا کے حصول کے لئے دنیوی اسباب و وسائل کا استعمال شرعی حکم ہے اس سے عدم توکل ثابت نہیں ہوتا (مترجم)

اصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم هذا حديث حسن صحيح.

بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٢٠ ۔ حدثنا يوسف بن موسى القطان البغدادي نا عبيد الله بن موسى عن إسمعيل بن أبي خالد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله إن قريشا جلسوا فتذاكروا أحسابهم بينهم فجعلوا مثلك مثل نخلة في كبوة من الأرض فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله خلق الخلق فجعلني من خير فرقهم وخير الفريقين ثم تخير القبائل فجعلني من خير القبيلة ثم تخير البيوت فجعلني من خير بيوتهم فأنا خيرهم نفسا وخيرهم بيتا هذا حديث حسن وعبد الله بن الحارث هو ابن نوفل.

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا اور دونوں فریقوں کو بہتر بنایا پھر تمام قبائل کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر اس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبداللہ بن حارث سے ابن نوفل مراد ہیں۔

١٥٢١ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن المطلب بن أبي وداعة قال جاء العباس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكأنه سمع شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من أنا فقالوا أنت رسول الله عليك السلام قال أنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب إن الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا وخيرهم نفسا هذا حديث حسن وقد روي عن سفيان

حضرت مطلب بن وداعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالتمآب میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے اچھے خاندان میں رکھا۔ اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔

الثوری عن یزید بن ابی زیاد نحو حدیث اسمٰعیل بن ابی خالد عن یزید بن ابی زیاد عن عبد اللہ ابن الحارث عن العباس بن عبد المطلب۔

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری سے بھی حدیث اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کی مثل منقول ہے۔

۱۵۴۲۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا سلیمان بن عبد الرحمٰن الدمشقی نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی نا شداد ابو عمار حدثنی واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی ھاشما من قریش واصطفانی من بنی ھاشم ھذا حدیث حسن غریب صحیح۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل (علیہ السلام) سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۵۴۳۔ حدثنا ابو ھمام الولید بن شجاع بن الولید البغدادی نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیٰی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابی ھریرۃ لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا اس وقت جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت ابوہریرہ کی روایت سے ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵

قیامت کا دولہا

۱۵۴۴۔ حدثنا الحسین بن یزید الکوفی نا عبد السلام بن حرب عن لیث عن الربیع بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبھم اذا وفدوا وانا مبشرھم اذا ایسوا لواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر ھذا حدیث حسن غریب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی اٹھنے والا ہوں۔ جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا وہ ناامید ہوں گے تو میں ہی ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۴۵۔ حدثنا الحسين بن يزيد نا عبد السلام بن حرب عن يزيد بن أبي خالد عن المنهال بن عمرو عن عبد الله بن الحارث عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أول من تنشق عنه الأرض فأكسى الحلة من حلل الجنة ثم أقوم عن يمين العرش ليس أحد من الخلائق يقوم ذلك المقام غيري هذا حديث حسن غريب صحيح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے مجھ پر زمین شق ہوگی۔ اور مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کی داہنی جانب کھڑا ہوں گا۔ اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۱۱۵

طلب وسیلہ

۱۵۴۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا سفيان وهو الثوري عن ليث وهو ابن أبي سليم قال ثني كعب قال ثني أبو هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله لي الوسيلة قالوا يا رسول الله وما الوسيلة قال أعلى درجة في الجنة لا ينالها إلا رجل واحد أرجو أن أكون أنا هو هذا حديث غريب وكعب ليس بمعروف ولا نعلم أحدا روى عنه غير ليث بن أبي سليم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم سے میرے لئے وسیلہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ ہے صرف ایک شخص پائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے کعب معروف نہیں ہیں۔ ان سے لیث بن ابی سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

۱۵۴۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن أبي بن كعب عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثلي في النبيين كمثل رجل بنى دارا فأحسنها وأكملها وأجملها وترك منها موضع لبنة فجعل الناس يطوفون بالبناء ويعجبون منه ويقولون لو تم موضع تلك اللبنة وأنا في النبيين موضع تلك اللبنة وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كان يوم القيامة كنت إمام النبيين

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میں میری مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اسے نہایت خوبصورت مکمل اور اچھا بنایا البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے ارد گرد چکر لگاتے اور اسے دیکھ کر متعجب ہونے لگے اور کہنے لگے۔ کاش اس ایک اینٹ کی جگہ بھی پوری ہو جاتی۔ انبیاء کرام میں میں ہی وہ اینٹ کی جگہ ہوں۔ اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قیامت کے دن انبیاء کا

وَخَطِيْبُهُمْ وَصَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ نَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قُرَشِيٌّ وَهُوَ مِصْرِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ

امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں میرے ہاتھ میں تعریف کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔ آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ پھر میری سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں واقعہ ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بیشک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی مصری ہیں اور عبدالرحمٰن بن جبیر نفیر شامی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چند صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ تشریف لائے جب قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا (آپ نے سنا کہ) ان میں سے بعض نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے

فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيْ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں، ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں، کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں بلاشبہ وہ بھی ایسے ہی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں، آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں۔ سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں، میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں، قیامت کے دن سب سے پہلا شفیع بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں، سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں، اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے داخل کرے گا، میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور کوئی فخر نہیں، میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں لیکن کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

١٥٥١- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوْفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدِيْنِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تورات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں ابو مودود کہتے ہیں روضۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت عثمان بن ضحاک نے یوں ہی کہا اور وہ حضرت عثمان بن ضحاک مدنی مشہور ہیں۔

١٥٥٢- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال ہوا اس

الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيَ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ ۱۵ مَا جَاءَ فِيْ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ اَاَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

بَابُ ۱۶ مَا جَاءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ نَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ

دن مدینہ طیبہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی ہم نے ابھی اپنے ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے اور ابھی تدفین ہی میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا۔

ولادت باسعادت

مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے اور میں نے (ابرہہ کے) ہاتھی کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی ہے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ، ہم اسے صرف محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔

آغاز نبوت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طالب رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف چلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ تھے جب راہب کے پاس پہنچے تو ابو طالب اترے اور لوگ بھی اپنے کجاوے کھول دیئے راہب انکی طرف نکل آیا حالانکہ اس سے پہلے وہ انکے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ انکے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی انکی طرف متوجہ ہوتا ۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ انکے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ

الراهب وكانوا قبل ذلك يمرون به فلا يخرج إليهم ولا يلتفت قال فهم يحلون رحالهم فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء فأخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذا سيد العالمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال له أشياخ من قريش ما علمك فقال إنكم حين أشرفتم من العقبة لم يبق حجر ولا شجر إلا خر ساجدا ولا يسجدان إلا لنبي وإني أعرفه بخاتم النبوة أسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما أتاهم به فكان هو في رعية الإبل فقال أرسلوا إليه فأقبل وعليه غمامة تظله فلما دنا من القوم وجدهم قد سبقوه إلى فيء الشجرة فلما جلس مال فيء الشجرة عليه فقال انظروا إلى فيء الشجرة مال عليه قال فبينما هو قائم عليهم وهو يناشدهم أن لا يذهبوا به إلى الروم فإن الروم إن رأوه عرفوه بالصفة فيقتلونه فالتفت فإذا بسبعة قد أقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال ما جاء بكم قالوا جئنا أن هذا النبي خارج في هذا الشهر فلم يبق طريق إلا بعث إليه بأناس وإنا قد أخبرنا خبره بعثنا إلى طريقك هذا فقال هل خلفكم أحد هو خير منكم قالوا إنما أخبرنا خبره بطريقك هذا قال أفرأيتم أمرا أراد الله أن يقضيه هل يستطيع أحد من الناس رده قالوا لا قال فبايعوه وأقاموا معه قال أنشدكم بالله أيكم وليه قالوا أبو طالب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے اس نے انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے رؤسائے قریش نے اس سے پوچھا تمہیں کس نے بتایا؟ اس نے کہا جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو کوئی پتھر اور درخت سجدہ کئے بغیر نہ رہا اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انکو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو انکے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی شکل ہے پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ اونٹوں کو چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا ان کو بلاؤ آپ تشریف لائے تو سر اقدس پر بادل سایہ فگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے راوی فرماتے ہیں راہب انکے پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو انکی صفات کے ساتھ پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات آدمی روم کی طرف سے آ رہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ نبی اس مہینے میں باہر نکلنے والے ہیں اس لئے ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں انکی خبر ملی تو ہمیں اس راستے کی طرف بھیجا گیا۔ راہب نے پوچھا کیا تمہارے پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں آپ کے اس راستے کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا بتاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور آپ کے ساتھ مقیم رہے۔ پھر راہب نے کہا میں تمہیں قسم دیکر پوچھتا ہوں انکا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب چنانچہ وہ ابو طالب کو مسلسل قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو واپس کر دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت

فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ اَبُوْطَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ کو زاد راہ کے طور پر روٹیاں اور زیتون دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

بعثت نبوی

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نزول قرآن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس تھی۔ (اس کے بعد) آپ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ طیبہ میں دس سال رہے تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً هٰكَذَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر مبارک میں ہوا۔ محمد بن بشار نے ہم سے یونہی بیان کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دراز تھے اور نہ ہی آپ کا قد بہت پست تھا رنگ مبارک نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، بال مبارک نہ بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا[1]۔ اس وقت آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی

[1] محدثین کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال تھی ۱۲

شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

سفید بال تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اٰيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے دس آدمی (کھاکر) اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ ابوالعلاء کہتے ہیں ہم نے پوچھا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا؟ حضرت سمرہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہے ادھر سے بڑھتا تھا یہ کہہ کر انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوالعلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

بَابٌ

پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ وَقَالُوْا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف کی طرف نکلے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ کے سامنے آتا۔ . . السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے ولید بن ثور سے روایت کیا۔ فروہ بن ابی المغراء بھی ان ہی راویوں میں

عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ مِنْهُمْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ۔

سے ہیں۔

بَابٌ

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰی لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَیْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِیْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَکَتَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُبَیٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِیْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

کھجور کے تنے کا رونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ کے لئے منبر بنوایا جب آپ نے اس پر تشریف فرما کر خطبہ دیا تو وہ تنہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابر، ابن عمر، سہیل بن سعد، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا شَرِیْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دیگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر آپ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا پھر آپ نے فرمایا واپس ہوجاؤ۔ وہ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کیا

بَابٌ

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ نَا زَیْدُ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

دست مبارک کی برکت

حضرت ابوزید اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عزرہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ اَنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِي رَاْسِهِ اِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زَيْدٍ اِسْمُهُ عَمْرُو بْنُ اَخْطَبَ۔

راوی کہتے ہیں ابو زید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

باب ۵۱۹

کھانے میں برکت

۳۶۵۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِيْ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی زوجہ) ام سلیم سے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سنی مجھے اس میں بھوک کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم نے عرض کیا ہاں۔ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر چادر لیا اور اس کی ایک طرف وہ روٹیاں لپیٹ کر میری بغل کے نیچے چھپا دیا اور دوسرا حصہ مجھے اوڑھا دیا۔ پھر مجھے آنحضرت کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں، میں اسے لئے ہوئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی تشریف رکھتے ہیں میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم جلیسوں سے فرمایا "اٹھو" حضرت انس فرماتے ہیں وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اطلاع دی۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا ام سلیم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہیں۔ ام سلیم نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ حضرت ابو طلحہ باہر آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر حضور آگے بڑھے ابو طلحہ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَأَتَتْهُ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

نے فرمایا ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے لاؤ۔ ام سلیم وہی روٹیاں لائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو توڑا گیا اور ام سلیم نے گھی کا کپا نچوڑ کر اسے ترکیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا اس پر پڑھا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا پس انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ وہ بلائے گئے انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر نکلے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور باہر چلے گئے اس طرح تمام افراد نے شکم سیر ہو کر کھایا اور یہ ستر یا اسی آدمی تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ

١٥٦٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

پانی میں برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن نہ پایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کے لئے پانی لایا گیا آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کے مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس صحیح ہے۔

بَابٌ

١٥٦٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

آغاز نبوت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے لوگوں پر رحمت کا

---

[1] کھانے پر کلام الٰہی کا پڑھنا باعث برکت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آج بھی ملت اسلامیہ اس طریقہ حسنہ کو اپنائے ہوئے ہے ۱۲ (مترجم)

أَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ أَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَمْكُثَ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ ۔

ارادہ فرمایا تو اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ آپ کا ہر خواب روز روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ اس حالت پر رہے اور آپ کے لئے خلوت محبوب کر دی گئی چنانچہ آپ کو کوئی چیز تنہائی سے زیادہ پسند نہ تھی ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔

باب ۲۲

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْآيَاتِ عَذَابًا وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

معجزات کی برکت

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ معجزات کو عذاب سمجھتے ہو ہم عہد رسالت میں انہیں باعث برکت سمجھا کرتے تھے ، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز سنتے تھے (ایک مرتبہ) آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگا ۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے مبارک پانی اور آسمانی برکت کی طرف آؤ یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

باب ۲۳ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ

کیفیت نزول وحی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اترتی تھی؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھنٹی بجنے کی آواز کی طرح آتی اور یہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت ہوتی تھی ۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا وہ مجھ سے گفتگو کرتا وہ جو کچھ کہتا میں اسے یاد رکھتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر نہایت

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي الْبَرْدِ فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۵۲۴ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۵۲۵

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۵۲۶

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْمَسْعُودِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ٹھنڈے دنوں میں وحی ہوتی اور جب ختم ہوتی تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حلیہ مبارکہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سرخ لباس میں لمبے بالوں والے کسی شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں پر پڑے ہوتے دونوں شانوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا آپ نہ بہت پست قد تھے اور نہ ہی زیادہ دراز قد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چاند جیسا چہرہ

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور تلوار کی طرح تھا؟ آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ چاند کی مثل تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بے مثل رسول

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ ہی پست قد کے تھے ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ سر مبارک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی لمبی سی لکیر تھی۔ آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع نے بواسطہ والد مسعودی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

باب ۲۵

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي حَلِيمَةَ مِنْ قَصْرِ الْأَحْنَفِ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى غُفْرَةَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْأَصْمَعِيَّ يَقُولُ فِي تَفْسِيرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُمَّغِطُ الذَّاهِبُ طُولًا قَالَ وَسَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ فِي كَلَامِهِ تَمَغَّطَ فِي نُشَّابَتِهِ أَيْ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيدًا وَأَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالدَّاخِلُ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ قِصَرًا وَأَمَّا الْقَطَطُ فَالشَّدِيدُ الْجُعُودَةِ وَالرَّجِلُ الَّذِي فِي شَعْرِهِ حُجُونَةٌ أَيْ يَنْحَنِي قَلِيلًا وَأَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيرُ اللَّحْمِ

حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے۔ آپ نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے بلکہ درمیانہ قد تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگھریالے تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پرگوشت تھا اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ بھی پرگوشت تھی۔ بدن مبارک پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پرگوشت تھے چلتے وقت قوت کے ساتھ چلتے گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر توجہ فرماتے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت۔ اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ آپ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا۔ اور آپ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہو کر فدا ہو جایا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے میں نے آپ سے پہلے اور آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ابو جعفر کہتے ہیں میں نے اصمعی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بارے میں کہتے تھے ممغط کے معنی دراز قد کے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے ایک اعرابی سے سنا

وَأَمَّا الْمُكَلْثَمُ الْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَأَمَّا الْمُشْرَبُ
فَهُوَ الَّذِي فِي بَيَاضِهِ حُمْرَةٌ وَالْأَدْعَجُ الشَّدِيدُ
سَوَادُ الْعَيْنِ وَالْأَهْدَبُ الطَّوِيلُ الْأَشْفَارِ
وَالْكَتَدُ مُجْتَمَعُ الْكَتِفَيْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَ
الْمَسْرُبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيقُ الَّذِي كَأَنَّهُ
قَضِيبٌ مِنَ الصَّدْرِ إِلَى السُّرَّةِ وَالشَّثْنُ
الْغَلِيظُ الْأَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ
وَالتَّقَلُّعُ أَنْ يَمْشِيَ بِقُوَّةٍ وَالصَّبَبُ الْحُدُورُ
تَقُولُ انْحَدَرْنَا مِنْ صَبُوبٍ وَصَبَبٍ وَقَوْلُهُ
جَلِيلُ الْمُشَاشِ يُرِيدُ رُءُوسَ الْمَنَاكِبِ وَ
الْعِشْرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِيرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِيهَةُ
الْمُفَاجَأَةُ يَقُولُ بَدَهْتُهُ بِأَمْرٍ أَيْ فَجَأْتُهُ

نہیں گفتگو میں کہہ رہا تھا "ممغط" لشا بڑا اس سے بہت لمبا کھینچا "متردد" اسے کہتے ہیں جس کے پست قد کی وجہ سے اس کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے میں گھسے ہوئے ہوں۔ "قطط" بہت گھنگریالے بال "رجل" ہلکے گھنگریالے بالوں والا "مطہم" بھاری بدن کثیر گوشت والا "مکلثم" گول چہرے والا "مشرب" سرخی مائل گورے رنگ والا "ادعج" نہایت سیاہ آنکھوں والا "اہدب" لمبی پلکوں والا "کتد" مضبوط کندھوں والا اور اسے کاہل بھی کہتے ہیں۔ "المسربۃ" سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر "الششن" ہاتھوں اور پاؤں کی پر گوشت انگلیوں والا "التقلع" مضبوطی سے چلنا "الصبب" پستی میں اترنا جیسے "انحدرنا من صبوب وصبب" جلیل المشاش کاندھوں کے سرے مضبوط "العشرۃ" صحبت ومجلس "العشیر" ساتھی ہم مجلس "البدیہۃ" اچانک۔

باب ۵۲۸

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُمَيْدُ
بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا
وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَةٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ
مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ
يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ نہایت واضح اور تفصیلی گفتگو فرماتے۔ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن یزید نے بھی اسے زہری سے روایت کیا ہے۔

باب ۵۲۹

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو قُتَيْبَةَ
سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى عَنْ
ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ
عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ
مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى۔

انداز بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات تین بار دہراتے تاکہ آپ سے اچھی طرح سمجھی جا سکے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے حضرت عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۳

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِثْلُ هٰذَا۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

عادتِ تبسم

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے یزید بن ابی حبیب سے بھی اس کی مثل مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ لیث بن سعد کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۳۵ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رِمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَعَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ وَأَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ

مہرِ نبوت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میری خالہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا اور دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا تو وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح تھی۔ اس باب میں حضرت سلمان، قرہ بن ایاس مزنی، جابر بن سمرہ، ابو رمثہ، بریدہ اسلمی، عبداللہ بن سرجس، عمرو بن اخطب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

بن سمرة قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني الذي بين كتفيه غدة حمراء مثل بيضة الحمامة هذا حديث حسن صحيح۔

دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی طرح گوشت کی سرخ گلٹی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۳۳

۱۵۷۹۔ حدثنا احمد بن منيع نا عباد بن العوام نا الحجاج هو ابن ارطاة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك الا تبسما وكنت اذا نظرت اليه قلت اكحل العينين وليس باكحل صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح غريب۔

سرمگیں آنکھیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں، ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۵۳۴

۱۵۸۰۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابو قطن نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوش العقب هذا حديث حسن صحيح۔

کشادہ رو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸۱۔ حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوش العقب قال شعبة قلت لسماك ما ضليع الفم قال واسع الفم قلت ما اشكل العينين قال طويل شق العين قلت ما منهوش العقب قال قليل اللحم هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں میں نے سماک سے پوچھا "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کشادہ دہن۔ میں نے پوچھا "اشکل العینین" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آنکھوں کے کنارے لمبے۔ میں نے پوچھا "منہوش العقب" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کم گوشت والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۳۵

۱۵۸۲۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة

حسن بے مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ چہرۂ انور میں سورج چلتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی ہم (چلتے وقت) اپنے رب کی مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بلا تکلف چلتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

بابٌ ۵۳۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہلکا پھلکا قبیلہ شنوءہ کے مردوں جیسا پایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ حضرت عروہ بن مسعود کو پایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہیں تمہارے ساتھی (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زیادہ مشابہ پایا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو ان سے زیادہ مشابہ دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بابٌ ۵۳۶ مَا جَاءَ فِیْ سِنِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ کَمْ کَانَ حِیْنَ مَاتَ۔

عمر شریف

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَیَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَا نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ ثَنِیْ عَمَّارٌ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پینسٹھ سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ نَا عَمَّارٌ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔ یہ حدیث حسن الاسناد صحیح ہے۔

حَسَنُ الْإِسْنَادِ صَحِيْحٌ۔

باب ۵۳۷

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِي يُوْحٰى إِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اس باب میں حضرت عائشہ، انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ دغفل بن حنظلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں، حضرت ابن عباس، عمرو بن دینار رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے۔

باب ۵۳۸

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

جریر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا اب میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث حسن

باب ۵۳۹

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيْثِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا۔

ایک اور باب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ وَالْأَعْمَشِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُهْبَانَ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَكَثِيرٍ النَّوَّاءِ كُلُّهُمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى

مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر خلیل کی دوستی سے آزاد ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا اور تمہارا ساتھی تو اللہ کا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صحابی سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا حضرت عمر سے میں نے کہا ان کے بعد کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین نے فرمایا ابوعبیدہ بن جراح [illegible] پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ درجات والوں کو نیچے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم افق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو،

لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم بھی ان ہی میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الْمُعَلّٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ اَنْ يَّعِيْشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّعِيْشَ وَيَاْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ اِلَيْنَا فِيْ صُحْبَتِهٖ وَذَاتِ يَدِهٖ مِنِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ وُدٌّ وَاِخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَمَنَّ اِلَيْنَا يَعْنِيْ اَمَنَّ عَلَيْنَا۔

حضرت ابن ابی معلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم نے ایک دن خطبہ دیا تو فرمایا اللہ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جتنا چاہے دنیا میں رہے اور جو چاہے کھائے یا اپنے رب کے پاس آ جائے۔ تو اسے رب کے پاس جانے کو پسند کیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رو پڑے صحابہ کرام نے ایک دوسرے سے کہا کیا تمہیں اس شیخ پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار دیا تو اس نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ اور مال آپ پر فدا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر جان و مال کے ذریعہ ابوقحافہ کے بیٹے سے زیادہ کسی نے احسان نہیں کیا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا لیکن مجھے ان سے محبت اور اخوت ایمانی ہے۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی اور تمہارا ساتھی تو اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے دوسری سند کے ساتھ بواسطہ ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر سے بھی مروی ہے۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ یا تو اسے دنیا کی آرائش سے جو چاہے دے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے۔ تو اس بندے نے اسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سنکر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا تو لوگوں نے (ایک دوسرے سے) کہا اس شیخ کی طرف دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ لیکن درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے صحبت و مال کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ان کے اور میرے درمیان اسلامی بھائی چارہ ہے۔ اور مسجد کی طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

باب

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ نَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ابوبکر کے سوا سب کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو بناتا سنو! تمہارا ساتھی (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا خلیل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

١٥٩٦ - حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا سفيان بن عيينة عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي هو ابن حراش عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا بالذين من بعدي أبي بكر وعمر وفي الباب عن ابن مسعود هذا حديث حسن وروى سفيان الثوري هذا الحديث عن عبد الملك بن عمير عن مولى لربعي عن ربعي عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا أحمد بن منيع وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير نحوه وكان سفيان بن عيينة يدلس في هذا الحديث فربما ذكره عن زائدة عن عبد الملك بن عمير وربما لم يذكر فيه عن زائدة وروى هذا الحديث إبراهيم بن سعد عن سفيان الثوري عن عبد الملك بن عمير عن هلال مولى ربعي عن ربعي عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه أيضا عن ربعي عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد والوں (یعنی) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری نے اسے بواسطہ عبدالملک بن عمیر، مولی ربعی، ربعی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے احمد بن منیع اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبدالملک بن عمیر سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں۔ بعض اوقات زائدہ کا واسطہ کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولی ربعی، ربعی اور حذیفہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

یہ حدیث بواسطہ ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

١٥٩٧ - حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي نا وكيع عن سالم أبي العلاء المرادي عن عمرو بن هرم عن ربعي بن حراش عن حذيفة قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني لا أدري ما بقائي فيكم فاقتدوا باللذين من بعدي وأشار إلى أبي بكر وعمر.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا میرے بعد والوں کی پیروی کرنا یہ فرما کر) آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔

١٥٩٨ - حدثنا علي بن حجر نا الوليد بن محمد الموقري عن الزهري عن علي بن الحسين عن علي بن أبي طالب قال كنت مع رسول الله

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اتنے میں حضرت ابوبکر و عمر رضی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

اللہ عنہما آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولین وآخرین میں سے جتنے جنتی ہیں، ان میں سے انبیاء ومرسلین کے علاوہ تمام ادھیڑ عمر والوں کے یہ دونوں سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ولید بن موقری، حدیث میں ضعیف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَهُ دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

باب ۵۲۲

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهٰذَا أَصَحُّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بات کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ بعض راویوں نے اسے بواسطہ شعبہ اور جریری، ابونضرہ سے روایت کیا یہ اصح ہے۔

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَهٰذَا أَصَحُّ.

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ اور جریری اور ابونضرہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی ذکر کیا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں، اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لاتے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے لیکن ان دو حضرات کے علاوہ کوئی بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما، حضور کی طرف اور حضور ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

باب

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ اقدس سے مسجد میں تشریف لائے حضرت ابوبکر و عمر آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے حضور نے فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ سعید بن مسلمہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ نِيْ كَثِيْرٌ أَبُوْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأبي بكر أنت صاحبي على الحوض وصاحبي في الغار هذا حديث حسن غريب صحيح.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے حوض اور غار کے ساتھی ہو یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب

١٦٠٥ - حدثنا قتيبة نا ابن أبي فديك عن عبد العزيز بن المطلب عن أبيه عن جده عن عبد الله بن حنطب أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى أبا بكر وعمر فقال هذان السمع والبصر وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وهذا حديث مرسل وعبد الله بن حنطب لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا (اسلام میں) یہ کان اور آنکھ (کی طرح) ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث مرسل ہے۔ عبداللہ بن حنطب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔

نائب رسول

باب

١٦٠٦ - حدثنا أبو موسى إسحاق بن موسى الأنصاري نا معن هو ابن عيسى نا مالك بن أنس عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال مروا أبا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة يا رسول الله إن أبا بكر إذا قام مقامك لم يسمع الناس من البكاء فأمر عمر فليصل بالناس قالت فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس قالت عائشة فقلت لحفصة قولي له إن أبا بكر إذا قام في مقامك لم يسمع الناس من البكاء فأمر عمر فليصل بالناس ففعلت حفصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنكن لأنتن صواحب يوسف مروا أبا بكر فليصل بالناس فقالت حفصة لعائشة ما كنت لأصيب منك خيرا هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وأبي موسى وابن عباس وسالم بن عبيد.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نہ سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو کچھ نہ سنا سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا۔ تو رسول کریم نے فرمایا تم تو یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ، ابن عباس اور سالم بن عبید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

امامت صدیق۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں کسی دوسرے کو امامت کرانا مناسب نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک جوڑا خرچ کیا اسے جنت میں آواز دی جائے گی اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ جو نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہدین سے ہوگا اسے باب جہاد سے بلایا جائے گا جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اس کو صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو روزہ داروں سے ہوگا، اسے باب ریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگرچہ سب دروازوں سے بلایا جانا ضروری نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِي مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا اگر میں حضرت صدیق اکبر سے کسی دن سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا فرماتے ہیں میں نصف مال لے کر حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کے برابر اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أبقيت لأهلك قلت مثله وأتى أبو بكر بكل ما عنده فقال يا أبا بكر ما أبقيت لأهلك قال أبقيت لهم الله ورسوله قلت لا أسبقه إلى شيء أبدا هذا حديث حسن صحيح.

سارا مال لے کر حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ انھوں نے عرض کیا ان کے لیے اللہ ورسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں ان سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۴

۱۶۱۰۔ حدثنا عبد بن حميد أخبرني يعقوب بن إبراهيم بن سعد نا أبي عن أبيه عن محمد بن جبير بن مطعم أن أباه جبير بن مطعم أخبره أن امرأة أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته في شيء فأمرها بأمر فقالت أرأيت يا رسول الله إن لم أجدك قال إن لم تجديني فأتي أبا بكر هذا حديث صحيح.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خاتون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی معاملے میں گفتگو کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی بات کا حکم فرمایا پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں آپ کو نہ پاؤں (تو کیا کروں؟) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۵

۱۶۱۱۔ حدثنا محمد بن حميد نا إبراهيم بن المختار عن إسحاق بن راشد عن الزهري عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بسد الأبواب إلا باب أبي بكر وفي الباب عن أبي سعيد هذا حديث غريب من هذا الوجه.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۶

۱۶۱۲۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا إسحاق بن يحيى بن طلحة عن عمه إسحاق بن طلحة عن عائشة أن أبا بكر دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أنت عتيق الله من النار فيومئذ سمي عتيقا هذا حديث غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن معن وقال عن موسى بن طلحة عن عائشة.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم آگ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ پس اس دن سے آپ کا نام عتیق ہوگیا یہ حدیث غریب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے معن سے روایت کیا ہے حضرت موسیٰ بن طلحہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔

باب

١٦١٣۔ حدثنا أبو سعيد الأشج نا تليد بن سليمان عن أبي الجحاف عن عطية عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي إلا وله وزيران من أهل السماء ووزيران من أهل الأرض فأما وزيراي من أهل السماء فجبريل وميكائيل وأما وزيراي من أهل الأرض فأبو بكر وعمر هذا حديث حسن غريب وأبو الجحاف اسمه داود بن أبي عوف ويروى عن سفيان الثوري قال نا أبو الجحاف وكان مرضيا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس میرے آسمانی وزیر حضرت جبریل و میکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور زمین والے وزیر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں ہم سے جحاف نے حدیث بیان کی اور وہ پسندیدہ تھے۔

١٦١٤۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود أنا شعبة عن سعد بن إبراهيم قال سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمن يحدث عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل راكب بقرة إذ قالت لم أخلق لهذا إنما خلقت للحرث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بذلك أنا وأبو بكر وعمر قال أبو سلمة وما هما في القوم يومئذ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا الإسناد وهذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ بیل نے کہا مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ میں کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ رسول اکرم نے فرمایا میں، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں وہ دونوں حضرات اس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب أبي حفص عمر بن الخطاب رضي الله عنه

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

١٦١٥۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن رافع قالا نا أبو عامر العقدي نا خارجة بن عبد الله الأنصاري عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم أعز الإسلام بأحب هذين الرجلين إليك بأبي جهل أو بعمر بن الخطاب قال وكان أحبهما

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ان دو آدمیوں ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ راوی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث حسن

ابن عمر هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر

صحیح ، ابن عمر کی روایت سے غریب ہے ۔

باب ٥٣

١٦١٦ ۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر هو العقدي نا خارجة بن عبد الله هو الانصاري عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه قال وقال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا فيه وقال فيه عمر او قال ابن الخطاب فيه شك خارجة الا نزل فيه القرآن على نحو ما قال عمر وفي الباب عن الفضل بن عباس وابي ذر وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے ، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ در پیش ہوتا تو لوگ بھی اپنی رائے پیش کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی رائے دیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباس ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ۔

باب ٥٤

١٦١٧ ۔ حدثنا ابو كريب نا يونس بن بكير عن النضر ابي عمر عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابي جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلم هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد تكلم في النضر ابي عمر وهو يروي مناكير ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما چنانچہ حضرت عمر نے دوسری صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے نضر ابو عمر کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ وہ منکر روایات ، روایت کرتا ہے ۔

باب ٥٥

١٦١٨ ۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الله بن داود الواسطي ابو محمد حدثني عبد الرحمن بن اخي محمد بن المنكدر عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لابي بكر يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ نے تو یہ بات کہی لیکن میں نے رسول اللہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سورج ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر انسان پر طلوع نہیں ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قائم نہیں اس باب میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرنے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا یہ حدیث غریب حسن ہے۔

باب ۵۵۴

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف مشرح بن ہاعان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۵۵

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا اور جو باقی بچا حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ حضور نے فرمایا "علم" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِشَابٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کا

مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ إِنِّي أَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابٌ

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ ثَنِي أَبِي بُرَيْدَةُ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ

ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہی ہوں میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو انہوں نے (فرشتوں نے) فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے آگے تمہاری آہٹ سنی گزشتہ شب میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ پھر میں ایک مربع محل کے پاس آیا جو سونے کا تھا میں نے پوچھا محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے۔ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا قریش کے ایک آدمی کا۔ میں نے کہا میں بھی تو قریشی ہوں یہ کس (قریشی) کا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا۔ میں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو میں ہوں یہ محل کس شخص کا ہے؟ انہوں نے جواب دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب بھی اذان پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں فوراً وضو کرتا ہوں میں نے جان رکھا تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو رکعتیں لازمی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو رکعتوں کے سبب تمہیں یہ مقام ملا۔ اس باب میں حضرت جابر، معاذ، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا گیا یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث میں جو یہ فرمایا کہ میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں بعض احادیث میں یونہی مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ

سے منقول ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

باب

۳۶۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے واپسی پر ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ اور گانا گاؤں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجا ورنہ نہیں، چنانچہ اس نے بجانا شروع کیا اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بدستور بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف سرین کے نیچے رکھا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا تو یہ دف بجاتی رہی حضرت ابوبکر آئے بجاتی رہی حضرت علی آئے پھر بھی دف بجاتی رہی پھر حضرت عثمان آئے تو بھی بجاتی رہی لیکن اے عمر جب تم داخل ہوئے اس نے دف چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح بریدہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۶۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزَّارُ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک شور سنا اور بچوں کی آواز بھی سنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو کیا دیکھا کہ ایک حبشی عورت رقص کر رہی ہے اور اس کے اردگرد بچے جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عائشہ! آؤ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دیکھو۔ میں آئی اور اپنی ٹھوڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ کر آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے اس کا تماشہ دیکھنے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئیں؟ کیا تم سیر نہیں ہوئیں؟ میں نے کہا نہیں تاکہ میں حضور کے نزدیک اپنا مقام و مرتبہ دیکھوں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ کا آنا تھا کہ لوگ اس عورت سے منتشر ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ جن و انس کے شیطان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے ام المومنین فرماتی ہیں پھر میں واپس آ گئی یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ نَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میری قبر شق ہو گی پھر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں شق ہوں گی۔ پھر میں جنت البقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے پاس جمع ہوں گے، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا تو حرمین طیبین کے درمیان ان سے آملوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر عمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

بَابٌ

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض اصحاب سفیان عیینہ نے خبر دی کہ ابن عیینہ فرماتے ہیں۔ محدثوں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو دین کی سمجھ عطا

مُحَدَّثُوْنَ يَعْنِيْ مُتَكَلِّمُوْنَ

کی گئی ۔

باب ۵۶۲

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے ۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے ۔ اس باب میں حضرت موسیٰ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں ۔ یہ حدیث ، حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے ۔

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعٰى غَنَمًا لَهٗ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنْتُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیے نے آکر ایک بکری پکڑ لی ۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی بھیڑیا کہنے لگا جس دن درندوں کی بادشاہی ہوگی اور میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا ، اس دن کیا کرو گے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس پر ایمان لایا اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان لائے ۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں ۔ یہ دونوں حضرات اس دن وہاں لوگوں میں موجود نہ تھے ۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ، سعد سے اس کی مثل روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت ابوبکر ، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا حضور نے فرمایا احد ! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں ۔ یہ حدیث حسن

وَشَهِيدَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَهُ كُنْيَتَانِ يُقَالُ أَبُو عَمْرٍو وَأَبُو عَبْدِ اللهِ.

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی دو کنیتیں تھیں ابوعمرو اور ابوعبداللہ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ إِنَّمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حراء پر تشریف فرما تھے پہاڑ نے حرکت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ اس باب میں حضرت عثمان، سعید بن زید، ابن عباس، سہل بن سعد، انس بن مالک اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۶۳

اس باب کا عنوان نہیں ہے

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع حدیث ہے۔

باب ۵۶۴

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ حِرَاءَ حِينَ

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول

انتقض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثبت حراء فليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد قالوا اللهم نعم قال أذكركم بالله هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في جيش العسرة من ينفق نفقة متقبلة والناس مجهدون معسرون فجهزت ذلك الجيش قالوا اللهم نعم قال أذكركم بالله هل تعلمون أن بئر رومة لم يكن يشرب منها أحد إلا بثمن فابتعتها فجعلتها للغني والفقير وابن السبيل قالوا اللهم نعم وأشياء عددها هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث أبي عبد الرحمن السلمي عن عثمان

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ حاضرین نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت (غزوہ تبوک) کے موقع پر فرمایا کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرے اس وقت لوگ مشقت و تنگدستی میں مبتلا تھے۔ تو میں نے لشکر کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ انہوں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ بیر رومہ سے کوئی شخص بلا قیمت پانی نہیں پی سکتا تھا۔ تو میں نے اسے خرید کر مالدار محتاج اور مسافروں سب کے لیے وقف کر دیا حاضرین نے کہا "ہاں" آپ نے اور بھی کئی باتیں یاد دلائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق یعنی ابو عبدالرحمان سلمی کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۲۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو داود نا السكن بن المغيرة ويكنى أبا محمد مولى لآل عثمان قال نا الوليد بن أبي هشام عن فرقد أبي طلحة عن عبد الرحمن بن خباب قال شهدت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يحث على جيش العسرة فقام عثمان بن عفان فقال يا رسول الله علي مائة بعير بأحلاسها وأقتابها في سبيل الله ثم حض على الجيش فقام عثمان فقال يا رسول الله علي مائتا بعير بأحلاسها وأقتابها في سبيل الله ثم حض على الجيش فقام عثمان فقال علي ثلاث مائة بعير بأحلاسها وأقتابها في سبيل الله فأنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عن المنبر وهو يقول ما على عثمان ما عمل بعد هذه ما على عثمان ما عمل بعد هذه هذا حديث

حضرت عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسرت کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کے راستہ میں سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں۔ حضور نے پھر ترغیب دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ کے راستے میں دو سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ترغیب دلائی تو حضرت عثمان پھر اٹھے اور عرض کیا میرے ذمہ اللہ کے راستے میں پالانوں سمیت تین سو اونٹ ہیں حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لاتے آپ فرما رہے تھے اس کے بعد حضرت عثمان جو عمل بھی کریں، ان پر کوئی مواخذہ نہیں۔ (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت

غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ ۔

عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۳۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ الرَّمْلِيُّ نَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیش عسرت کی تیاری کر رہے تھے، آپ نے وہ رقم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ڈال دی۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے ہیں اور فرماتے ہیں آج کے بعد عثمان جو بھی کریں انہیں نقصان نہیں دے گا۔ دو مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حسن بن واقع ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں یہ رقم حضرت عثمان کی آستین میں تھی۔

* * *

۱۶۳۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم فرمایا اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ تشریف لے گئے تھے۔ لوگوں نے بیعت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں یہ فرماتے ہوئے۔ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے اچھا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيِّ

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری فرماتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے اپنے دونوں

عن أبي مسعود الجريري عن ثمامة بن حزن القشيري قال شهدت الدار حين أشرف عليهم عثمان فقال ائتوني بصاحبيكم اللذين ألباكم علي قال فجيء بهما فكأنهما جملان أو كأنهما حماران قال فأشرف عليهم عثمان فقال أنشدكم بالله والإسلام هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب غير بئر رومة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بئر رومة فيجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فأنتم اليوم تمنعوني أن أشرب منها حتى أشرب من ماء البحر قالوا اللهم نعم فقال أنشدكم بالله والإسلام هل تعلمون أن المسجد ضاق بأهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان فيزيدها في المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فأنتم اليوم تمنعوني أن أصلي فيها ركعتين قالوا اللهم نعم قال أنشدكم بالله وبالإسلام هل تعلمون أني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم نعم ثم قال أنشدكم بالله والإسلام هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه أبو بكر وعمر وأنا فتحرك الجبل حتى تساقطت حجارته بالحضيض قال فركضه برجله فقال اسكن ثبير فإنما عليك نبي وصديق وشهيدان قالوا اللهم نعم قال الله أكبر شهدوا لي ورب الكعبة أني شهيد ثلاثا. هذا حديث حسن وقد روي من غير وجه عن عثمان.

کو بلاؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف جمع کیا۔ راوی فرماتے ہیں ان دونوں کو لایا گیا گویا کہ وہ اونٹ یا دو گدھے تھے (پھر) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے جھانک کر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں بیر رومہ کے سوا اور کہیں میٹھا پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول سے ملا دے (وقف کر دے) اس کے بدلے جنت میں اس سے بہتر چیز ملے گی پس میں نے اسے اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس سے پانی پینے نہیں دیتے یہاں تک کہ میں سمندر کا پانی پیتا ہوں۔ حاضرین نے کہا ہاں خدایا ہاں! آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نمازیوں کے لیے مسجد نبوی تنگ ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو فلاں خاندان کی زمین خرید کر مسجد کو وسیع کر دے جنت میں اسے اس سے بہتر چیز ملے گی تو میں نے وہ زمین اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم نے مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں "پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے جیش عسرت کے لیے سامان مہیا کیا۔ انہوں نے کہا "ہاں خدایا ہاں" پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر و عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا، پہاڑ حرکت میں آیا جا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا ثبیر! ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ حاضرین نے کہا ہاں" (ٹھیک ہے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی۔ رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

١٦٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ۔

حضرت ابو الاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے تھے ان میں کئی صحابی بھی تھے۔ آخر میں حضرت مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو کھڑا نہ ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قریب ہونا بیان فرمایا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے کپڑے سے اپنا سر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس (فتنہ و فساد کے) دن یہ شخص ہدایت پر ہوگا حضرت مرہ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا "یہ شخص"؟ آپ نے فرمایا "ہاں" (یہی) یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ٥١٩

١٦٣٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! عنقریب تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے گا اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ٥٢٠

١٦٤٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی ظاہری زندگی) (بقیہ حیات) میں ہم کہا کرتے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا شَاذَانُ الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُونَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا یہ اس میں مظلوم (شہید) ہوں گے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتَّى أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ

عثمان بن عبداللہ بن موہب سے ایک مصری آدمی نے حج کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتایئے اس گھر کی حرمت کی قسم کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے اس میں موجود نہ تھے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا "ہاں" اس شخص نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کے دن بھی غائب تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا "اللہ اکبر" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آ! میں تجھے پوری وضاحت سے بتاؤں جن کے بارے میں تو نے پوچھا ہے۔ جنگ احد میں آپ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا۔ جنگ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تیرے لیے اس شخص جتنا ثواب اور مال غنیمت سے حصہ ہے جو بدر میں شریک ہوا۔ رہا بیعت رضوان سے آپ کا غائب ہونا تو اگر وادی مکہ میں کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ معزز ہوتا تو رسول اکرم

اللہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کی اللہ علیہ وسلم اسے حضرت عثمان کی جگہ بھیجتے لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور ان کے مکہ مکرمہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی رسول اکرم نے اپنے داہنے ہاتھ کے لیے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اسے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیے ہے اس کے بعد حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب ان باتوں کو

بَابٌ

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا هُوَ صَاحِبُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ جِدًّا وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَيُكْنَى أَبَا الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ صَاحِبُ أَبِي أُمَامَةَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ يُكْنَى أَبَا سُفْيَانَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ یہ محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ہیں حدیث میں بہت ضعیف ہیں۔ محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ بصری ہیں اور ثقہ ہیں ان کی کنیت ابو الحارث ہے محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی ہیں ان کی کنیت ابو سفیان ہے۔

بَابٌ

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُوْسَى أَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا آپ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ قضائے حاجت (کی) اور مجھ سے فرمایا اے ابو موسیٰ دروازے پر رہو میرے پاس بلا اجازت کوئی نہ آئے۔ اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے کہا میں ابو بکر ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں آنے کی اجازت دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو۔ چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے پھر

فدخل وجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عمر فقلت يا رسول الله هذا عمر يستاذن قال افتح له وبشره بالجنة ففتحت ودخل وبشرته بالجنة فجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عثمان فقلت يا رسول الله هذا عثمان يستاذن قال افتح له وبشره بالجنة على بلوى تصيبه. هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابي عثمان النهدي وفي الباب عن جابر وابن عمر.

دوسرے شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ آنے والے نے کہا میں عمر ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو۔ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی وہ اندر تشریف لے آئے پھر ایک اور آدمی آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا عثمان ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عثمان اجازت مانگتے ہیں حضور نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں اس مصیبت پر جس کا وہ شکار ہوں گے، جنت کی خوشخبری دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عثمان نہدی سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

١٦٢٥۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي ويحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس ثني ابو سهلة قال قال لي عثمان يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد الي عهدا فانا صابر عليه. هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث اسمعيل بن ابي خالد.

حضرت ابو سہلہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرہ کے دن مجھ سے فرمایا مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد لیا اور میں اس پر صابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مناقب علي بن ابي طالب رضي الله عنه يقال وله كنيتان ابو تراب وابو الحسن

مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت۔ ابو تراب اور ابو الحسن،

١٦٢٦۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمان الضبعي عن يزيد الرشك عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا واستعمل عليهم علي بن ابي طالب فمضى في السرية فاصاب جارية فانكروا عليه وتعاقد اربعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اذا لقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا آپ لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے اور ایک لونڈی سے جماع کیا لوگوں نے اسے برا جانا یہ چار صحابہ کرام نے معاہدہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتائیں گے۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ سفر سے واپسی پر سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتے اور پھر گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی

أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ۔

اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار آدمیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی نے ایسا کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی یہی کہا حضور نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے نے اٹھ کر یہی کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھے نے اٹھ کر وہ بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَأَبُو سَرِيحَةَ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسریحہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا میں مولی ہوں حضرت علی بھی اس کے مولی ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ میمون ابو عبداللہ زید بن ارقم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کی۔ ابوسریحہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حذیفہ بن اسید مراد ہیں

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ نَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ، حضرت ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی اور ہجرت کے وقت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا فِرَارًا مِنْ اَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ اِلَيْنَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ قَالُوْا مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ۔

بَابٌ

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کیا اور اپنے مال سے حضرت بلال کو آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر رحم فرمائے وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو حق بات نے ان کی یہ حالت کر دی کہ اب ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علی پر رحم فرمائے یا اللہ! حضرت علی جدھر رخ کریں حق کا رخ بھی ادھر ہو جائے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

ربعی بن حراش سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے مقام رحبہ میں ارشاد فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دن مشرکین کے کچھ لوگ جن میں سہیل بن عمرو اور کئی دوسرے سردار مشرکین قریش تھے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کے پاس ہمارے بیٹوں، بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آ گئے ہیں جنہیں دین کی کچھ سمجھ نہیں، وہ تو محض ہمارے مال اور جائیداد سے فرار ہو کر آئے ہیں، پس آپ ان کو ہمیں واپس کر دیں اگر انہیں دین کی کچھ سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو گئے (فرمایا) اے گروہ قریش! تم باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تلوار سے تمہاری گردنیں اڑا دے گا اللہ تعالیٰ نے ایمان پر ان کے دلوں کی آزمائش کر چکا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ حضرت عمر نے بھی یہی سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جوتوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی نعلین مبارک مرمت کے لیے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں پھر حضرت علی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق ربعی بن حراش کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بغض علی، منافقت کی علامت ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عن أبي هارون العبدي عن أبي سعيد الخدري قال إنا كنا لنعرف المنافقين نحن معشر الأنصار ببغضهم علي بن أبي طالب هذا حديث غريب وقد تكلم شعبة في أبي هارون العبدي وقد روي هذا عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد۔

فرماتے ہیں ہم جماعت انصار، منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے شعبہ نے ابو ہارون عبدی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ بواسطہ اعمش اور ابو صالح بھی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

باب

١٦٥١- حدثنا واصل بن عبد الأعلى نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن أبي نصر عن المساور الحميري عن أمه قالت دخلت على أم سلمة فسمعتها تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن وفي الباب عن علي هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب

١٦٥٢- حدثنا إسمعيل بن موسى الفزاري ابن بنت السدي نا شريك عن أبي ربيعة عن ابن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله أمرني بحب أربعة وأخبرني أنه يحبهم قيل يا رسول الله سمهم لنا قال علي منهم يقول ذلك ثلاثا وأبو ذر والمقداد وسلمان وأمرني بحبهم وأخبرني أنه يحبهم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث شريك۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم فرمایا اور بتایا کہ میں بھی ان چار سے محبت کرتا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ان کے نام بتائیے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی بھی ان میں سے ہیں، تین مرتبہ فرمایا (علاوہ ازیں) حضرت ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم دیا اور بتایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی انکو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف

باب

١٦٥٣- حدثنا إسمعيل بن موسى نا شريك عن أبي إسحاق عن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي مني وأنا من علي ولا يؤدي عني إلا أنا أو علي هذا حديث

حضرت حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے میرے اور علی کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث

حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

حسن غریب صحیح ہے۔

۱۶۵۴ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حالت میں حاضر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفیٰ سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابٌ

۱۶۵۵ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریکا ہوا ایک پرندہ رکھا تھا۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے اسنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انھوں نے حضور کے ساتھ وہ پرندہ کھایا یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث سدی سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے انھوں نے حضرت انس بن مالک کو پایا اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی دیکھا ہے۔

۱۶۵۶ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں کچھ مانگتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے اور اگر میں خاموش رہتا تو حضور مجھ سے ابتداء فرماتے یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب

۱۶۵۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِیُّ نَا شَرِیْکٌ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مُنْکَرٌ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شَرِیْکٍ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ وَلَا نَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَیْرَ شَرِیْکٍ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ یہ حدیث غریب منکر ہے۔ بعض لوگوں نے اسے شریک سے روایت کیا اور صنابحی کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ ہم اس روایت کو شریک کے سوا کسی اور ثقہ سے نہیں جانتے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۵۸ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَمَّرَ مُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ قَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتُ ثَلٰثًا قَالَھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّہٗ لَاَنْ تَکُوْنَ لِیْ وَاحِدَۃٌ مِنْھُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ وَخَلَّفَہٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخَلِّفُنِیْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَھَا فَقَالَ اُدْعُوْا لِیْ عَلِیًّا قَالَ فَاَتَاہُ وَبِہٖ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنِہٖ فَدَفَعَ الرَّایَۃَ اِلَیْہِ فَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ الْاٰیَۃَ دَعَا رَسُوْلُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے انہیں حکم دیا اور پوچھا کہ تم حضرت علی (ابو تراب) رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں یاد ہیں اس لیے میں ہرگز ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا مجھے ان تین باتوں میں سے ایک کا بھی حصول سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرما رہے تھے اس وقت آپ نے انہیں کسی غزوے کے موقع پر اپنا نائب مقرر کیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ و مقام وہی ہو جو حضرت موسیٰ کے نزدیک حضرت ہارون علیہما السلام کا تھا البتہ میرے بعد نبوت نہیں۔ حضرت سعد فرماتے ہیں میں نے خیبر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں ہم سب اس بات کے منتظر رہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ راوی فرماتے ہیں وہ حاضر ہوئے اس وقت ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اپنا لعابِ مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا اور جھنڈا عنایت فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں خیبر فتح فرمایا نیز یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابناءنا و ابناءکم" الخ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، ...

بَابٌ

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ نَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلٰى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهِ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُّحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ قُلْتُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر حضرت علی بن ابی طالب کو مقرر فرمایا جبکہ دوسرے لشکر کا امیر حضرت خالد بن ولید مقرر فرمائے اور فرمایا جنگ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں لشکروں کے امیر ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس سے ایک لونڈی حاصل کی۔ اس پر حضرت خالد بن ولید نے ان کی شکایت میں ایک خط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھ کر مجھے دے کر بھیجا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا حضور نے خط پڑھا تو غصے سے آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا پھر فرمایا تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور رسول اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول کو وہ محبوب ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے پناہ چاہتا ہوں میں تو صرف قاصد ہوں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف

بَابٌ

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْأَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ يَقُوْلُ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَنْتَجِيَ مَعَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی۔ تو لوگوں نے کہا اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ حضور کی سرگوشی طویل ہوگئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اجلح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن فضیل کے غیر نے بھی اسے اجلح سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سرگوشی کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے سرگوشی کی۔

باب

۱۶۶۱۔ حدثنا علي بن المنذر نا ابن فضيل عن سالم بن ابي حفصة عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يا علي لا يحل لاحد ان يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك قال علي بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنى هذا الحديث قال لا يحل لاحد يستطرقه جنبا غيري وغيرك هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد سمع محمد بن اسمعيل مني هذا الحديث واستغربه۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی! میرے اور تیرے سوا کسی کو اس مسجد میں جنبی ہونا جائز نہیں علی بن منذر کہتے ہیں میں نے ضرار بن صرد سے اس حدیث کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا گزرنا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

امام بخاری نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

باب ۵۹۹

۱۶۶۲۔ حدثنا اسمعيل بن موسى نا علي بن عابس عن مسلم الملائي عن انس بن مالك قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وصلى علي يوم الثلاثاء هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث مسلم الاعور ومسلم الاعور ليس عندهم بذاك القوي وقد روي هذا الحديث عن مسلم عن حبة عن علي نحو هذا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مسلم اعور محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں بواسطہ مسلم اور حبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے ہم معنی مروی ہے۔

۱۶۶۳۔ حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا ابو نعيم عن عبد السلام بن حرب عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابي وقاص ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم ويستغرب هذا الحديث من حديث يحيى بن سعيد الانصاري۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق مروی ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب ہے۔

١٦٦٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی تعلق ہے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اس باب میں حضرت سعد، زید بن ارقم، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابٌ

١٦٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس سند کے ساتھ شعبہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

١٦٦٦ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَخِيْ مُوْسٰى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِيْ وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے بواسطہ

عَلِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ.

شعبہ ابوبلج کی روایت سے ہم اسے محمد بن حمید کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے بعض علماء نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلام لاتے وقت آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ يَزِيْدَ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کو نہ مانا اور فرمایا سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام لائے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

بَابٌ

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ أَخِيْ يَحْيَى بْنِ عِيْسَى الرَّمْلِيِّ نَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہوگا۔ حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں میں اس دور کے لوگوں) میں ہوں جن کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ شَرَاحِيْلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس میں تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہوئے سنا یا اللہ! اس

جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

وقت تک میرا وصال نہ ہو جب تک تو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ دکھا دے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابومحمد طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ نے چٹان پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہو گئے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَضَعَّفُوهُ وَتَكَلَّمُوا فِي صَالِحِ بْنِ مُوسٰى۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے صلت بن دینار کے بارے میں کلام کیا اور ضعیف قرار دیا۔ محدثین نے صالح بن موسیٰ کے بارے میں بھی کلام کیا ہے

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا آپ نے فرمایا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما جنت میں میرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

پوری ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں خوشخبری دوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت معاویہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى وَعِيسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِمَا طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ وَوَضَعَهُ فِي كِتَابِ الْفَوَائِدِ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے ایک جاہل دیہاتی سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھو جو اپنی نذر پوری کر چکے کہ وہ کون ہیں؟ خود صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی تعظیم اور ڈر کی وجہ سے سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ دیہاتی نے سوال کیا تو آپ نے رخ انور پھیر لیا پھر سوال کیا تو آپ نے اب بھی رخ انور پھیر لیا پھر پوچھا تو آپ نے چہرہ انور پھیر لیا حضرت طلحہ فرماتے ہیں پھر میں مسجد کے دروازے سے سامنے ہوا مجھ پر سبز رنگ کا لباس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو پوچھا نذر پوری کرنے والوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ (طلحہ) ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں متعدد اکابر محدثین نے یہ حدیث ابوکریب سے روایت کی ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا وہ بھی اسے ابوکریب سے روایت کرتے تھے انہوں نے کتاب الفوائد میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ بِأَبِي وَأُمِّي. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا (اے زبیر!) میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری (مددگار) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ أَبُو نُعَيْمٍ فِيهِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابو نعیم نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ غزوہ احزاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس دشمن قوم کی خبر کون لائے گا؟ تین مرتبہ پوچھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابٌ

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّي عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کی صبح اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وصیت کے دوران فرمایا میرا کوئی عضو ایسا نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ زخم شرمگاہ تک پہنچ گیا۔

ذلك عن أبيه هذا حديث حسن غريب من حديث حماد بن زيد.

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

مناقب عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف الزهري رضي الله عنه

مناقب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ

۱۶۸۰ - حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن أبي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وأبو عبيدة بن الجراح في الجنة. أخبرنا أبو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن محمد عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عبد الرحمن بن عوف وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا أصح من الحديث الأول.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالٰی عنہم جنت میں (جائیں گے)

ابومصعب نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمٰن بن حمید، حمید، سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس میں عبدالرحمٰن بن عوف کا ذکر نہیں۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

۱۶۸۱ - حدثنا صالح بن مسمار المروزي نا ابن أبي فديك عن موسى بن يعقوب عن عمر بن سعيد عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه أن سعيد بن زيد حدثه في نفر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة في الجنة أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعلي وعثمان والزبير وطلحة وعبد الرحمن

عبدالرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نے ایک مجلس میں ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی جنت میں (جائیں گے) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ راوی کہتے فرماتے ہیں حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں

عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُونِي بِاللّٰهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا ابوالاعور ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں کون ہے انہوں نے فرمایا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے۔ ابوالاعور جنتی ہیں یعنی میں خود دسواں آدمی ہوں۔ ابوالاعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی روایت سے اصح ہے۔

بَابٌ

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ قَالَ ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ تُرِيدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازواج مطہرات کو مخاطب کرکے) فرمایا تمہارا معاملہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے لیے اپنے بعد کے بارے میں پریشان کن ہے۔ اور تم پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کرسکیں گے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (ابوسلمہ) اللہ تعالیٰ تمہارے والد عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کی سلسبیل سے پلائے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اس قدر پہنچایا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا نَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَوْصَى بِحَدِيقَةٍ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِيعَتْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لیے ایک باغ کی وصیت فرمائی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ أَبِي وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

مناقب حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کے والد ابووقاص کا نام مالک بن وہیب ہے

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا یا اللہ! حضرت سعد

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ۔

باب ۵۸۸

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي فَلْيُرِنِي امْرُؤٌ خَالَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ لِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے (ان جیسا) اپنا ماموں دکھائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت سعد کا تعلق زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بھی قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں۔

باب ۵۸۹

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا غزوۂ احد کے دن ان کے لئے فرمایا اے نوجوانو! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید، حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کی۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے بواسطہ عبداللہ بن شداد بن ہاد، حضرت علی رضی

رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۸۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَكِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُفْدِیْ اَحَدًا بِاَبَوَیْهِ اِلَّا لِسَعْدٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُهُ یَوْمَ اُحُدٍ یَقُوْلُ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۶۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِیْنَةَ لَیْلَةً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِی اللَّیْلَةَ قَالَتْ فَبَیْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

مَنَاقِبُ اَبِی الْاَعْوَرِ وَاسْمُهُ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۶۹۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا حُصَیْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَی التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ

اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا جنگ احد کے دن میں نے سنا آپ نے فرمایا اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

صالح مرد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک رات بیدار رہے اس موقعہ پر آپ نے فرمایا کاش کوئی صالح مرد آج رات میری پاسبانی کرتا ام المومنین فرماتی ہیں اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاص ہوں آپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ حضرت سعد نے عرض کیا میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ فکر ہوا تو میں پاسبانی کی خاطر حاضر ہوا ہوں، ریشکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نو (۹) آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گنہگار نہ ہوں گا

فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٦٩١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

١٦٩٢- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید ہی تو ہیں، پوچھا گیا وہ کون تھے؟ حضرت سعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ حضرت سعد نے فرمایا میں تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ حجاج بن محمد، شعبہ، حر بن صباح، عبدالرحمن بن اخنس اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں عنقریب تمہارے ساتھ (ایسا) امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ اس پر لوگ اس کے خواہشمند اور حریص ہوئے لیکن نبی کریم نے حضرت ابوعبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحاق جب صلہ بن زفر سے یہ حدیث روایت کرتے تو فرماتے میں نے یہ روایت صلہ سے ساٹھ سال سے سن رکھی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابن عمر اور حضرت انس سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں محمد بن بشار نے بواسطہ سلم بن قتیبہ اور ابوداؤد، شعبہ اور ابواسحاق، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

بن بشار نا سلم بن قتيبة و ابو داود عن شعبة عن ابي اسحاق قال قال حذيفة قلب صلة بن زفر من ذهب۔

۱۶۹۳۔ حدثنا احمد الدورقي نا اسمٰعيل بن ابراهيم عن الجريري عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة اي اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كان احب اليه قالت ابو بكر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبيدة بن الجراح قلت ثم من فسكتت۔

۱۶۹۴۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل ابو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبيدة بن الجراح هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث سهيل۔

مناقب ابي الفضل عم النبي صلى الله عليه وسلم وهو العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه۔

۱۶۹۵۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث قال حدثني عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب ان العباس بن عبد المطلب دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم مغضبا وانا عنده فقال ما اغضبك قال يا رسول الله ما لنا ولقريش اذا تلاقوا بينهم تلاقوا بوجوه مبشرة واذا لقونا لقونا بغير ذلك قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمر وجهه ثم قال والذي

(امام ترمذی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں صلہ بن زفر سونے کا ہے (یعنی نہایت عمدہ راوی ہیں)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا نبی اکرم کے نزدیک کون صحابی زیادہ محبوب تھے۔ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر، میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا حضرت عمر، پوچھا پھر کون؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ حضرت فرماتے ہیں میں نے پوچھا پھر کون زیادہ محبوب تھا اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ عمر کیا ہی اچھے انسان ہیں اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح کیا ہی اچھے آدمی ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل رضی اللہ عنہ سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حالت غصہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھا حضور اکرم نے پوچھا آپ کو غصہ کیوں آیا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور قریش کی عجیب حالت ہے جب باہم ملتے ہیں تو خوشی خوشی ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملاقات کرتے ہیں تو حالت ہی تغیر ہوتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ چہرۂ انور سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ہوگا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تم سے محبت نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف دی، بے شک آدمی کا چچا، باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا شَبَابَةُ نَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ أَوْ مِنْ صِنْوِ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں، اور آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث ابوالزناد سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِي صَدَقَتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الِاثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب پیر کی صبح ہو تو تم بھی میرے پاس آنا اور اپنے صاحبزادوں کو بھی لانا تاکہ میں ایسی دعا مانگوں جو آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے نفع بخش ہو۔ حضرت عباس ہمیں لے کر پیر کی صبح حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چادر اوڑھا کر دعا مانگی "یا اللہ! حضرت عباس اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما، جو ایک گناہ بھی نہ چھوڑے یا اللہ! تو ان کو ان کی اولاد میں معزز

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دکھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن جعفر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو ضعیف کہا ہے۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر سے بہتر نہ کسی نے جوتیاں پہنیں، نہ اونٹنی پر سوار ہوا اور نہ ہی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں باوجود زیادہ علم رکھنے کے صحابہ کرام سے قرآنی آیات کے بارے میں صرف اس لئے پوچھا کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ میں جب حضرت جعفر بن

من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن الآيات من القرآن أنا أعلم بها منه ما أسأله إلا ليطعمني شيئا فكنت إذا سألت جعفر بن أبي طالب لم يجبني حتى يذهب بي إلى منزله فيقول لامرأته يا أسماء أطعمينا فإذا أطعمتنا أجابني وكان جعفر يحب المساكين ويجلس إليهم ويحدثهم ويحدثونه فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكنيه بأبي المساكين هذا حديث غريب وأبو إسحاق المخزومي هو إبراهيم بن الفضل المديني وقد تكلم فيه بعض أهل الحديث من قبل حفظه.

ابی طالب سے پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ مجھے اپنے گھر لے جاتے اور اپنی زوجہ سے فرماتے اے اسماء! ہمیں کھانا کھلاؤ جب وہ ہمیں کھانا کھلا کر فارغ ہوتیں۔ تو حضرت جعفر مجھے جواب دیتے۔ حضرت جعفر مساکین سے محبت رکھتے ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو "ابو المساکین" کی کنیت سے پکارتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو مخزومی سے ابو ابراہیم بن فضل مدنی مراد ہیں، بعض محدثین نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

مناقب أبي محمد الحسن بن علي بن أبي طالب والحسين بن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهما

مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۱۷۰۳- حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود الحفري عن سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن ابن أبي نعم عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة حدثنا سفيان بن وكيع نا جرير وابن فضيل عن يزيد نحوه هذا حديث صحيح حسن وابن أبي نعم هو عبد الرحمن بن أبي نعم البجلي الكوفي.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں سفیان بن وکیع نے بواسطہ جریر اور ابن فضیل، یزید سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ ابن ابی نعم سے مراد عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں

۱۷۰۴- حدثنا سفيان بن وكيع وعبد بن حميد قالا نا خالد بن مخلد نا موسى بن يعقوب الزمعي عن عبد الله بن أبي بكر بن زيد بن المهاجر قال أخبرني مسلم بن أبي سهل النبال قال أخبرني الحسن بن أسامة بن زيد قال أخبرني أبي أسامة بن زيد قال طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک رات کسی کام کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور باہر تشریف لائے آپ کے پاس کچھ لپٹا ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا چیز ہے۔ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو پوچھا آپ نے کیا چیز لپیٹ رکھی ہے۔ آپ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی

الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على شيء لا أدري ما هو فلما فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي أنت مشتمل عليه فكشفه فإذا حسن وحسين على وركيه فقال هذان ابناي وابنا ابنتي اللهم إني أحبهما فأحبهما وأحب من يحبهما هذا حديث حسن غريب۔

رانوں پر ہیں، آپ نے فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور ان سے بھی جو ان سے محبت رکھیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۰۵۔ حدثنا عقبة بن مكرم العمي البصري نا وهب بن جرير بن حازم نا أبي عن محمد بن أبي يعقوب عن عبد الرحمن بن أبي نعم أن رجلا من أهل العراق سأل ابن عمر عن دم البعوض يصيب الثوب فقال ابن عمر انظروا إلى هذا يسأل عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الحسن والحسين هما ريحانتاي من الدنيا هذا حديث صحيح وقد رواه شعبة عن محمد بن أبي يعقوب وقد روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وابن أبي نعم هو عبد الرحمن بن أبي نعم البجلي۔

عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس کی طرف دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) کو شہید کیا۔ اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے دنیا کے پھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے شعبہ نے اسے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

۱۷۰۶۔ حدثنا أبو سعيد الأشج نا أبو خالد الأحمر نا رزين قال حدثتني سلمى قالت دخلت على أم سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني في المنام وعلى رأسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا هذا حديث غريب۔

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی مبارک اور سر انور گرد آلود تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۰۷۔ حدثنا أبو سعيد الأشج نا عقبة بن خالد نا يوسف بن إبراهيم أنه سمع أنس بن مالك يقول سئل رسول الله صلى الله

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حسن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِي ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ۔

اور حسین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ چپٹاتے یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

باب

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا الْأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ راوی فرماتے ہیں بیٹے سے مراد امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔

باب

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ۔

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے انہوں نے لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ گرتے پڑتے آ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھایا اور سامنے بٹھایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے "انما اموالکم واولادکم فتنۃ" (بے شک تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہے) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ وہ گرتے پڑتے آ رہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان کو اٹھایا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اللہ تعالیٰ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

١٧١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

١٧١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ

١٧١٣۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ ثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ ۔

١٧١٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھے امام حسین اولاد میں سے ایک فرزند ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور لایا گیا تو وہ ایک چھڑی سے آپ کی ناک پر مارنے لگا اور کہا میں نے ان جیسا حسن نہیں دیکھا تو پھر ان کا (امام حسن رضی اللہ عنہ کا) ذکر کیوں ہوتا ہے حضرت انس فرماتے ہیں میں نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت علی مرتضٰے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سینہ سے سر تک اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّءُوسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مَنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

عمارہ بن عمیر سے روایت ہے جب عبید اللہ ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لاکر مسجد کے صحن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھے گئے۔ تو ان کے پاس گیا لوگ کہہ رہے تھے آ گیا آ گیا۔ اچانک دیکھا کہ ایک سانپ آیا وہ ان سروں کے درمیان سے نکلتا ہوا ابن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ لوگوں نے پھر کہا آ گیا آ گیا۔ دو یا تین مرتبہ اس نے اس طرح کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۵

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلَتْنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم نے کب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ میں نے کہا اتنی مدت سے میں حضور سے نہیں مل سکا۔ یہ شکر وہ رنجیدہ ہوئیں۔ تو میں نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور تمہارے اور اپنے لئے دعائے مغفرت کراؤں، پس میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چل پڑے میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا میری آہٹ سنکر فرمایا کون ہے؟ حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے، اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے یہ ایک فرشتہ ہے جو آج رات سے پہلے کبھی نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے حاضر ہو کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ.

۱۷۱۷- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے کہا اے لڑکے! تو کتنی اچھی سواری پر سوار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار بھی تو کیا ہی اچھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں زمعہ بن صالح کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

۱۷۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کندھے پر اٹھائے ہوئے دعا مانگ رہے تھے۔ یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناقب اہل بیت

۱۷۲۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب،

به لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي و في الباب عن ابي ذر وابي سعيد وزيد بن ارقم وحذيفة بن اسيد هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وزيد بن الحسن قد روى عنه سعيد بن سليمان وغير واحد من اهل العلم.

١٧٢١۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا محمد بن سليمان الاصبهاني عن يحيى بن عبيد عن عطاء عن عمر بن ابي سلمة ربيب النبي صلى الله عليه وسلم قال نزلت هذه الآية على النبي صلى الله عليه وسلم انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا في بيت ام سلمة فدعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة وحسنا وحسينا فجللهم بكساء وعلي خلف ظهره فجلله بكساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قالت ام سلمة وانا معهم يا رسول الله قال انت على مكانك وانت الى خير وفي الباب عن ام سلمة ومعقل بن يسار وابي الحمراء وانس بن مالك هذا حديث غريب من هذا الوجه.

١٧٢٢۔ حدثنا علي بن المنذر الكوفي نا محمد بن فضيل نا الاعمش عن عطية عن ابي سعيد والاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن زيد بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي احدهما اعظم من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض وعترتي اهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا على

اور میرے گھر والے "اہل بیت" اس باب میں حضرت ابوذر، ابو سعید، زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن ہے زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی دوسرے اہل علم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ پروردۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آیت کریمہ "انما یرید لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا" حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ میں نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر اوڑھائی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپ کے پیچھے تھے۔ انہیں بھی چادر اوڑھائی، پھر دعا مانگی یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گندگی دور کر اور انہیں خوب پاک وصاف بنا دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو اور خیر کی جانب ہو، اس باب میں حضرت ام سلمہ، معقل بن یسار، ابو الحمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی۔ پس دیکھو کہ تم

الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما هذا حديث حسن غريب۔

۱۷۲۳۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن كثير النواء عن ابي ادريس عن المسيب بن نجبة قال قال علي بن ابي طالب قال النبي صلى الله عليه وسلم ان كل نبي اعطي سبعة نجباء رفقاء او قال رقباء واعطيت انا اربعة عشر قلنا من هم قال انا وابناي وجعفر وحمزة وابو بكر وعمر ومصعب بن عمير وبلال وسلمان وعمار والمقداد وحذيفة وعبد الله ابن مسعود هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن علي موقوفا۔

۱۷۲۴۔ حدثنا ابو داود سليمان بن الاشعث نا يحيى بن معين نا هشام بن يوسف عن عبد الله بن سليمان النوفلي عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم من نعمه واحبوني بحب الله واحبوا اهل بيتي بحبي هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من هذا الوجه۔

میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات نجیب و رفیق یا فرمایا رقیب عطا کئے گئے اور مجھے چودہ دیئے گئے۔ مسیب بن نجبہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب محبت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وابي بن كعب وابي عبيدة بن الجراح

۱۷۲۵۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا حميد بن عبد الرحمن عن داود العطار عن معمر عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم امتي بامتي ابو بكر واشدهم في امر الله عمر واصدقهم

مناقب حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، احکام الٰہی میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اور شرم و حیا میں سب سے زیادہ سچے حضرت

حیاءً عثمان بن عفان واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضهم زید بن ثابت واقرؤهم ابی بن کعب ولکل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث قتادة الا من هذا الوجه وقد رواه ابو قلابة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه۔

١٧٢٦۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب بن عبد المجید الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بن کعب ان الله امرنی ان اقرأ علیك لم یکن الذین کفروا قال وسمانی قال نعم فبکی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم۔

١٧٢٧۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال جمع القرآن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة کلهم من الانصار ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قال قلت لانس من ابو زید قال احد عمومتی هذا حدیث حسن صحیح۔

١٧٢٨۔ حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم الرجل ابو بکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدة بن الجراح نعم الرجل اسید بن حضیر نعم الرجل ثابت بن قیس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل

عثمان بن عفان، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل، علم فرائض کے سب سے زیادہ عالم زید بن ثابت اور سب سے اچھے قاری حضرت ابی بن کعب ہیں رضی اللہ عنہم، ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح ہیں یہ حدیث غریب ہے حضرت قتادہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابو قلابہ نے بواسطہ حضرت انس نبی کریم سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں "لم یکن الذین کفروا" پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا حضور! اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابی بن کعب نے (یہ سنکر) رو پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چار صحابہ کرام نے قرآن پاک جمع کیا یہ چاروں انصاری تھے۔ حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کون سے ابو زید؟ انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ بن جراح، اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح (یہ سب) کیا ہی اچھے انسان ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل سے

مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ۔

جانتے ہیں۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِيْنَكَ قَالَ فَإِنِّيْ سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُوْ إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب، نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے آپ نے فرمایا عنقریب میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے لوگ اس کی طمع (خواہش) کرنے لگے پھر آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا راوی فرماتے ہیں ابو اسحٰق صلہ بن زفر سے یہ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے ہیں میں نے ان سے یہ حدیث ساٹھ سال سے سن رکھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ رَبِيْعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ تَشْتَاقُ إِلٰى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، حضرت علی، حضرت عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو۔

مرحبا بالطيب المطيب هذا حديث حسن صحيح۔

پاک اور پاک کیے گئے کا آنا مبارک ہو، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۲۔ حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا عبيد الله بن موسى عن عبد العزيز بن سياه عن حبيب بن أبي ثابت عن عطاء بن يسار عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خير عمار بين أمرين إلا اختار أشدهما هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث عبد العزيز بن سياه وهو شيخ كوفي وقد روى عنه الناس وله ابن يقال له يزيد بن عبد العزيز ثقة روى عنه يحيى بن آدم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمار بن یاسر کو جب بھی دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا انہوں نے زیادہ صحیح کو اختیار کیا، یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ کوفی شیخ ہیں۔ لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے ایک بیٹے ہیں جن کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے وہ ثقہ ہیں یحیی بن آدم ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۳۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن مولى لربعي عن ربعي بن حراش عن حذيفة قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني لا أدري ما قدر بقائي فيكم فاقتدوا باللذين من بعدي وأشار إلى أبي بكر وعمر واهتدوا بهدي عمار وما حدثكم ابن مسعود فصدقوه هذا حديث حسن وروى إبراهيم بن سعد هذا الحديث عن سفيان الثوري عن عبد الملك بن عمير عن هلال مولى ربعي عن ربعي عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روى سالم المرادي الكوفي عن عمرو بن هرم عن ربعي بن حراش عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے پاس کتنی مدت رہوں گا۔ میرے بعد والوں کی پیروی کرنا۔ آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔ (نیز فرمایا) حضرت عمار بن یاسر کے طریقہ پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود جو کچھ بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد نے اسے بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولی ربعی اور ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ سالم مرادی کوفی نے بواسطہ عمرو بن ہرم اور ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۷۳۴۔ حدثنا أبو مصعب المديني نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار! خوشخبری ہو تمہیں باغی جماعت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي الْيَسَرِ وَحُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

مَنَاقِبُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ هُوَ أَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفٰى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَمْشِيْ فِي الْأَرْضِ بِزُهْدِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُوْ مُحَيَّاةَ يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

قتل کرے گی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو، ابوالیسر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے غریب ہے۔

مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے اس کو اٹھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والے اور پورا کرنے والا اور پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اٹھایا۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رشک کرنے والے کی طرح عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان کی یوں تعریف کرتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم بھی ان کی تعریف کرو۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا حضرت ابوذر زمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد سے چلتے ہیں۔

مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام کے بھتیجے عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِيَّ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلَّهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللَّهَ اللَّهَ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللَّهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللَّهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ رَوَى شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ۔

۲۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ

کو شہید کرنے کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آئے؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں حضرت عثمان نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو مجھ سے ہٹائیں آپ کا (اس وقت) باہر جانا میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا لوگو! جاہلیت کے دور میں میرا فلاں نام تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ اور میرے بارے میں قرآن پاک کی کئی آیات نازل ہوئیں "وشہد شاہد" اور "قل کفی باللہ" میرے بارے میں نازل ہوئیں۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو ابھی تک (تم سے) میان میں ہے۔ فرشتے اس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ لہٰذا اس شخص کو شہید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اگر تم انہیں شہید کرو گے تو تم فرشتوں کو ہٹا دو گے اور اللہ تعالیٰ کی تلوار کو میان سے باہر لے آؤ گے جو ابھی تک میان میں ہے پھر وہ قیامت تک میان میں نہیں جائے گی محاصرین نے کہا اس یہودی کو بھی قتل کر دو اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کو بھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے عبدالملک بن عمیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعیب بن صفوان نے اسے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا اور کہا بواسطہ عمر بن محمد بن سلام بواسطہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سے مروی ہے)

حضرت یزید بن عمیرہ سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو کہا گیا ابو عبدالرحمٰن! ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا مجھے بٹھا دو۔ پھر فرمایا علم اور ایمان اپنی جگہ پر ہے جو انہیں تلاش کرے گا پالے گا۔ یہ بات تین مرتبہ فرمائی

مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

پھر فرمایا چار آدمیوں کے پاس علم ڈھونڈو عویمر ابو درداء سلمان فارسی، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لائے۔ (رضی اللہ عنہم) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ اَصْحَابِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِئٍ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ الَّذِي رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ اسْمُهُ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ اَخِي اَبِي الْاَحْوَصِ صَاحِبِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے صحابہ کرام حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرنا۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یحییٰ بن سلمہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو زعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ ابو زعراء جن سے شعبہ، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے وہ ابو الاحوص کے بھتیجے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نُرٰى

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ یہ حدیث

مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمیں وہ شخص بتائیں جو ہدایت اور حسن سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں اور حدیثیں سنیں انہوں نے فرمایا ہدایت، طور طریقہ اور سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ گھر تشریف لے جاتے اور ہم سے مخفی ہو جاتے (یعنی ظاہری کیفیت تو یہی تھی باطن خدا جانے) صحابہ کرام میں سے زیادہ حضرات جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ان لوگوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مقرب ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا صَاعِدٌ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بلا مشورہ کسی کو امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ اس حدیث کو ہم بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم سے قرآن حاصل کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧٢٥۔ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْإِنْجِيلُ وَالْقُرْآنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ نُسِبَ إِلَى جَدِّهِ۔

حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ مجھے اچھا ہمنشیں عطا فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس عطا فرمائی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہمنشیں کا سوال کیا تھا سو مجھے آپ مل گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں طلب علم کے لئے آیا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ نے پوچھا کیا تمہارے پاس سعد بن مالک نہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان طہارت اور نعلین پاک اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں۔ رسول اللہ کے رازدار حضرت حذیفہ نہیں ہیں حضرت عمار جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی اور دو کتابوں والے سلمان جیسے لوگ نہیں ہیں۔ قتادہ فرماتے ہیں دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ خیثمہ، عبدالرحمن بن ابی سبرہ کے فرزند ہیں اور دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

١٧٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذِّبْتُمْ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَاقْرَءُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى يَقُولُونَ هَذَا عَنْ أَبِي

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اپنا خلیفہ مقرر فرماتے تو کیا اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کرتا پھر تم اسکی نافرمانی کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے لیکن جو کچھ حذیفہ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو اور حضرت عبداللہ جو کچھ پڑھائیں اسے پڑھو عبداللہ بن عبدالرحمن راوی فرماتے ہیں میں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ حدیث ابووائل سے مروی

قَائِلٍ قَالَ لَا مِنْ تِلْقَاءِ أَخَوَاتٍ إِنْ شَاءَ اللهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

١٧٢٧۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ الْآفٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ الْآفٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللهِ مَا سَبَقَنِي إِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيْكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

١٧٢٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

١٧٢٩۔ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ

ہے انہوں نے کہا نہیں بلکہ ماؤں سے، انشاء اللہ۔ یہ حدیث یعنی روایت غریب حسن ہے۔

مناقب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

حضرت اسلم سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وظیفہ تین ہزار مقرر فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا آپ نے حضرت اسامہ کو مجھ پر کیوں فضیلت دی ہے وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "ادعوهم لآبائهم" الخ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت جبلہ بن حارثہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں اگر تمہارے ساتھ جائیں تو میں منع نہیں کروں گا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں

قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا، قَالَ فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الرُّومِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ.

۱۷۵۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

مَنَاقِبُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۷۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ

دوں گا۔ جبلہ فرماتے ہیں میں نے اپنی رائے سے بھائی کی رائے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ ابن الرومی، علی بن مسہر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا، لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا اگر تم نے آج ان کی سرداری پر اعتراض کیا ہے تو اس سے پہلے تم ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو، اللہ کی قسم! وہ امارت کا اہل تھا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا، اور ان کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر اور عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض میں شدت آگئی تو میں بھی اور دوسرے لوگ مدینہ طیبہ اترے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خاموش ہو چکے تھے اس لئے گفتگو نہ فرمائی، لیکن اپنے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھ دیتے اور پھر اٹھاتے میں سمجھ گیا کہ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

بْنُ مُوسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا آپ چھوڑ دیں میں صاف کرتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! ان سے محبت کرو کیونکہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

١٧٥٣ ۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَا يَا أُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لَكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور عباس تشریف لائے انہوں نے کہا اسامہ! ہمارے لئے رسول اکرم سے اندر آنے کی اجازت مانگو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا میں جانتا ہوں انہیں آنے دو چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم یہ بات پوچھنے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا۔ انہوں نے عرض کیا ہم محض گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے حضور اکرم نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے بھی انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہیں۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب۔ حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو آخر میں رکھا آپ نے فرمایا وہ آپ سے ہجرت میں سابق ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

١٧٥٤ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ نَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں جب سے اسلام لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے

مِنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مسکراتے ہوئے دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنِيْ زَائِدَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی وقت نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہنستے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاٰى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اَبُوْ جَهْضَمٍ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاسْمُهُ مُوْسٰى بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابوجہضم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ وَقَدْ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ مجھے علم و حکمت عطا فرمائے۔ یہ حدیث حسن اس طریق یعنی عطاء کی روایت سے غریب ہے۔ عکرمہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِيْ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا یا اللہ انہیں حکمت سکھا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا بِيَدِيْ قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِيْرُ بِهَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے جب اس سے جنت کے کسی حصے کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جاتا ہے میں نے یہ واقعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا حضرت حفصہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تیرا بھائی نیک شخص ہے، یا فرمایا حضرت عبداللہ صالح مرد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اَرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ دیکھا تو فرمایا اے عائشہ! میرا خیال ہے حضرت اسماء کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے، تم اس وقت تک نام نہ رکھنا جب تک میں نہ رکھوں چنانچہ آپ نے اس بچے کا نام حضرت عبداللہ رکھا اور تحنیک کی (کھجور چبا کر تبرکاً ان کے تالو میں لگائی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ نے آواز سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ انیس ہے حضرت انس فرماتے ہیں پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں۔ ان میں سے دو کو تو میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انس بن مالک آپ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ ان کے مال، اولاد اور جو کچھ ان کو عطا فرمائے اس میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَنَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرٍ وَأَبُو نَصْرٍ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوَى عَنْ أَنَسٍ أَحَادِيثَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت بقلہ رکھی تھی اور مجھے یہ پسند تھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو نصر سے خیثمہ بن ابی خیثمہ بصری مراد ہیں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مَيْمُونٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّي فَإِنَّكَ لَنْ تَأْخُذَ عَنْ أَحَدٍ أَوْثَقَ مِنِّي إِنِّي أَخَذْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيلَ وَأَخَذَهُ جِبْرِيلُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ثابت بنانی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے ثابت! مجھ سے (علم) لے لو کیونکہ مجھ سے زیادہ معتبر سے نہیں لے سکو گے میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا، آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اور انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے لیا ہے۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَعْقُوبَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيلَ هٰذَا حَدِيثٌ

ابو کریب نے بواسطہ زید بن حباب، میمون ابی عبد اللہ اور ثابت، حضرت (انس) بن مالک رضی اللہ عنہ سے یعقوب کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی، لیکن یہ مذکور نہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے لیا۔ یہ حدیث

غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.

غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

١٧٦٦ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے "اے دو کانوں والے!" کہہ کر پکارتے ابو اسامہ کہتے حضور مزاحاً یوں فرماتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

١٧٦٧ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ أَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَوٰى عَنْهُ.

ابو خلدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا حضرت انس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے؟ ابو العالیہ نے کہا انہوں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور حضور نے دعا فرمائی۔ حضرت انس کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا۔ اور اس میں گل ریحان کا ایک پودا تھا جس سے مشک کی بو آتی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت بھی کی۔

مَنَاقِبُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

١٧٦٨ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے جو کچھ سنتا ہوں یاد نہیں رہتا۔ آپ نے فرمایا چادر بچھاؤ۔ میں نے چادر بچھائی اور آپ نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا۔ پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث سنیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہ بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

١٧٦٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

بن اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِيْ عِنْدَهُ ثُمَّ اَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِيْ فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَهُ حَدِيْثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْتَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِيْثِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ اَوْ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهُ كَانَ مِسْكِيْنًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُيُوْتَاتٍ وَغِنًى وَكُنَّا نَاْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ لَا نَشُكُّ اِلَّا اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا نَجِدُ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ

سے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اپنا کپڑا بچھایا حضور اکرم نے اس کو لے کر میرے دل پر اکٹھا کر دیا اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابوہریرہ! آپ ہم میں سے تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے اور سب سے زیادہ حدیثیں یاد رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت مالک بن ابی عامر سے روایت ہے ایک شخص حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو محمد! بتائیے تم میں سے کوئی اس یمنی یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننے والا ہے۔ ہم ان سے وہ باتیں سنتے ہیں جو تم سے نہیں سنتے۔ یا وہ حضور کی طرف سے وہ باتیں کہتے ہیں جو تم نہیں کہتے۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ کیونکہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ نہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے ان کا ہاتھ رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ اور ہم گھر بار والے اور مالدار تھے اس لیے ہم رسول اکرم کی خدمت میں صبح و شام حاضر ہوتے تھے۔ یقیناً انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی اتنی ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی بھلے کو ایسا نہیں پاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ بات کہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن بکیر وغیرہ نے اسے

حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ بْنِ ابْنَةِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبُو خَلْدَةَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تم کس خاندان سے ہو، میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ قبیلہ دوس میں کوئی صاحب خیر بھی ہے۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا الْمُهَاجِرُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِي خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ هٰذَا أَوْ فِي هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں برکت کی دعا کیجئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا فرمایا اور دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو۔ اور جب اس کو لینا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر لیا کرو اور ان کو بکھیرا نہ کرو۔ پس میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجوریں اللہ کے راستے میں خرچ کیں ہم خود اس سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے (پھر بھی) وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ بھی ٹوٹ گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيتَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَا تَفْرَقُ مِنِّي قُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ أَرْعَى غَنَمَ أَهْلِي وَكَانَتْ

حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے پوچھا آپ کی کنیت "ابوہریرہ" کیسے پڑی؟ انہوں نے فرمایا تم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، اللہ کی قسم یقیناً آپ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی

فِيْ هِرَّةٍ صَغِيرَةٍ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِيْ شَجَرَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِيْ أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيْهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ إِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ۔

تھی میں اسے رات کو ایک درخت پر رکھ دیتا جب دن ہوتا تو اسے ساتھ لے جاتا اور اس کے ساتھ کھیلتا اس لیے لوگوں نے مجھے ابوہریرہ کی کنیت سے پکارنا شروع کر دیا، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث نہیں حضرت عبداللہ بن عمرو لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا أَبُوْ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اهْدِ بِهِ۔

مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی یا اللہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوادریس خولانی سے روایت ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص بن عمیر بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عمیر کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اس پر عمیر نے کہا حضرت معاویہ کا ذکر خیر سے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا اللہ! ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ

مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت

مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

١٧٧٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٧٨٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُولُ مَنْ هٰذَا فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ سَمَاعًا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ مضبوط مسلمان اور مومن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے بواسطہ ابن لہیعہ مشرح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمرو بن عاص، قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم نافع بن عمر جمحی کی روایت سے پہچانتے ہیں، نافع ثقہ ہیں اور ان کی سند متصل نہیں۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا۔

مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام پر اترے لوگ وہاں سے گزرنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے ابوہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ کتنا اچھا ہے پھر پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے، فرماتے اللہ کا یہ بندہ کتنا برا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا کتنا اچھا بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے، ہمیں حضرت ابوہریرہ سے زید بن اسلم کا سماع معلوم نہیں، یہ حدیث مرسل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرُمَيْثَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر متعجب ہوتے ہو حالانکہ حضرت سعد بن معاذ کے جنتی رومال اس سے بھی اچھے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ان کے لئے رحمٰن کا عرش بھی متحرک ہوا۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر، ابو سعید اور رمیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کس قدر ہلکا جنازہ ہے اور یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کہ آپ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا فرشتے ان کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَعْنِي مِمَّا يَلِي

مناقب حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اس حیثیت سے تھے جس طرح کسی امیر کا سپاہی ہوتا ہے۔ انصاری (راوی) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امور میں وہ سپاہی کی طرح تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی

مِنْ آخِرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْأَنْصَارِيِّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا الْأَنْصَارِيُّ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ قَوْلَ الْأَنْصَارِيِّ۔

روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ نے انصاری سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خچر یا گھوڑے پر سوار نہیں (بلکہ پیدل) تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى لَيْلَةِ الْبَعِيْرِ مَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيْرَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيْرَ اسْتَغْفَرَ لِيْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَكَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ أَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعُوْلُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَرُّ جَابِرًا وَيَرْحَمُهٗ بِسَبَبِ ذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ البعیر میں میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور لیلۃ البعیر کا مطلب جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے یہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ حضور پر فروخت کیا لیکن مدینہ تک سواری کی شرط لگائی۔ تو مطلب یہ ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں جس رات میں نے آپ پر اونٹ بیچا اس رات آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے اپنے پیچھے کئی بیٹیاں چھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کی نگرانی فرماتے اور ان کے اخراجات برداشت کرتے اس لئے نبی اکرم ان کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے اور ان کے لئے دعائے رحمت فرماتے۔ ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن الاعمش عن ابي وائل عن خباب قال هاجرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نبتغي وجه الله فوقع اجرنا على الله فمنا من مات لم يأكل من اجره شيئا ومنا من اينعت له ثمرته فهو يهدبها وان مصعب بن عمير مات ولم يترك الا ثوبا كانوا اذا غطوا به راسه خرجت رجلاه واذا غطوا به رجليه خرج راسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غطوا راسه واجعلوا على رجليه الاذخر هذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا ابن ادريس عن الاعمش عن ابي وائل عن خباب بن الارت نحوه۔

مناقب البراء بن مالك رضي الله عنه

۱۷۸۸۔ حدثنا عبد الله بن ابي زياد نا سيار نا جعفر بن سليمان نا ثابت وعلي بن زيد عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كم من اشعث اغبر ذي طمرين لا يؤبه له لو اقسم على الله لابره منهم البراء بن مالك هذا حديث حسن غريب۔

مناقب ابي موسى الاشعري رضي الله عنه

۱۷۸۹۔ حدثنا موسى بن عبد الرحمن الكندي نا ابو يحيى الحماني عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يا ابا موسى لقد اعطيت مزمارا

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے رضائے الٰہی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوا۔ ہم میں سے بعض اپنے اجر میں کچھ پائے بغیر انتقال کر گئے اور بعض کے لئے پھل پک گئے اور وہ توڑ رہے ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے صرف ایک کپڑا چھوڑا اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تو سر کی طرف کھسک جاتا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانک دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن ادریس، اعمش اور ابو وائل، حضرت خباب بن ارت سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جنہیں لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ابو موسیٰ! تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے خوش آوازی عطا کی گئی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، حضرت ابو ہریرہ اور

مِنْ مَنَاقِبِ آلِ دَاوُدَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں ۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ أَبُوْ حَازِمٍ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ الْأَعْرَجُ الزَّاهِدُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اٹھا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے تو پڑھتے "اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ فاغفر للانصار والمہاجرہ" یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ" الخ یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے انصار و مہاجرین کو عزت بخش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهُ

فضائل صحابہ کرام

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِيْ قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوْسَى وَقَدْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ کو دیکھا یحییٰ بن حبیب کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے مجھ سے فرمایا تم نے

تَأَيْتَ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِي مُوْسٰى وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُوا اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيِّ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ مُوْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

پھر دیکھا، اور ہم سب اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی۔

١٧٩٣ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ (سب سے) بہتر لوگ ہیں۔ پھر ان سے ملے ہوئے اور پھر ان سے متصل۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے بڑھ جائیں گی اور ان کی قسمیں گواہیوں سے آگے بڑھ جائیں گی۔ اس باب میں حضرت عمر، عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

شرکائے بیعت رضوان کی فضیلت

١٧٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فِي مَنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحابہ کرام کو سب وشتم کرنے والے کی مذمت۔

١٧٩٥ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کو گالی نہ دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کرام کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسین بن علی نے بواسطہ ابو معاویہ، اعمش اور ابو صالح، حضرت ابو سعید

قَوْلُهُ نَصِيفَهُ يَعْنِي نِصْفَ مُدٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَمَنْ آذَى اللهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے بعد انہیں اپنی کلام کا نشانہ نہ بنانا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری خاطر ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا جس نے انہیں اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی۔ اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی (ناراض کیا) اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا۔[1] (نہیں جائے گا) یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوگا آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی کسی علاقہ زمین میں انتقال کر جائے وہ قیامت

[1] یہ منافق (جد بن قیس) اونٹنی کے پیچھے چھپ کر لوگوں سے چھپا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا (کتب سیرت) مترجم۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِيْ طَيْبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَّهٰذَا أَصَحُّ۔

کے دن ان لوگوں کا قائد اور روشنی بنا کر اٹھایا جائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور بواسطہ عبداللہ بن مسلم، ابو طیبہ اور ابن بریدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مروی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

٨٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے عبیداللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

فضیلت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا

٨٠١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ فِيْ أَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا پھر میں انہیں اجازت نہیں دیتا پھر میں انہیں اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ علی بن ابی طالب میری صاحبزادی کو طلاق دے کر ان کی لڑکی سے نکاح کریں۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اس کی تکلیف میری تکلیف ہے اور اسے اذیت دینے والی چیز سے مجھے اذیت ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٠٢۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں یعنی اہل بیت میں سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق

حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا وَيُنْصِبُنِيْ مَا اَنْصَبَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا قَالَ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيْعًا وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصُبَيْحٌ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَبِي الْحَمْرَاءِ۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ

سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں مجھے وہ بات تکلیف دیتی ہے جو اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو اور جو بات اسے دکھ پہنچائے میرے لئے بھی پریشان کن ہے۔ ایوب نے بواسطہ ابن ابی ملیکہ حضرت ابن زبیر سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے راوی بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہو سکتا ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو عمرو بن دینار نے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے حدیث لیث کی طرح روایت کیا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا جن سے تم لڑو گے میں بھی اس سے لڑوں گا اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری بھی صلح۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صبیح مولیٰ ام سلمہ معروف نہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن، امام حسین، علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر فرمایا یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں ان سے ناپاکی دور رکھ اور انہیں خوب ستھرا کر دے۔ حضرت ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا تم بہتری پر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مروی روایات میں بہترین روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انس، عمر بن ابی سلمہ اور ابوالحمراء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

بنُ عُمَرَ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِي قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَائِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ حِيْنَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلَى ذٰلِكَ قَالَتْ إِنِّي إِذًا لَبَذِرَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوْقًا بِهِ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ۔

١٨٠٧۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ

ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے بڑھ کر کسی کو عادات احسن سیرت اور رفتار میں نشست و برخاست میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا۔ ام المومنین فرماتی ہیں جب حضرت خاتون جنت تشریف لاتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے انہیں چومتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، حضور کو چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو حضرت فاطمہ حاضر ہوئیں آپ پر جھک گئیں، آپ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھایا اور رو پڑیں، دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں۔ میں نے (دل میں) کہا میں تو حضرت فاطمہ کو عورتوں میں سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی لیکن آج معلوم ہوا کہ یہ بھی عام عورتوں کی طرح ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا بتاؤ تو سہی کہ جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور پھر سر اٹھایا تو رو رہی تھیں، پھر دوبارہ جھک کر سر اٹھایا تو ہنس پڑیں۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ خاتون جنت نے فرمایا کہ میں اب راز فاش کرنے والی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اس مرض سے میرا وصال ہوگا تو میں رو پڑی پھر بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی یہ سن کر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا۔ ام المومنین نے فرمایا فاطمہ۔ عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے شوہر، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے

صَوَّامًا قَوَّامًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۱۸۰۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَقُوْلِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ النَّاسَ يُهْدُوْنَ إِلَيْهِ أَيْنَمَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ أَيْنَمَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

۱۸۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

لے بہت کھڑے ہونے والے تھے۔

فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جس دن میری باری ہوتی لوگ اہتمام سے اپنے تحائف بھیجتے۔ ایک مرتبہ میری سوکنیں حضرت ام سلمہ کے گھر جمع ہوئیں اور کہا ام سلمہ! حضرت عائشہ کے باری پر لوگ خاص طور پر تحائف بھیجتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح بھلائی چاہتی ہیں جس طرح حضرت عائشہ چاہتی ہیں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں کو ہدایت فرمائیں کہ جہاں کہیں ہوں وہاں ہی تحائف بھیجا کریں۔ حضرت ام سلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا پھر جب ادھر دیکھا تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ! میری سہیلیاں کہتی ہیں لوگ تحائف بھیجنے کے لئے حضرت عائشہ کی باری کے منتظر رہتے ہیں لہٰذا آپ لوگوں سے فرما دیں کہ آپ جہاں بھی ہوں وہیں تحائف بھیجا کریں۔ جب تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ پہنچاؤ کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی دوسری کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ محدثین نے یہ حدیث بواسطہ حماد بن زید، ہشام بن عروہ اور عروہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بواسطہ ہشام بن عروہ، عوف بن حارث اور رمیثہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کا کچھ حصہ مروی ہے۔ ہشام بن عروہ سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حدیث حماد بن زید کی مثل نقل کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عن عبد الله بن عمرو بن علقمة المكي عن ابن أبي حسين عن ابن أبي مليكة عن عائشة أن جبريل جاء بصورتها في خرقة حرير خضراء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن هذه زوجتك في الدنيا والآخرة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن عمرو بن علقمة وقد روى عبد الرحمن بن مهدي هذا الحديث عن عبد الله بن عمرو بن علقمة بهذا الإسناد مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وقد روى أبو أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا۔

فرماتی ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن علقمہ سے سند ذکر کرنے کے ساتھ مرسل روایت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ ابو اسامہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ روایت کیا۔

۱۸۱۰۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبريل وهو يقرأ عليك السلام قالت قلت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا نرى هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں، فرماتی ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔ یا رسول اللہ! آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۱۔ حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك نا زكريا عن الشعبي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إن جبريل يقرئك السلام فقلت وعليه السلام ورحمة الله هذا حديث صحيح۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۲۔ حدثنا حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا خالد بن سلمة المخزومي عن أبي بردة عن أبي موسى قال ما أشكل علينا أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب بھی ہم صحابہ کرام کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آئی ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھتے تو ان

حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کے پاس اس کے متعلق علم پا لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٨١٣۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

١٨١٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَبُنْدَارٌ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ذات السلاسل کے لشکر کا سردار مقرر فرمایا فرماتے ہیں میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا عائشہ عرض کیا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨١٥۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ سے پوچھا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد سے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اسماعیل، قیس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

١٨١٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي مُوْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ أَبُوْ طُوَالَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی ثرید کو باقی کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر سے مراد ابوطوالہ انصاری مدنی ہیں اور

الانصاری مدینی وھو ثقۃ۔

۱۸۱۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن عمرو بن غالب ان رجلا نال من عائشۃ عند عمار بن یاسر فقال اغرب مقبوحا منبوحا اتؤذی حبیبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۱۸۔ حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مھدی نا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن عبد اللہ بن زیاد الاسدی قال سمعت عمار بن یاسر یقول ھی زوجتہ فی الدنیا والآخرۃ یعنی عائشۃ ھذا حدیث حسن صحیح۔

۱۸۱۹۔ حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی نا المعتمر بن سلیمان عن حمید عن انس قال قیل یا رسول اللہ من احب الناس الیک قال عائشۃ قیل من الرجال قال ابوھا ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ۔

فضل خدیجۃ رضی اللہ عنھا۔

۱۸۲۰۔ حدثنا ابو ھشام الرفاعی نا حفص بن غیاث عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت ما غرت علی احد من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما غرت علی خدیجۃ وما بی ان اکون ادرکتھا وما ذلک الا لکثرۃ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھا وان کان لیذبح الشاۃ فیتتبع بھا صدائق خدیجۃ فیھدیھا لھن ھذا حدیث حسن صحیح غریب۔

۱۸۲۱۔ حدثنا الحسین بن حریث نا

وہ ثقہ ہیں۔

عمرو بن غالب سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے ناشائستہ الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا بدبخت مردود۔ دور ہو، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا رسول اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے والد ماجد۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا اس رشک کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں کثرت سے یاد کرنا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

نا الفضل بن موسٰی عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت ما حسدت امرأۃ ما حسدت خدیجۃ وما تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بعد ما ماتت و ذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرھا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب ھذا حدیث حسن صحیح۔

فرماتی ہیں مجھے جس قدر رشک حضرت خدیجہ پر آتا اتنا کسی دوسری عورت پر نہیں آتا حالانکہ ان کے وصال کے بعد حضور نے مجھ سے نکاح کیا یہ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دی جو کھوکھلے زبرجد کا ہوگا اور وہاں شور شغب اور رنج و ملال نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۲۔ حدثنا ھارون بن اسحٰق الھمدانی نا عبدۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن جعفر قال سمعت علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائھا خدیجۃ بنت خویلد وخیر نسائھا مریم بنت عمران وفی الباب عن انس وابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ (اپنے دور میں) حضرت خدیجہ بنت خویلد سب سے اچھی عورت ہیں اور حضرت مریم بنت عمران (اپنے دور کی) عورتوں میں سب سے اچھی ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۳۔ حدثنا ابو بکر بن زنجویہ نا عبد الرزاق نا معمر عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران و خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد و آسیۃ امرأۃ فرعون ھذا حدیث صحیح۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جہان کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ (کی فضیلت جاننا کافی ہے) یہ حدیث صحیح ہے۔

فی فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے فضائل

۱۸۲۴۔ حدثنا العباس العنبری نا یحیٰی بن کثیر العنبری ابو غسان نا سلم بن جعفر و کان ثقۃ عن الحکم بن ابان عن عکرمۃ قال قیل لابن عباس بعد صلوۃ الصبح ماتت فلانۃ لبعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسجد فقیل لہ اتسجد ھذہ الساعۃ فقال

حضرت عکرمہ سے روایت ہے صبح کی نماز کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ تو آپ نے سجدہ کیا پوچھا گیا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جب کوئی

اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اٹھ جانے سے بڑھ کر کونسی نشانی ہو گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيُّ نَا كِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّيْ وَزَوْجِيْ مُحَمَّدٌ وَأَبِيْ هَارُوْنُ وَعَمِّيْ مُوْسٰى وَكَانَ الَّذِيْ بَلَغَهَا أَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ أَكْرَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوْا نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَاشِمٍ الْكُوْفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَالِكَ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا تم نے یہ نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو میرے شوہر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون اور چچا حضرت موسیٰ ہیں (علیہما السلام) حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان سے زیادہ معزز ہیں ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور چچا زادیں ہیں اس باب میں حضرت انس سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ہاشم کوفی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسکی سند کچھ خاص نہیں۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، وہ رو رہی تھیں آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا حفصہ! اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

١٨٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور سرگوشی کی وہ رو پڑیں۔ پھر کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ عنقریب آپ کا وصال ہوگا اس پر میں رو پڑی پھر فرمایا مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہو۔ یہ سن کر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

١٨٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارے ساتھی کا وصال ہو تو اسے چھوڑ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد عروہ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

١٨٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُولَانِ وَاللّٰهِ مَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرف صاف دل نکلوں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا آپ نے اسے تقسیم فرمایا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا میں نے سنتے ہی یہ بات مشہور

أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجْهَ اللَّهِ وَلَا الدَّارَ الْآخِرَةَ فَثَبَتُّ حِينَ سَمِعْتُهَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِي عَنْكَ فَقَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ زِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ رَجُلٌ۔

۱۸۳۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

فَضْلُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقَرَأَ فِيهَا إِنَّ ذَاتَ الدِّينِ عِنْدَ اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُودِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوسِيَّةُ مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

کردی پھر میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ کا چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس سند میں ایک شخص (راوی) کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبداللہ بن محمد، عبیداللہ بن موسیٰ (اور حسین بن محمد) اسرائیل، سدی، ولید بن ابی ہشام اور زید بن زائدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے اس طریق کے علاوہ بھی کچھ مرفوعاً روایت کیا ہے

فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں پھر آپ نے پڑھا لم یکن الذین کفروا اور اس میں یہ پڑھا ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ الخ نیز یہ بھی پڑھا لو ان لابن آدم الخ۔ اگر انسان کے لئے مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری ڈھونڈے اگر دوسری ہو تو تیسری تلاش کرے ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے بواسطہ والد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم نے حضرت ابی بن کعب

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ.

سے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

فَضْلُ الْقُرَيْشِ وَالْأَنْصَارِ

انصار وقریش کی فضیلت

۱۸۳۲ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا حضور نے انصار کے بارے میں فرمایا ان سے مومن ہی محبت رکھتا ہے اور منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھے وہ اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عدی بن ثابت سے پوچھا کیا آپ نے حضرت براء سے سنا فرمایا انہوں نے مجھ ہی سے تو بیان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصار کو جمع کیا پھر فرمایا قریب آؤ کیا تم میں کوئی اور شخص بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اور تو کوئی نہیں البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے۔ آپ نے فرمایا قوم کا بھانجا ان میں ہی ہوتا ہے پھر فرمایا قریش نے دور جاہلیت اور مصیبت سے ابھی ابھی چھٹکارا پایا میں چاہتا ہوں کہ ان کے گذشتہ کی تلافی کروں اور ان کی تالیف قلوب کروں کیا تم راضی نہیں کہ لوگ

اَنْ اَجْمَعَهُمْ وَاَنْتُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّيْ اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِي الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيْ ذَرَارِيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ

دنیا لے کر جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو یوم حرہ میں شہید ہونے والے ان کے خاندان اور چچازاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: "یااللہ انصار، ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے" یہ حدیث حسن صحیح ہے قتادہ نے بواسطہ نضر بن انس، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اپنی قوم کو کہو میری معلومات کے مطابق یہ لوگ پاکدامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میرا خاص دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بروں کو معاف کردو اور نیکوکاروں سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میرا ... ہیں لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور یہ کم ہوں گے۔ پس ان میں سے نیکوکار سے قبول کرو اور برے سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ نَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید نے بواسطہ یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد اور صالح بن کیسان، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! تو نے پہلے والے قریش کو رنج والم چکھایا اب بعد والے قریش کو عطیات کا مزہ چکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ۔

عبدالوہاب وراق نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اموی، اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا [illegible]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نا إسحاق بن منصور عن جعفر الأحمر عن عطاء بن السائب عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار ولأبناء أبناء الأنصار ولنساء الأنصار هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ انصار کو، ان کے بیٹوں، بیٹیوں کے بیٹوں اور ان کی عورتوں کو بخشش دے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

* * *

باب ۹۹۵ ما جاء في أي دور الأنصار خير

انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے۔

۱۸۳۴۔ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد الأنصاري أنه سمع أنس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بخير دور الأنصار أو بخير الأنصار قالوا بلى يا رسول الله قال بنو النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الأشهل ثم الذين يلونهم بنو الحارث بن الخزرج ثم الذين يلونهم بنو ساعدة ثم قال بيده فقبض أصابعه ثم بسطهن كالرامي بيديه قال وفي دور الأنصار كلها خير هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن أنس عن أبي أسيد الساعدي عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھر یا فرمایا بہترین انصار کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا بنو نجار پھر ان سے متصل بنو عبد الاشہل پھر ان سے ملحق بنو حارث بن خزرج پھر ان سے متصل بنو ساعدہ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا کہ انگلیاں بند کیں پھر کھولا جس طرح کوئی ہاتھ سے کچھ پھینکتا ہے فرمایا انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور انس سے بواسطہ ابو اسید ساعدی، مرفوعاً مروی ہے۔

۱۸۳۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس بن مالك عن أبي أسيد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الأنصار دور بني النجار ثم دور بني عبد الأشهل ثم بني الحارث بن الخزرج ثم بني ساعدة وفي كل دور الأنصار خير فقال سعد ما أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا قد فضل علينا فقيل قد فضلكم على كثير هذا حديث حسن صحيح وأبو أسيد الساعدي

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبد الاشہل کے گھر پھر بنی حارث بن خزرج پھر بنی ساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے حضرت سعد نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ کہا گیا تم لوگوں کو بھی تو دوسروں پر زیادہ فضیلت دی گئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے

....

اسمه مالك بن ربيعة -

١٨٣٦ - حدثنا أبو السائب سلم بن جنادة بن سلم نا أحمد بن بشير عن مجالد عن الشعبي عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير ديار الأنصار بنو النجار هذا حديث غريب -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے گھر ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

١٨٣٧ - حدثنا أبو السائب نا أحمد بن بشير عن مجالد عن الشعبي عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الأنصار بنو عبد الأشهل هذا حديث غريب من هذا الوجه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب ما جاء في فضل المدينة

فضیلت مدینہ طیبہ

١٨٣٨ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن عمرو بن سليم عن عاصم بن عمرو عن علي بن أبي طالب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كان بحرة السقيا التي كانت لسعد بن أبي وقاص فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتوني بوضوء فتوضأ ثم قام فاستقبل القبلة فقال اللهم إن إبراهيم كان عبدك وخليلك ودعا لأهل مكة بالبركة وأنا عبدك ورسولك أدعوك لأهل المدينة أن تبارك لهم في مدهم وصاعهم مثلي ما باركت لأهل مكة مع البركة بركتين هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة وعبد الله بن زيد وأبي هريرة -

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک کہ سقیا کی سنگلاخ زمین میں پہنچے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ آپ نے وضو فرمایا اور پھر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور یہ دعا مانگی یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی میں تیرا بندہ اور رسول ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اہل مدینہ کے مد اور صاع میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، عبد اللہ بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

١٨٣٩ - حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا أبو نباتة يونس بن يحيى بن نباتة نا سلمة

حضرت علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بْنُ قَدْدَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نے فرمایا میرے دولت کدہ اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خانۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا مسجد حرام کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے میری مسجد میں ایک نماز بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعًا مروی ہے۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوتُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مدینہ طیبہ میں موت آسکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیئے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔ اس باب میں حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی ایوب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَوْلَاةً لَّهُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ اشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی لونڈی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ پر زمانہ سخت ہو چکا ہے اس لیے میں عراق جانا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا شام کیوں نہیں چلی جاتی جو وہ زمین محشر ہے۔ بیوقوف! صبر کر۔ میں نے

أَرْضِ الْمَشْرِقِ فَاصْبِرِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَسُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص (مدینہ طیبہ) کی سختی اور بھوک پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ ثَنَا أَبِي جُنَادَةُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں ویران ہونے والا شہر مدینہ طیبہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جنادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کی اس روایت پر تعجب ظاہر کیا۔

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست اقدس پر بیعت اسلام کی۔ پھر مدینہ طیبہ میں اسے بخار ہوگیا وہ چلا گیا پھر آیا وہی بات دہرائی آپ نے انکار فرمایا وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور طیب کو خالص کر دیتی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن
صحیح ہے

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں مدینہ طیبہ میں ہرنوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کا درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعد،

قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

عبداللہ بن زید، انس، ابوایوب، زید بن ثابت، رافع بن خدیج، جابر اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے ان کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں۔ یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کو حرم بنایا اور میں اس (مدینہ طیبہ) کے سنگلاخوں کے درمیانی حصہ کو حرم بناتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةُ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قِنَّسْرِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو عَمَّارٍ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں بھی اتریں وہی آپ کا مقام ہجرت ہے۔ مدینہ طیبہ، بحرین اور قنسرین (شام کا ایک شہر) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت کے ساتھ ابو عمار منفرد ہیں۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَخُو سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور بھوک پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع (یا فرمایا) گواہ ہوں گا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ صالح بن ابی صالح سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

بَابٌ فِي فَضْلِ مَكَّةَ

فضیلت مکہ مکرمہ

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِي أَصَحُّ۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ پر کھڑے دیکھا آپ نے فرمایا خدا کی قسم! بے شک تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے یونس نے زہری سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ محمد بن عمرو نے اسے بواسطہ ابو سلمہ اور حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حدیث زہری میرے (امام ترمذی) کے نزدیک اصح ہے۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مکہ! تو کس قدر پاکیزہ اور مجھے محبوب شہر ہے۔ اگر مجھے اپنی قوم (کی شرارت) کے باعث تجھ سے نہ جانا پڑتا تو میں تیرے سوا اور کہیں نہ ٹھہرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

....

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

فضیلت عرب

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تَبْغَضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَبْغَضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللَّهُ قَالَ تَبْغَضُ الْعَرَبَ فَتَبْغَضُنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض و عداوت نہ رکھنا ورنہ دین سے جدا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے کیسے عداوت رکھ سکتا ہوں جبکہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت بخشی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب سے بغض رکھو گے تو گویا مجھ سے بغض رکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ۔

ہم اسے صرف ابوبدر شجاع بن ولید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

١٨٦٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقٍ وَلَيْسَ حُصَيْنٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عرب سے دھوکہ کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے میری محبت نصیب ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر احمسی کی روایت سے پہچانتے ہیں حصین بن عمر، محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

١٨٦٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ الْحَرِيرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا إِنَّا نَرَاكِ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ۔

حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرب میں سے کوئی انتقال کر جاتا تو ام حریر رضی اللہ عنہا کو سخت دکھ ہوتا۔ پوچھا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عرب کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے انہوں نے فرمایا میں نے اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کی ہلاکت، قرب قیامت کی علامت ہے۔ محمد بن ابی رزین کہتے ہیں ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

١٨٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ ام شریک فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن عرب والے کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ کم ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِتُ يَفِتُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند) شام، عرب کے باپ ہیں۔ یافث رومیوں کے اور حام، حبشہ والوں کے یہ حدیث حسن ہے۔ یافث کو یافث اور یفت بھی کہا جاتا ہے۔

بَابٌ ۶۰۳ فِي فَضْلِ الْعَجَمِ

فضیلت اہل عجم

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ نَا صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَصَالِحٌ هُوَ ابْنُ مِهْرَانَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عجمیوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان سب پر یا (فرمایا) ان میں سے بعض پر تم سب یا (فرمایا) تم میں سے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں صالح سے ابن مہران مولیٰ عمرو بن حریث مراد ہیں۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب اس آیت پر پہنچے "واخرین منہم لما یلحقوا بہم" (ان میں سے کچھ دوسرے ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہم میں موجود تھے رسول اکرم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوہریرہ

باب ۱۰۳ فِي فَضْلِ الْيَمَنِ

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

اہل یمن کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی۔ یا اللہ! تو ان کے دلوں کو متوجہ کر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن، زید بن ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران القطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے وہ بہت کمزور دل اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ نَا أَبُو مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکومت قریش میں، فیصلہ انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔

....

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح اور ابومریم انصاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ زید بن حباب کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي عَمِّي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل ازد (یمنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار

أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأزد أسد الله في الأرض يريد الناس أن يضعوهم ويأبى الله إلا أن يرفعهم وليأتين على الناس زمان يقول الرجل يا ليتني كان أبي أزديا يا ليتني كانت أمي أزدية هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وروي عن أنس بهذا الإسناد موقوفا وهو عندنا أصح.

ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالٰے انہیں بلند کرنا چاہتا ہے لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری ماں ازدیہ ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسی سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۳۔ حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصري نا محمد بن كثير أخبرني مهدي بن ميمون عن غيلان بن جرير قال سمعت أنس بن مالك يقول إن لم نكن من الأزد فلسنا من الناس هذا حديث حسن غريب صحيح۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اگر ہم ازدیوں (یمن والوں) سے نہ ہوتے تو انسانوں میں سے بھی نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۸۷۴۔ حدثنا أبو بكر بن زنجويه نا عبد الرزاق أخبرني أبي عن ميناء مولى عبد الرحمن بن عوف قال سمعت أبا هريرة يقول كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه رجل أحسبه من قيس فقال يا رسول الله العن حميرا فأعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فأعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فأعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فأعرض عنه فقال النبي صلى الله عليه وسلم رحم الله حميرا أفواههم سلام وأيديهم طعام وهم أهل أمن وإيمان هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث عبد الرزاق ويروى عن ميناء أحاديث مناكير۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا میرا خیال ہے وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجئے۔ آپ نے رخ پھیر لیا وہ دوسری جانب سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالٰی قبیلہ حمیر پر رحم فرمائے ان کے چہرے سلام، ہاتھ طعام اور وہ خود اہل امن ایمان ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میناء سے منکر احادیث مروی ہیں۔

فَهُوَ كُوفِيٌّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ وَشَرِيكٌ يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ وَإِسْرَائِيلُ يَرْوِي عَنْ هٰذَا الشَّيْخِ وَيَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شریک، عبداللہ بن عصم کہتے ہیں اور اسرائیل عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدٰى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ يَرْوِي عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوبُ بْنُ مِسْكِينٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مِسْكِينٍ وَلَعَلَّ هٰذَا الْحَدِيثَ الَّذِي رُوِيَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ هُوَ أَيُّوبُ أَبُو الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوبُ بْنُ مِسْكِينٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مِسْكِينٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ کا بچہ تحفے کے طور پر پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اونٹنیاں عطا فرمائیں۔ اس نے اسے ناپسند کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا فلاں شخص نے مجھے اونٹنی کا تحفہ دیا میں نے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ ناراض ہوگیا۔ اب میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے سوا کسی دوسرے سے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابوعلاء سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ایوب بن مسکین ہیں ابن ابی مسکین بھی کہا جاتا ہے۔ شاید اس میں جو بواسطہ ایوب، سعید مقبری سے مروی ہے یہی ایوب ابوالعلاء ہیں۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّذِي كَانُوا أَصَابُوا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَهُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنو فزارہ کے ایک شخص نے اپنے ان اونٹوں میں سے جو انہیں غابہ میں ملے تھے، ایک اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ حضور نے اس کا کچھ بدلہ عطا فرمایا اور وہ ناراض ہوگیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ عرب کے بعض لوگ ہدیہ دیتے ہیں میں اس کا اس اندازے سے کچھ بدلہ دیتا ہوں جو میرے

بَابٌ فِيْ غِفَارٍ وَاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَوْلَاهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار، مزینہ، جہینہ، اشجع، غفار اور وہ لوگ جو بنو عبد الدار سے ہیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں اللہ اور اس کا رسول ان کے مددگار ہیں

بَابٌ فِيْ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيْكٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ يُكْنٰى اَبَا عُلْوَانَ

ثقیف اور بنو حنیفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا ان کے لیے بد دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وصال تین قبائل کو برا جانتے رہے ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں ایک کذاب اور ایک فسادی ہوگا۔ عبدالرحمن بن واقد نے اسی سند کے ساتھ شریک سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ عبداللہ بن عصم کی کنیت ابو علوان ہے۔ اور وہ کوفی ہیں۔

بِهَا إِلَّا مِنَ الْعَرَبِ يُهْدِي أَحَدُهُمْ إِلَيَّ هَدِيَّةً فَأُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَلَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّونَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي وَلٰكِنَّهُ حَدَّثَنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ وَيُقَالُ الْأَسْدُ هُمُ الْأَزْدُ۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ

پاس ہے۔ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! اس کے بعد میں قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یزید بن ہارون کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابو عامر اشعری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی اسد کیا ہی اچھا ہے، اشعری کیا ہی اچھے ہیں۔ نہ وہ جہاد سے بھاگتے ہیں اور نہ خیانت کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا بلکہ فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ جانتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے قبیلہ اسد، ازد ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اس باب میں حضرت ابوذر، ابوبرزہ، اسلمی، بریدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

....

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بن جعفر عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وعصیة عصت الله ورسوله هذا حدیث حسن صحیح۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ سالم کو اللہ تعالیٰ محفوظ و مامون رکھے قبیلہ غفار کو بخشش دے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا مؤمل نا سفیان عن عبد الله بن دینار نحو حدیث شعبة وزاد فیه وعصیة عصت الله ورسوله هذا حدیث حسن صحیح۔

محمد بن بشار نے بواسطہ مومل اور سفیان، عبداللہ بن دینار سے حدیث شعبہ کے ہم معنی روایت نقل کی اس میں یہ اضافہ ہے عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۵۔ حدثنا قتیبة نا المغیرة بن عبد الرحمٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لغفار واسلم ومزینة ومن کان من جهینة او قال جهینة ومن کان من مزینة خیر عند الله یوم القیامة من اسد وطیء وغطفان هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ غفار، اسلم مزینہ جو لوگ جہینہ سے ہیں یا (فرمایا) جہینہ اور جو لوگ قبیلہ مزینہ سے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اسد، طے اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن جامع بن شداد عن صفوان بن محرز عن عمران بن حصین قال جاء نفر من بنی تمیم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابشروا یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا قال فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم وجاء نفر من اهل الیمن فقال اقبلوا البشری اذ لم تقبلها بنو تمیم قالوا قد قبلنا هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو تمیم کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو تمیم! تمہیں خوشخبری ہو۔ انہوں نے عرض کیا حضور! آپ نے خوشخبری دی تو کچھ عطا بھی فرمایئے۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ پھر یمن والوں کی ایک جماعت آئی آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کرو، بنو تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرة عن ابیه

حضرت ابوبکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ تمیم، اسد، غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ تَمِيمٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَبَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ایسے میں آپ نے ان کلمات کے ساتھ اپنی آواز کو کھینچا (یہ سن کر) لوگوں نے کہا وہ نامراد ہوئے اور خسارے میں رہے۔ آپ نے فرمایا بہرحال وہ ان سے بہتر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

شام اور یمن کی فضیلت۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنَةِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ حَدَّثَنِي جَدِّي أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا أَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے (پھر) لوگوں (نجدیوں) نے کہا اور ہمارے نجد میں بھی حضور نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما الٰہی! ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے، ان لوگوں نے (پھر) کہا "اور ہمارے نجد میں بھی" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ ۱؎ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی ابن عون کی روایت سے غریب ہے یہ حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے بھلائی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول

۱؎ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق تیرہویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا اس لیے اس نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر [illegible] اسلامیہ کے پاس [illegible] [illegible] ہم خیال [illegible] سے سرزمین ہند [illegible] مولوی اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی نے اس کی [illegible] کرتے ہوئے "تقویۃ الایمان" "صراط مستقیم" نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر شرک و بدعت کا فتویٰ چلایا اور اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنے نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا (نعوذ باللہ من شرورہم)۔

عليه وسلم نؤلف القرآن من الرقاع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم طوبى للشام فقلنا لأي ذلك يا رسول الله قال لأن ملائكة الرحمن باسطة أجنحتها عليها هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من حديث يحيى بن أيوب

١٨٩٠۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر العقدي نا هشام بن سعد عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لينتهين أقوام يفتخرون بآبائهم الذين ماتوا إنما هم فحم جهنم أو ليكونن أهون على الله من الجعل الذي يدهده الخرء بأنفه إن الله أذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء إنما هو مؤمن تقي وفاجر شقي الناس بنو آدم وآدم خلق من التراب وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس هذا حديث حسن.

١٨٩١۔ حدثنا هارون بن موسى بن أبي علقمة الفروي المديني قال حدثني أبي عن هشام بن سعد عن سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد أذهب الله عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء مؤمن تقي وفاجر شقي والناس بنو آدم وآدم من تراب هذا حديث حسن وسعيد المقبري قد سمع من أبي هريرة ويروي عن أبيه أشياء كثيرة عن أبي هريرة وقد روى سفيان

کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ رحمٰن کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے یحییٰ بن ایوب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو اپنے فوت شدہ باپ دادا پر فخر کرتے ہیں انہیں اس بات سے باز آجانا چاہیے وہ دوزخ کا کوئلہ ہو چکے ہیں۔ ورنہ گوبر کے اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور باپ دادا پر تفاخر دور کر دیا۔ اب یا تو مومن نیکوکار ہوگا یا بدکار بدبخت۔ تمام لوگ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کیے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تم سے جاہلیت کا غرور اور خاندانی فخر لے گیا۔ اب یا تو مومن متقی ہوگا یا بدکار بدبخت لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم، مٹی سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث روایات کیں۔ سفیان ثوری اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ ہشام بن سعد اور سعید

الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ۔

مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث، ابوعامر کی روایت کے ہم معنی نقل کی۔ یہ ہشام بن سعد سے راوی ہیں۔

اٰخِرُ الْمُسْنَدِ

مسند ختم ہوئی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَوٰتُهُ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کو سزا وار ہیں رحمت کاملہ اور سلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ آل پر نازل ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلَلِ

أَخْبَرَنَا الْكَرُوخِيُّ نا الْقَاضِي أَبُو عَامِرٍ الْأَزْدِيُّ وَالشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْغُورَجِيُّ وَأَبُو الْمُظَفَّرِ الدَّهَّانُ قَالُوا أنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ نا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ أنا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ قَالَ جَمِيعُ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيثِ هُوَ مَعْمُولٌ بِهِ وَبِهِ أَخَذَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيثَيْنِ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ وَحَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فِي الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنِ اخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَأَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِي بِهِ أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب العلل

امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کتاب کی تمام احادیث پر عمل ہے ۔ بعض علماء نے اس کو اپنایا البتہ دو حدیثیں ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کسی خوف ، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھیں ۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی شراب پیئے اسے کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ یہ حرکت کرے تو قتل کر دو ۔ (یہ معمول بہ نہیں) اور ہم (امام ترمذی) ان دو حدیثوں کی علت کتاب میں بیان کر چکے ہیں ۔ اس کتاب میں ہمارے اختیار کردہ اقوال فقہاء سے سفیان ثوری کے اکثر اقوال ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے بواسطہ عبید اللہ بن موسیٰ ، حضرت سفیان ثوری سے نقل کئے ۔ کچھ حصہ ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے بواسطہ محمد بن یوسف فریابی حضرت سفیان سے نقل کیا ۔ امام مالک رحمہ اللہ کے اقوال کا اکثر حصہ اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن بن عیسیٰ قزاز ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا البتہ ابواب صوم میں مصعب مدینی ، امام مالک سے نقل کرتے ہیں ۔ امام مالک کا بعض کلام موسیٰ بن حزام بواسطہ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ، امام مالک سے نقل کرتے ہیں ۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ کا قول احمد بن عبدہ آملی ، ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطے سے نقل کرتے ہیں ۔

فَاَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فَأَخْبَرَنَا بِهِ أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَبَعْضُ كَلَامِ مَالِكٍ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ مُوسَى بْنُ حِزَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدَانَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رِجَالٌ مُسَمَّوْنَ سِوَى مَنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَأَكْثَرُهُ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ نَا يُوسُفُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذَكَرَ فِيهِ أَشْيَاءَ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَقَدْ أَجَازَ لَنَا الرَّبِيعُ ذٰلِكَ وَكَتَبَ بِهِ إِلَيْنَا وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فَهُوَ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ إِلَّا مَا فِي أَبْوَابِ الْحَجِّ وَالدِّيَاتِ وَالْحُدُودِ فَإِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ

بعض اقوال ابو وہب نے ابن مبارک سے نقل کئے، کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال عبدان نے سفیان بن عبدالملک کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے۔ حبان بن موسیٰ، وہب بن زمعہ بواسطہ فضالہ نسوی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی نے نقل کئے۔ وضو اور نماز سے متعلق اقوال شافعی ابو ولید مکی سے منقول ہیں۔ ابو اسماعیل نے بواسطہ یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی اور ربیع امام شافعی سے کچھ اقوال نقل کئے۔ ابو اسماعیل کہتے ہیں ربیع نے ہمیں ان کی تحریری اجازت دی۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے نقل کئے البتہ ابواب حج، دیت اور حدود سے متعلقہ اقوال جیسے محمد بن موسیٰ اصم کے واسطہ سے اسحاق بن منصور سے معلوم ہوئے بعض کلام اسحاق کی خبر محمد بن فلیح نے دی ہم نے ان تمام مسائید کو اپنی کتاب الوقف میں بیان کیا۔ میں نے اس کتاب میں علل حدیث، رجال اور تاریخ کا ذکر امام بخاری کی کتاب التاریخ سے استخراج کیا اکثر حصہ وہ ہے جس پر میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے بحث مباحثہ کیا بعض مسائل میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابو زرعہ سے بھی گفتگو ہوئی۔ لیکن ان سے مباحثہ کم ہوا زیادہ بحث امام بخاری سے ہوئی۔

اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کو بیان کرنے کا باعث یہ ہے کہ ہم سے اس بارے میں پوچھا گیا ایک عرصہ

موسى الأصم عن إسحاق بن منصور عن أحمد وإسحاق وبعض كلام إسحاق أخبرنا به محمد بن فليح عن إسحاق وقد بيّنا هذا على وجهه في الكتاب الذي فيه الموقوف وما كان فيه من ذكر العلل في الأحاديث والرجال والتاريخ فهو ما استخرجته من كتاب التاريخ وأكثر ذلك ما ناظرت به محمد بن إسماعيل ومنه ما ناظرت به عبد الله بن عبد الرحمن وأبا زرعة وأكثر ذلك عن محمد وأقل شيء فيه عن عبد الله وأبي زرعة وإنما حملنا على ما بيّنا في هذا الكتاب من قول الفقهاء وعلل الحديث لأنا سئلنا عن هذا فلم نفعله زمانا ثم فعلناه لما رجونا فيه من منفعة الناس لأنا قد وجدنا غير واحد من الأئمة تكلفوا من التصنيف ما لم يسبقوا إليه منهم هشام بن حسان وعبد الملك بن عبد العزيز بن جريج وسعيد بن أبي عروبة ومالك بن أنس وحماد بن سلمة وعبد الله بن المبارك ويحيى بن زكريا بن أبي زائدة ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم من أهل العلم والفضل فجعل الله في ذلك منفعة كثيرة فنرجو لهم بذلك الثواب الجزيل عند الله بما نفع الله المسلمين به فبهم القدوة فيما صنفوا وقد عاب بعض من لا يفهم على أهل الحديث الكلام في الرجال وقد وجدنا غير واحد من الأئمة من التابعين قد تكلموا في الرجال منهم الحسن البصري وطاوس تكلما في معبد الجهني وتكلم سعيد بن جبير في طلق بن حبيب وقد تكلم إبراهيم النخعي وعامر الشعبي في الحارث الأعور وهكذا روي عن أيوب السختياني و

تک تو ہم نے یہ کام نہ کیا پھر لوگوں کی منفعت کے پیش نظر یہ طریقہ اختیار کیا کیونکہ ہم نے بہت سے ائمہ کو دیکھا کہ انہوں نے تصانیف میں اس قدر مشقت اٹھائی جس میں ان سے کوئی سابق نہیں ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعید بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن زکریا بن زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم، (رحمہم اللہ) جیسے اصحابِ علم و فضل شامل ہیں۔ انہوں نے تصانیف کیں جن سے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ نے بہت فائدہ پہنچایا اللہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ثواب ہے کیونکہ ان کی تصانیف کے ذریعے ملت اسلامیہ کو فائدہ پہنچا لہٰذا ان کی تصانیف ہمارے لیے مشعل راہ ہیں بعض کم فہم لوگوں نے محدثین پر تنقید و جرح کو اچھا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ان میں حضرت حسن بصری اور طاؤس بھی ہیں ان دونوں نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا۔ سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے بارے میں، ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا۔ اسی طرح ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، سلیمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔ ہمارے نزدیک اس کا باعث مسلمانوں کی خیرخواہی ہے، واللہ اعلم۔

یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے

وعبد الله بن عون وسليمان التيمي وشعبة بن الحجاج وسفيان الثوري ومالك بن أنس والأوزاعي وعبد الله بن المبارك ويحيى بن سعيد القطان ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم من أهل العلم تكلموا في الرجال وضعفوا وإنما حملهم على ذلك عندنا والله أعلم النصيحة للمسلمين لا يظن بهم أنهم أرادوا الطعن على الناس أو الغيبة إنما أرادوا عندنا أن يبينوا ضعف هؤلاء لكي يعرفوا لأن بعض الذين ضعفوا كان صاحب بدعة وبعضهم كان متهما في الحديث وبعضهم كانوا أصحاب غفلة وكثرة خطأ فأراد هؤلاء الأئمة أن يبينوا أحوالهم شفقة على الدين وتثبتا لأن الشهادة في الدين أحق أن يتثبت فيها من الشهادة في الحقوق والأموال.

طعن و تشنیع یا عقیدت کا ارادہ کیا بلکہ انہوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے بعض اصحاب بدعت تھے۔ بعض متہم تھے، اور بعض اصحاب غفلت اور خطاکار تھے۔ پس ان ائمہ نے دین پر شفقت اور تثبت کے طور پر ان لوگوں کے حالات بیان کیے (اور نقد و جرح کی) کیونکہ اموال اور حقوق کی شہادت کی نسبت دینی شہادت کا تثبت زیادہ ضروری ہے

١- أخبرني محمد بن إسماعيل ثنا محمد بن يحيى بن سعيد القطان ثني أبي قال سألت سفيان الثوري وشعبة ومالك بن أنس وسفيان بن عيينة عن الرجل يكون فيه تهمة أو ضعف أسكت أو أبين قالوا بين.

٢- حدثنا محمد بن رافع النيسابوري ثنا يحيى بن آدم قال قيل لأبي بكر بن عياش إن أناسا يجلسون ويجلس إليهم الناس ولا يستأهلون قال فقال أبو بكر بن عياش كل من جلس جلس إليه الناس وصاحب السنة إذا مات أحيا الله ذكره والمبتدع لا يذكر.

٣- حدثنا محمد بن علي بن الحسن بن شقيق ثنا النضر بن عبد الله الأصم ثنا إسماعيل بن

محمد بن اسماعیل (بخاری) نے بواسطہ محمد بن یحییٰ بن سعید قطان ان کے والد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ سے پوچھا اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ متہم ہو تو میں اسے بیان کروں یا خاموش رہوں؟ انہوں نے فرمایا بیان کرو۔

محمد بن رافع نیشاپوری نے یحییٰ بن آدم سے نقل کیا ابوبکر بن عیاش سے کہا گیا کہ بعض لوگ (علمی مسند پر) بیٹھ جاتے ہیں پھر دوسرے لوگ ان کے پاس آکر بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ اس کے اہل نہیں ہوتے (تو کیا یہ جائز ہے؟) ابوبکر بن عیاش نے کہا جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس کے پاس آکر بیٹھیں گے۔ اگر وہ صاحب سنت ہو گا تو اس کے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا

محمد بن علی بن حسین شقیق نے بواسطہ نضر بن عبداللہ اصم، اسماعیل بن زکریا اور عاصم، ابن سیرین سے نقل کیا

زكريا عن عاصم عن ابن سيرين قال كان في الزمن الأول لا يسألون عن الإسناد فلما وقعت الفتنة سألوا عن الإسناد لكي يأخذوا حديث أهل السنة ويدعوا حديث أهل البدع.

وہ فرماتے ہیں پہلے زمانے میں اسناد کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا جب فتنہ برپا ہوئے تو لوگوں نے سند کے بارے میں سوال شروع کیا تاکہ اہل سنت کی حدیث لے لیں اور اہل بدعت کی روایت ترک کر دیں۔

٤. حدثنا محمد بن علي بن الحسن قال سمعت عبدان يقول قال عبد الله بن المبارك الإسناد عندي من الدين لولا الإسناد لقال من شاء ما شاء فإذا قيل له من حدثك بقي.

محمد بن علی بن حسن فرماتے ہیں میں نے عبدان سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے میرے نزدیک سند دین سے ہے اگر سند نہ ہوتی تو جس کا جی چاہتا کہہ دیتا اور جب اس سے پوچھا جائے تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ خاموش رہے۔

٥. حدثنا محمد بن علي أنا حبان بن موسى قال ذكر لعبد الله بن المبارك حديث فقال يحتاج لهذا أركان من آجر يعني أنه ضعف إسناده.

محمد بن علی نے حبان بن موسیٰ سے خبر دی کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی آپ نے فرمایا اس کے لیے مضبوط اینٹوں کے ستونوں کی ضرورت ہے یعنی انہوں نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

٦. حدثنا أحمد بن عبدة نا وهب بن زمعة عن عبد الله بن المبارك أنه ترك حديث الحسن بن عمارة والحسن بن دينار وإبراهيم بن محمد الأسلمي ومقاتل بن سليمان وعثمان البري وروح بن مسافر وأبي شيبة الواسطي وعمرو بن ثابت وأيوب بن خوط وأيوب بن سويد ونصر بن طريف أبي جزء والحكم وحبيب الحكم روى له حديثا في كتاب الرقاق ثم تركه وحبيب لا أدري قال أحمد بن عبدة وسمعت عبدان قال كان عبد الله بن المبارك قرأ أحاديث بكر بن خنيس فكان أخيرا إذا أتى عليها أعرض عنها وكان لا يذكره قال أحمد وثنا أبو وهب قال سموا لعبد الله بن المبارك رجلا يتهم في الحديث فقال لأن أقطع الطريق أحب إلي أن أحدث عنه أخبرني موسى بن حزام قال سمعت يزيد بن هارون يقول لا يحل لأحد أن يروي عن

احمد بن عبدہ نے بواسطہ وہب بن زمعہ عبداللہ بن مبارک سے نقل کیا کہ انہوں نے ان رواۃ کی روایات چھوڑ دی تھیں۔ حسن بن عمارہ، حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلیمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابو شیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب بن سوید، نصر بن طریف (ابو جزء، حکم) اور حبیب حکم، ابن مبارک نے کتاب الرقاق میں حبیب سے ایک حدیث روایت کی پھر اسے چھوڑ دیا (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں حبیب کو نہیں جانتا۔ احمد بن عبدہ، عبدان سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے بکر بن خنیس کی روایات پڑھی ہیں لیکن آخری عمر میں جب وہ ان احادیث پر پہنچتے تو ان سے اعراض کر جاتے اور ان (بکر بن خنیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد، ابو وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک آدمی کا نام لیا گیا جو حدیث میں وہم (غلطی) کرتا تھا، تو ابن مبارک نے فرمایا میرے نزدیک اس کی روایات لینے سے ڈاکہ زنی بہتر ہے۔ موسیٰ بن حزام فرماتے ہیں میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے سنا کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی سے روایات لینا کسی کے لیے جائز نہیں۔ احمد بن حسین فرماتے ہیں ہم حضرت

سفیان بن عمرو الشیبانی البکری قال سمعت احمد بن الحسن یقول کنا عند احمد بن حنبل فذکروا من تجب علیه الجمعة فلم یذکروا فیه عن احد من اهل العلم من التابعین وغیرهم فقلت فیه عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث فقال عن النبی صلی الله علیه وسلم قلت نعم۔

۷۔ حدثنا حجاج بن نصیر نا المعارک بن عباد عن عبد الله بن سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمعة علی من آواه اللیل قال فغضب احمد بن حنبل وقال استغفر ربک مرتین وانما فعل هذا احمد بن حنبل لانه لم یصدق هذا عن النبی صلی الله علیه وسلم لضعف اسناده لانه لم یعرفه عن النبی صلی الله علیه وسلم والحجاج بن نصیر یضعف فی الحدیث وعبد الله بن سعید المقبری ضعفه یحیی بن سعید القطان جدا فی الحدیث فکل من روی عنه حدیث ممن یتهم او یضعف لغفلته وکثرة خطائه ولا یعرف ذلک الحدیث الا من حدیثه فلا یحتج به وقد روی غیر واحد من الائمة عن الضعفاء وبینوا احوالهم للناس۔

۸۔ حدثنا ابراهیم بن عبد الله بن المنذر الباهلی نا یعلی بن عبید قال قال لنا سفیان الثوری اتقوا الکلبی فقیل له فانک تروی عنه قال انا اعرف صدقه من کذبه واخبرنی محمد بن اسمعیل ثنا یحیی بن معین ثنا عفان عن ابی عوانة قال لما مات الحسن البصری اشتهیت کلامه فتتبعته عن اصحاب الحسن فاتیت به ابان بن ابی عیاش فقراه علی کله عن الحسن فما

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے بعض اہلِ علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کئے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔ امام احمد بن حنبل نے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں"۔

(میں نے کہا) حجاج بن نصیر نے بواسطہ معارک بن عباد، عبداللہ بن سعید مقبری اور سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جس کو رات ٹھکانہ دے (یعنی رات کو گھر واپس لوٹ سکے)۔ احمد بن حسن کہتے ہیں یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل کو غصہ آگیا چنانچہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا "اپنے رب سے بخشش مانگ"۔ امام احمد بن حنبل نے یہ انداز اس لیے اختیار فرمایا کہ انہوں نے ضعفِ سند کے باعث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ غیر معروف ہے۔ اور حجاج بن نصیر حدیث میں نہایت ضعیف قرار دیا۔ لہٰذا ہر شخص جو جھوٹ کے ساتھ متہم ہے یا غفلت اور کثرتِ خطا کے باعث ضعیف سمجھا گیا، اس سے مروی حدیث اگر کسی دوسرے راوی سے معروف نہ ہو تو وہ قابلِ استدلال نہیں۔ متعدد آئمہ نے ضعیف راویوں سے روایت کی لیکن لوگوں کے سامنے ان کا ضعف بھی بیان کیا۔

ابراہیم بن عبداللہ بن منذر باہلی بواسطہ یعلی بن عبید، سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، کلبی سے بچو۔ عرض کیا گیا آپ ان سے روایت کرتے ہیں، سفیان نے جواب دیا میں ان کے صدق و کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔ محمد بن اسماعیل نے بواسطہ یحییٰ بن معین اور عفان، ابوعوانہ سے خبر دی کہ جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی روایات (جمع کرنے) کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان کے شاگردوں سے احادیث جمع کیں۔ پھر انہیں لے کر ابان بن

أستحل أن أروي عنه شيئًا وقد روى عن أبان بن أبي عياش غير واحد من الأئمة وإن كان فيه من الضعف والغفلة ما وصفه أبو عوانة وغيره فلا يغتر برواية الثقات عن الناس لأنه يروى عن ابن سيرين أنه قال إن الرجل يحدثني فما أتهمه ولكن أتهم من فوقه وقد روى غير واحد عن إبراهيم النخعي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في وتره قبل الركوع وروى أبان بن أبي عياش عن إبراهيم النخعي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في وتره قبل الركوع هكذا روى سفيان الثوري عن أبان بن أبي عياش وروى بعضهم عن أبان بن أبي عياش بهذا الإسناد نحو هذا وزاد فيه قال عبد الله بن مسعود أخبرتني أمي أنها باتت عند النبي صلى الله عليه وسلم فرأت النبي صلى الله عليه وسلم قنت في وتره قبل الركوع وأبان بن أبي عياش وإن كان قد وصف بالعبادة والاجتهاد فهذه حاله في الحديث والقوم كانوا أصحاب حفظ فرب رجل وإن كان صالحًا لا يقيم الشهادة ولا يحفظها فكل من كان متهمًا في الحديث بالكذب أو كان مغفلًا يخطئ الكثير فالذي اختاره أكثر أهل الحديث من الأئمة أن لا يشتغل بالرواية عنه ألا ترى أن عبد الله بن المبارك حدث عن قوم من أهل العلم فلما تبين له أمرهم ترك الرواية عنهم وقد تكلم بعض أهل الحديث في قوم من جلة أهل العلم وضعفوهم من قبل حفظهم ووثقهم

ابی عیاش کے پاس گیا تو انہوں نے وہ تمام احادیث مجھے حضرت حسن بصری سے سنائیں لیکن میں نے ان سے کچھ روایت کرنا جائز نہ سمجھا۔ ابان ابن ابی عیاش سے متعدد ائمہ نے احادیث روایت کیں اگرچہ ان میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ ابو عوانہ نے ان کے متعلق بیان کیا۔ لہذا ثقات کی روایت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ ابن سیرین سے منقول ہے اگر کوئی شخص مجھے حدیث کرتا ہے تو میں اسے متہم نہیں کرتا بلکہ اس سے اوپر والے راوی کو متہم کرتا ہوں متعدد لوگوں نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ سفیان ثوری نے ابان ابن ابی عیاش سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے لوگوں نے بھی ابان سے اسی سند سے اس کے ہم معنی نقل کیا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات گزاری تو آپ کو وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا اگرچہ عبادت اور اجتہاد میں ابان ابن ابی عیاش کی تعریف کی گئی لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ اس قوم کے لوگ اگرچہ تو حافظے کے مالک تھے لیکن بہت سے لوگ نیکوکار ہونے کے باوجود شہادت قائم نہیں رکھ سکتے تھے اور نہ ہی اس کی حفاظت کر سکتے۔ پس جس شخص کا یہ حال ہو کہ وہ حدیث میں متہم بالکذب ہو یا غافل اور زیادہ خطا کرنے والا ہو تو اکثر ائمہ حدیث کا مختار یہ ہے کہ اس سے روایت نہ لی جائے دیکھو تو سہی کہ عبداللہ بن مبارک نے بعض اہل علم سے حدیث روایت کی لیکن جب ان پر ان کا حال ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین نے اجلہ علماء کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔ جبکہ بعض دوسرے ائمہ حدیث نے انہیں ان کی جلالت علمی اور صداقت کے

آخَرُوْنَ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِجَلَالَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَإِنْ كَانُوْا قَدْ وَهِمُوْا فِيْ بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوَى عَنْهُ۔

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالَ تُرِيْدُ الْعَفْوَ أَوْ تُشَدِّدُ قُلْتُ لَا بَلْ أُشَدِّدُ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِيْدُ كَانَ يَقُوْلُ أَشْيَاخُنَا أَبُوْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ يَحْيَى وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيْهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو أَعْلَى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِيْ فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيَى مَا رَأَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُلَقِّنَهُ لَفَعَلْتُ قَالَ كَانَ يُلَقَّنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرْوِ يَحْيَى عَنْ شَرِيْكٍ وَلَا عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ وَلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَإِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَاءِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَنَّهُ اتَّهَمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهِ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلَى رِوَايَةٍ وَاحِدَةٍ تَرَكَهُ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَهٰكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ

باعث ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے بعض مرویات میں خطا ہوئی۔ یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

....

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری نے علی بن مدینی سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عفو کا ارادہ ہے یا تشدد کا؟ میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمایا وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کہتا تھا میرے شیوخ ابو سلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن ابن حاطب ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو سہیل بن ابی صالح سے اعلیٰ ہیں۔ اور میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ سے عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں ان کی رائے پوچھی تو یحییٰ نے کہا اگر میں اسکو کوئی بات سکھانا چاہوں تو سکھلا سکتا ہوں۔ علی نے کہا کیا اسے سکھایا جاتا ہے کہا "ہاں" علی کہتے ہیں یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح، اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحییٰ بن سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحییٰ بن سعید قطان نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ ائمہ کرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ،

وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَأَشْبَاهِ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَئِمَّةِ إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُمُ الْأَئِمَّةُ.

محمد بن عجلان اور ان جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا البتہ یہ کلام روایات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے ورنہ ان سے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

٭ ٭ ٭

۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ.

حسن بن علی حلوانی بواسطہ علی بن مدینی، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم سہیل بن ابو صالح کو حدیث میں ثبت سمجھتے تھے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.

ابن ابی عمر فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھے ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی سعید مقبری سے روایت میں کلام کیا ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ لِهٰذَا وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيرَ وَهٰكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَوَى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنَا عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوُ هٰذَا غَيْرُ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا يُغَيِّرُ الْإِسْنَادَ وَإِنَّمَا جَاءَ

ابوبکر نے بواسطہ علی بن عبداللہ اور یحییٰ بن سعید، محمد بن عجلان کا قول نقل کیا کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جب یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہو گئیں تو میں نے سب کو بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر دیا۔ ہمارے نزدیک ابن عجلان نے یحییٰ بن سعید کے بارے میں اسی لیے کلام کیا ہے۔ یحییٰ، ابن عجلان کثیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے۔ علی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں شعبہ نے بواسطہ ابن ابی لیلیٰ، ان کے بھائی عیسیٰ، عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ اور ابو ایوب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے بارے میں روایت نقل کی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے اس کے علاوہ اسی

هذا من قبل حفظه، لأن أكثر من مضى من أهل العلم كانوا لا يكتبون، ومن كتب منهم إنما كان يكتب لهم بعد السماع. وسمعت أحمد بن الحسن يقول: سمعت أحمد بن حنبل يقول: ابن أبي ليلى لا يحتج به. وكذلك من تكلم من أهل العلم في مجالد بن سعيد وعبد الله بن لهيعة وغيرهما، إنما تكلموا فيهم من قبل حفظهم وكثرة خطئهم، وقد روى عنهم غير واحد من الأئمة، فإذا تفرد أحد من هؤلاء بحديث ولم يتابع عليه لم يحتج به، كما قال أحمد بن حنبل: ابن أبي ليلى لا يحتج به، إنما عنى إذا تفرد بالشيء. وأشد ما يكون هذا إذا لم يحفظ الإسناد، فزاد في الإسناد أو نقص أو غير الإسناد، أو جاء بما يتغير فيه المعنى. فأما من أقام الإسناد وحفظه وغير اللفظ فإن هذا واسع عند أهل العلم إذا لم يتغير المعنى.

۱۳۔ حدثنا محمد بن بشار، نا عبد الرحمن بن مهدي، نا معاوية بن صالح، عن العلاء بن الحارث، عن مكحول، عن واثلة بن الأسقع قال: إذا حدثناكم على المعنى فحسبكم.

۱۴۔ حدثنا يحيى بن موسى، نا عبد الرزاق، نا معمر، عن أيوب، عن محمد بن سيرين قال: كنت أسمع الحديث من عشرة، اللفظ مختلف والمعنى واحد.

۱۵۔ حدثنا أحمد بن منيع، نا محمد بن عبد الله الأنصاري، عن ابن عون قال: كان إبراهيم النخعي والحسن والشعبي يأتون بالحديث على المعاني، وكان القاسم بن محمد ومحمد بن سيرين ورجاء بن حيوة يعيدون الحديث

قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں رد و بدل کرتے ہوئے کبھی کچھ بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے ہوا۔ کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے۔ اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے کے بعد لکھتے۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات قابل استدلال نہیں۔ بعض علماء نے مجالد بن سعید، عبداللہ بن لہیعہ وغیرہ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ اور کثرت خطاء کے سبب سے ہے۔ کئی ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں۔ جب ان میں سے کوئی حدیث میں منفرد ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اس کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منفرد ہوں۔ اور سب سے سخت تر یہ ہے کہ جب سند یاد نہ ہو تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا بدل دی جائے یا متن میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے جو شخص سند قائم اور یاد رکھے اور الفاظ بدل دے تو اس کے بارے میں محدثین کے نزدیک وسعت ہے جب تک معنی نہ بدلیں۔

محمد بن بشار بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث اور مکحول، واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنیٰ بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے۔

یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرزاق، معمر اور ایوب، محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا الفاظ مختلف ہوتے اور معنی ایک۔

احمد بن منیع نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عون سے نقل کیا کہ ابراہیم نخعی، حسن اور شعبی حدیث بالمعنیٰ روایت کرتے ہیں جبکہ قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ، الفاظ حدیث دہراتے تھے۔

عن حذيفة.

۱۶۔ حدثنا علي بن خشرم نا حفص بن غياث عن عاصم الأحول قال قلت لأبي عثمان النهدي إنك تحدثنا بالحديث ثم تحدثنا به على غير ما حدثتنا قال عليك بالسماع الأول.

۱۷۔ حدثنا الجارود نا وكيع عن الربيع بن صبيح عن الحسن قال إذا أصبت المعنى أجزأك.

۱۸۔ حدثنا علي بن حجر نا عبد الله بن المبارك عن سيف هو ابن سليمان قال سمعت مجاهدا يقول انقص من الحديث إن شئت ولا تزد فيه.

۱۹۔ حدثنا أبو عمار الحسين بن حريث نا زيد بن حباب عن رجل قال خرج إلينا سفيان الثوري فقال إن قلت لكم إني أحدثكم كما سمعت فلا تصدقوني إنما هو المعنى.

۲۰۔ حدثنا الحسين بن حريث قال سمعت وكيعا يقول إن لم يكن المعنى واسعا فقد هلك الناس وإنما تفاضل أهل العلم بالحفظ والإتقان والتثبت عند السماع مع أنه لم يسلم من الخطأ والغلط كبير أحد من الأئمة مع حفظهم.

۲۱۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا جرير عن عمارة بن القعقاع قال قال لي إبراهيم النخعي إذا حدثتني فحدثني عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير فإنه حدثني مرة بحديث ثم سألته بعد ذلك بسنين فما أخرم منه حرفا.

۲۲۔ حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن سعيد القطان عن سفيان عن منصور قال قلت لإبراهيم ما لسالم بن أبي الجعد أتم حديثا منك قال لأنه كان يكتب.

....

علی بن خشرم نے بواسطہ حفص بن غیاث، عاصم بن احول سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا آپ ہم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں پھر اس کے علاوہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا پہلے سماع کو لازم پکڑو۔

جارود بواسطہ وکیع اور ربیع بن صبیح، حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جب تم نے معنی صحیح رکھا تو یہ کافی ہے۔

علی بن حجر بواسطہ عبداللہ بن مبارک، سیف ابن سلیمان سے نقل کرتے ہیں میں نے مجاہد سے سنا کہ چاہو تو الفاظ حدیث کم کرو لیکن زیادہ نہ کرو۔

....

ابو عمار حسین بن حریث نے بواسطہ زید بن حباب ایک نامعلوم شخص سے نقل کیا کہ سفیان ثوری ہمارے طرف تشریف لائے اور فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے جیسے سنا ویسے ہی تم سے بیان کرتا ہوں تو میری تصدیق نہ کرنا بلکہ میں بالمعنی روایت کرتا ہوں۔

حسین بن حریث فرماتے ہیں میں نے وکیع کو فرماتے سنا کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی لوگ ہلاک ہو جاتے۔ علماء کو ایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود آئمہ کرام، خطا اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

محمد بن حمید رازی بواسطہ جریر، عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر کئی سال بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک

ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان اور سفیان، منصور سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابی الجعد آپ سے پوری حدیث نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لکھا کرتے تھے۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَمَا أَدَعُ مِنْهُ حَرْفًا۔

عبدالجبار علاء بن عبدالجبار، سفیان سے ناقل ہیں کہ عبدالملک بن عمیر نے فرمایا میں حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف نہیں چھوڑتا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا وَعَاهُ قَلْبِي۔

حسین بن مہدی بصری بواسطہ عبدالرزاق اور معمر حضرت قتادہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میرے کانوں نے جو کچھ سنا اسے قلب نے محفوظ کر لیا۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنَصَّ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ۔

سعید بن عبدالرحمن مخزومی بواسطہ سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، میں نے زہری سے بڑھ کر کسی کو حدیث پر نص کرنے والا نہیں دیکھا۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَعْلَمَ بِحَدِيثِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ۔

ابراہیم بن سعد جوہری بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اہل مدینہ کی احادیث زہری کے بعد، یحیی بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يُحَدِّثُ فَإِذَا حَدَّثْتُهُ عَنْ أَيُّوبَ بِخِلَافِهِ تَرَكَهُ فَأَقُولُ قَدْ سَمِعْتُهُ فَيَقُولُ إِنَّ أَيُّوبَ كَانَ أَعْلَمَنَا بِحَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ۔

محمد بن اسماعیل بواسطہ سلیمان بن حرب حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عون کوئی حدیث بیان کرتے پھر میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا میں نے تو ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب، محمد بن سیرین کی روایات ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَيُّهُمَا أَثْبَتُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ أَوْ مِسْعَرٌ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ كَانَ مِسْعَرٌ مِنْ أَثْبَتِ النَّاسِ۔

ابوبکر بن علی عبداللہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن ابی سعید سے پوچھا ہشام دستوائی اور مسعر میں سے کون زیادہ ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اثبت تھے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ مَا خَالَفَنِي شُعْبَةُ فِي شَيْءٍ إِلَّا تَرَكْتُهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ قَالَ لِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ إِنْ أَرَدْتَ الْحَدِيثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ۔

ابوبکر قدوس بن محمد بواسطہ ابوالولید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شعبہ نے جس بات میں میری مخالفت کی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوبکر اور ابوالولید دونوں بیان کرتے ہیں کہ حماد بن سلمہ نے فرمایا اگر حدیث چاہتے ہو تو شعبہ کی مجلس کو لازم پکڑو۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيثًا وَاحِدًا

عبد بن حمید بواسطہ ابوداؤد شعبہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث روایت کی اس کے پاس

إِلَّا أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ عَشَرَةَ أَحَادِيثَ أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ خَمْسِينَ حَدِيثًا أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ مَرَّةً وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ مِائَةً أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ إِلَّا حَيَّانَ الْكُوفِيَّ الْبَارِقِيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ مَاتَ۔

ایک سے زیادہ بار آیا۔ جس سے دس احادیث روایت کیں اس کے پاس دس بار سے زیادہ حاضر ہوا جس سے پچاس احادیث روایت کیں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ آیا۔ اور جس سے سو احادیث روایت کیں۔ اس کے پاس سو بار سے زیادہ آیا۔ البتہ حیان کوفی بارقی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ حاضر ہوا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

....

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ شُعْبَةُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَدِيثِ۔

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبداللہ بن ابی اسود، ابن مہدی سے نقل کیا کہ سفیان فرماتے ہیں۔ شعبہ (رحمہ اللہ) حدیث میں امیر المومنین ہیں۔

....

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَعْدِلُهُ أَحَدٌ عِنْدِي وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيَى أَيُّهُمَا كَانَ أَحْفَظَ لِلْأَحَادِيثِ الطِّوَالِ سُفْيَانُ أَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ أَمَرَّ فِيهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَكَانَ شُعْبَةُ أَعْلَمَ بِالرِّجَالِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ الْأَبْوَابِ۔

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا۔ مجھے کوئی شخص شعبہ سے زیادہ محبوب نہیں اور میرے نزدیک کوئی ان کے برابر کا نہیں لیکن جب سفیان ان کی مخالفت کرتے ہیں تو میں سفیان کا قول لیتا ہوں۔ علی فرماتے ہیں میں نے یحییٰ سے پوچھا سفیان اور شعبہ میں سے کسے طویل احادیث زیادہ یاد تھیں۔ انہوں نے فرمایا شعبہ، اس اعتبار سے زیادہ قوی تھے۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں، شعبہ، اسماء رجال کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب الابواب (فقیہ) تھے۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنِّي مَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مُوسَى الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُشَدِّدُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَاءِ وَالتَّاءِ وَنَحْوِهِمَا۔

ابو عمار حسین بن حریث فرماتے ہیں۔ میں نے وکیع سے سنا کہ شعبہ فرماتے ہیں سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ مجھ سے سفیان نے جس شیخ سے بھی حدیث بیان کی تو میں نے ویسے ہی پایا جیسے انہوں نے فرمایا۔ میں (امام ترمذی) نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے معن بن عیسیٰ سے سنا کہ مالک بن انس حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہت سختی برتتے تھے حتیٰ کہ یاء اور تاء کا بھی خیال رکھتے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَاضِي الْمَدِينَةِ

ابو موسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری (قاضی مدینہ) سے نقل کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) امام مالک بن انس

قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ مَرَّ بِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَجَازَهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَجِدْ مَوْضِعًا أَجْلِسُ فِيهِ وَكَرِهْتُ أَنْ آخُذَ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَائِمٌ.

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ يَحْيَى مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ إِمَامًا فِي الْحَدِيثِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ وَسُئِلَ أَحْمَدُ عَنْ وَكِيعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ فَقَالَ أَحْمَدُ وَكِيعٌ أَكْبَرُ فِي الْقَلْبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ إِمَامٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ أَنِّي لَمْ أَرَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْكَلَامُ فِي هٰذَا وَالرِّوَايَةُ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكْثُرُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا شَيْئًا مِنْهُ عَلَى الِاخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهِ عَلَى مَنَازِلِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ وَمَنْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَيِّ شَيْءٍ تُكُلِّمَ فِيهِ وَالْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ إِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ أَوْ يُمْسِكُ أَصْلَهُ فِيمَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ يَحْفَظْ هُوَ صَحِيحٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِثْلُ السَّمَاعِ.

۴۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ أَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا.

ابو حازم کے پاس سے گزرے وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے، امام مالک گزر گئے۔ آپ سے نہ بیٹھنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا میں نے بیٹھنے کے لیے جگہ نہ پائی اور کھڑے ہو کر حدیث رسول سننا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا۔

ابوبکر، بواسطہ علی بن عبداللہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے سعید بن مسیب سے مالک بن انس کی روایات کی بنسبت ابراہیم نخعی سے سفیان ثوری کی روایات زیادہ پسند ہیں۔ یحییٰ فرماتے ہیں لوگوں میں مالک بن انس سے زیادہ صحیح حدیث والا کوئی نہیں امام مالک حدیث میں امام تھے۔ احمد بن حسن امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی نہیں دیکھا امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وکیع دل کے بڑے ہیں اور عبدالرحمٰن امام ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم دلائی جائے تو میں قسم کھاؤں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے کام لیا تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ و اتقان میں ایک دوسرے پر برتری پر استدلال کیا جا سکے۔ اس بارے میں علماء کی طویل گفتگو ہے۔ مقصد یہ، عالم کو حدیث پڑھ کر سنانا جبکہ اسے وہ یاد ہو یا اس کے سامنے پڑھا جائے اور اگر یاد نہ ہو تو وہ مصحف اس کا مفہوم ذہن نشین کرے تو محدثین کے نزدیک یہ بھی سماع کی طرح صحیح ہے۔

حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبدالرزاق، ابن جریج سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح کو احادیث پڑھ کر سنائیں تو میں نے پوچھا کیسے کہوں؟ انہوں نے فرمایا کہو

* "حدثنا" (ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی)

۳۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا قَدِمُوا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِنْ كُتُبِهِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ فَيُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ فَقَالَ إِنِّي بَهِتُّ لِهٰذِهِ الْمُصِيبَةِ فَاقْرَءُوا عَلَيَّ فَإِنَّ إِقْرَارِي بِهِ كَقِرَاءَتِي عَلَيْكُمْ۔

سوید بن نصر نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد ابوعصمہ اور یزید نحوی، حضرت عکرمہ سے نقل کیا کہ اہل طائف کے چند آدمی اپنی کتاب لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس کو آگے پیچھے سے پڑھنے لگے پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آگیا ہوں تم مجھ پر پڑھو بے شک میری تصدیق پڑھنے کے مترادف ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ إِذَا نَاوَلَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ آخَرَ فَقَالَ ارْوِ هٰذَا عَنِّي فَلَهُ أَنْ يَرْوِيَهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا عَاصِمٍ النَّبِيلَ عَنْ حَدِيثٍ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَقْرَأَ هُوَ فَقَالَ أَنْتَ لَا تُجِيزُ الْقِرَاءَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُجِيزَانِ الْقِرَاءَةَ۔

سوید نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اور حسین بن واقد، منصور بن معتمر سے نقل کیا کہ جب کوئی شخص اپنی کتاب کسی دوسرے کو دے کر کہے تم میری طرف سے روایت کرو تو اس کے لیے اس کا روایت کرنا جائز ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابوعاصم نبیل سے حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھ پر پڑھو میں چاہتا تھا کہ وہ پڑھ کر سنائیں اس پر انہوں نے فرمایا تم پڑھنا جائز نہیں سمجھتے، سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے صحیح (سمجھتے تھے)۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ الْمِصْرِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِي وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قُرِئَ عَلَى الْعَالِمِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنِي فَهُوَ مَا قَرَأْتُ عَلَى الْعَالِمِ يَعْنِي وَأَنَا وَحْدِي وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَاحِدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدِينِيِّ فَقُرِئَ عَلَيْهِ بَعْضُ حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ نَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ أَجَازَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِجَازَةَ إِذَا أَجَازَ الْعَالِمُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ أَنْ يَرْوِيَ عَنْهُ۔

احمد بن حسن بواسطہ یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری، عبداللہ بن وہب سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں جب میں کہوں "حدثنا" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کے ساتھ مل کر حدیث سنی اور اگر میں "حدثنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اکیلے حدیث سنی۔ "اخبرنا" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی عالم کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں بھی وہاں حاضر تھا اور اگر میں "اخبرنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے تنہا یہ حدیث کسی عالم کو پڑھ کر سنائی۔ ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا کہ "حدثنا" اور "اخبرنا" دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم ابومصعب مدنی کے پاس تھے ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے پوچھا ہم کیسے روایت کریں؟ فرمایا تم یوں کہو "ہم سے ابومصعب نے بیان کیا"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے جب کوئی عالم کسی کو اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو وہ روایت

٤٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، عمران بن حدیر اور ابو مجلز، بشیر بن نہیک سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کی ایک کتاب لکھی اور پوچھا کیا آپ سے روایت کروں؟ فرمایا ہاں روایت کرو۔

٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَوْفٍ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ عِنْدِي بَعْضُ حَدِيثِكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

محمد بن اسماعیل واسطی بواسطہ محمد بن حسن، عوف اعرابی سے ناقل ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا میرے پاس آپ کی بعض روایات ہیں کیا آپ کی طرف سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں اور ان سے جمہور ائمہ نے احادیث نقل کی ہیں۔

٤٢۔ حَدَّثَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ الزُّهْرِيَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

جارود بن معاذ بواسطہ انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں امام زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور عرض کیا یہ آپ کی روایات ہیں آپ سے روایت کروں فرمایا "ہاں"

٤٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَعْجَبُ أَمْرًا وَقَالَ عَلِيٌّ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ فَقَالَ ضَعِيفٌ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي قَالَ لَا شَيْءَ إِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْحَدِيثُ إِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ۔

ابوبکر بواسطہ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے ناقل ہیں ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے اور عرض کیا یہ آپ کی احادیث ہیں آپ کی طرف سے روایت کروں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یحییٰ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا معلوم نہیں ان دونوں (قرأت اور اجازت) میں سے کون سی زیادہ پسندیدہ ہے علی بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی اس روایت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے عطاء خراسانی سے روایت کی انہوں نے کہا وہ ضعیف ہے میں نے کہا وہ کہتے ہیں "اخبرنی" انہوں نے کہا کچھ نہیں وہ تو ایک کتاب تھی جو انہوں نے اس کے سپرد کر دی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے

٤٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيُّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللَّهُ

علی بن حجر بواسطہ بقیہ بن ولید، عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہتے ہوئے سنا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" زہری نے فرمایا "اے ابن ابی فروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے ہمارے پاس

یا ابن أبي فروة تحدثنا بأحاديث ليس لها خطم ولا أزمة.

بے مہار و بے لگام احادیث لاتے ہو۔

****

۴۵۔ حدثنا أبو بكر عن علي بن عبد الله قال قال يحيى بن سعيد مرسلات مجاهد أحب إلي من مرسلات عطاء بن أبي رباح بكثير كان عطاء يأخذ عن كل ضرب قال علي قال يحيى مرسلات سعيد بن جبير أحب إلي من مرسلات عطاء قلت ليحيى مرسلات مجاهد أحب إليك أم مرسلات طاؤس قال ما أقربهما قال علي وسمعت يحيى بن سعيد يقول مرسلات أبي إسحاق عندي شبه لا شيء والأعمش والتيمي ويحيى بن أبي كثير ومرسلات ابن عيينة شبه الريح ثم قال إي والله وسفيان بن سعيد قلت ليحيى مرسلات مالك قال هي أحب إلي ثم قال يحيى ليس في القوم أحد أصح حديثا من مالك.

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی مرسل روایات سے بہت زیادہ پسندیدہ ہیں۔ عطاء ہر قسم کے راوی سے روایت کرتے تھے علی، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں سعید بن جبیر کی مرسل روایات، عطاء کی مرسلات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا آپ کو مرسلات مجاہد زیادہ پسند ہیں یا مرسلات طاؤس؟ فرمایا وہ دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں میرے نزدیک ابواسحاق کی مرسل روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اعمش، تیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایات بھی اسی طرح ہیں۔ ابن عیینہ کی مرسلات ہوا کے مشابہ ہیں (یعنی قابل اعتماد نہیں) پھر فرمایا ہاں خدا کی قسم سفیان بن سعید کی مرسلات بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا مرسلات مالک کیسی ہیں؟ فرمایا میں انہیں پسند کرتا ہوں پھر یحییٰ نے فرمایا لوگوں میں مالک سے زیادہ صحیح راوی کوئی نہیں۔

۴۶۔ حدثنا سوار بن عبد الله العنبري قال سمعت يحيى بن سعيد القطان يقول ما قال الحسن في حديثه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا وجدنا له أصلا إلا حديثا أو حديثين قال أبو عيسى ومن ضعف المرسل فإنه ضعفه من قبل أن هؤلاء الأئمة قد حدثوا عن الثقات وغير الثقات فإذا روى أحدهم حديثا وأرسله لعله أخذه عن غير ثقة قد تكلم الحسن البصري في معبد الجهني ثم روى عنه.

سوار بن عبداللہ عنبری کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا فرماتے ہیں حسن بصری نے اپنی جن احادیث میں فرمایا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ایک دو حدیثوں کے سوا ہمیں ان سب کی اصل معلوم ہو گئی امام ترمذی فرماتے ہیں، جس کسی نے مرسل روایت کو ضعیف کہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ائمہ نے ثقہ و غیر ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہٰذا جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے لی ہو، حضرت حسن بصری نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا لیکن پھر ان سے روایت بھی لی۔

****

۴۷۔ حدثنا بشر بن معاذ البصري نا مرحوم بن عبد العزيز العطار حدثني أبي وعمي قال سمعنا الحسن يقول إياكم ومعبدا الجهني فإنه

بشر بن معاذ بصری بواسطہ مرحوم بن عبدالعزیز عطار ان کے والد اور چچا حضرت حسن بصری سے ناقل ہیں کہ معبد جہنی سے بچتے رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے

ثَنَا مُجَالِدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ الأَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ أَلاَ تَعْجَبُونَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرٍ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهِ لَمَّا حُكِيَ عَنْهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَتَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيثَ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ أَيْضًا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی سے منقول ہے فرماتے ہیں ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب تھا محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کیا تم سفیان بن عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے کہنے پر جابر جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں پھر وہ خود ان سے روایت کرتا ہے۔ محمد بن بشار کہتے عبدالرحمن بن مہدی نے جابر جعفی کی احادیث چھوڑ دی تھیں۔ بعض علماء نے مرسل احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَسْنِدْ لِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي سَمِعْتُ وَإِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَهُوَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ الأَئِمَّةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَضْعِيفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوا فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذُكِرَ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ ضَعَّفَ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُونَ هٰؤُلاَءِ فِي الْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ حَدَّثَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يُضَعَّفُونَ فِي الْحَدِيثِ۔

ابو عبیدہ ابن ابی سفر کوفی بواسطہ سعید بن عامر اور شعبہ، سلیمان اعمش سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے کہا مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سند بھی دیجئے۔ ابراہیم نے فرمایا جب میں عبداللہ سے حدیث بیان کروں تو وہی ہے جو میں نے سنا اور جب میں کہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا تو سمجھو کہ متعدد راویوں نے ان سے روایت نقل کی۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) اہل علم ائمہ نے راوی کی تضعیف میں اسی طرح اختلاف کیا جس طرح دیگر علوم میں ان کا اختلاف منقول ہے۔ شعبہ سے مذکور ہے کہ انھوں نے ابو الزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف کہا اور ان سے روایات لینا چھوڑ دیا۔ پھر شعبہ نے ان لوگوں سے روایت لی جو حفظ و عدالت میں ان سے کم ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبیداللہ عرزمی اور کئی دوسرے راویوں سے روایت کی جن کو ضعیف قرار دیا گیا۔

٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدَعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَتُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ

محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان بصری نے امیہ بن خالد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا آپ عبدالملک بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبیداللہ عرزمی سے حدیث نقل کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے حدیث

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَيُقَالُ إِنَّمَا تَرَكَهُ لَمَّا تَفَرَّدَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا وَقَدْ ثَبَّتَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَحَدَّثُوا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ تَذَاكَرْنَا حَدِيثَهُ وَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِلْحَدِيثِ۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يُقَدِّمُنِي إِلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِيثَ۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ يَقْبِضُهَا قَالَ أَبُو عِيسَى إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْإِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانًا فِي الْعِلْمِ۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ تَرَكَهُ شُعْبَةُ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ فِي الصَّدَقَةِ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہا گیا کہ وجہ ترک یہ ہے کہ وہ بواسطہ عطاء بن ابی رباح اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اس کا انتظار کیا جائے اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔ متعدد ائمہ کرام نے ان محدثین ابوالزبیر، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کی تثبیت کی اور ان سے روایات لی ہیں۔

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حجاج اور ابن ابی لیلیٰ عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا فرماتے ہیں جب ہم حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس سے نکلتے تو ان کی احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ابوالزبیر حدیث میں ہم سے زیادہ حافظ تھے

✢ ✢ ✢

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی بواسطہ سفیان بن عیینہ ابوالزبیر سے نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آگے بڑھاتے تاکہ میں ان کے لیے حدیث یاد کروں۔

ابن ابی عمر، سفیان سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایوب سختیانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے ابوالزبیر نے حدیث بیان کی ابوالزبیر نے ابوالزبیر نے۔ سفیان نے ہاتھ کو بند کر کے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس سے اتقان اور حافظہ کی عمدگی کی طرف اشارہ ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے سفیان ثوری فرماتے تھے عبدالملک بن سلیمان علم کی میزان تھے۔

ابوبکر علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا شعبہ نے انہیں اس حدیث کی وجہ سے چھوڑ دیا جو انہوں نے صدقہ کے بارے میں روایت کی یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

وسلم قال من سأل الناس وله ما يغنيه كان يوم القيامة خموشا في وجهه قيل يا رسول الله وما يغنيه قال خمسون درهما أو قيمتها من الذهب قال علي قال يحيى وقد حدث عن حكيم بن جبير سفيان الثوري وزائدة قال علي ولم ير يحيى بحديثه بأسا.

۲۵۔ حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن آدم عن سفيان الثوري عن حكيم بن جبير بحديث الصدقة قال يحيى بن آدم فقال عبد الله بن عثمان صاحب شعبة لسفيان الثوري لو غير حكيم حدث بهذا فقال له سفيان وما لحكيم لا يحدث عنه شعبة قال نعم فقال سفيان الثوري سمعت زبيدا يحدث بهذا عن محمد بن عبد الرحمن بن يزيد قال أبو عيسى وما ذكرنا في هذا الكتاب حديث حسن فإنما أردنا حسن إسناده عندنا كل حديث يروى لا يكون في إسناده من يتهم بالكذب ولا يكون الحديث شاذا ويروى من غير وجه نحو ذاك فهو عندنا حديث حسن وما ذكرنا في هذا الكتاب حديث غريب فإن أهل الحديث يستغربون الحديث لمعان رب حديث يكون غريبا لا يروى إلا من وجه واحد مثل حديث حماد بن سلمة عن أبي العشراء عن أبيه قال قلت يا رسول الله أما تكون الذكاة إلا في الحلق واللبة فقال لو طعنت في فخذها أجزأ عنك فهذا حديث تفرد به حماد بن سلمة عن أبي العشراء

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو غنی کر دے وہ قیامت کے دن نوچے ہوئے چہرے کے ساتھ آئے گا عرض کیا یا رسول اللہ! کتنا مال غنی کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے حدیث روایت کی۔ یحییٰ نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان ثوری، حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ بیان کی۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں عبداللہ بن عثمان تلمیذ شعبہ نے سفیان ثوری سے کہا کاش یہ حدیث حکیم بن جبیر کے علاوہ کوئی اور روایت کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے، عبداللہ نے کہا ہاں ہیں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبید سے سنی اور وہ محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب میں جو لکھا کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی سند حسن ہے ہر وہ حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو اور وہ حدیث شاذ نہ ہو اور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جس حدیث کو ہم نے غریب کہا تو محدثین مختلف وجوہات کی بنا پر اسے غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک طریق سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں، جیسا کہ حماد بن سلمہ کی روایت ہے جو بواسطہ ابوالعشراء ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا صرف حلق اور لبہ (سینہ کا بالائی حصہ) کے علاوہ اور کسی جگہ سے جانور ذبح نہیں ہو سکتا؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کی ران میں بھالا گھونپو یہ بھی کافی ہے۔ حماد بن سلمہ، ابوالعشراء سے اس حدیث میں منفرد ہیں۔ ابوالعشراء سے بھی یہی صرف حدیث

ولا يعرف الذي اشتهر الا هذا الحديث وان كان هذا الحديث عند اهل العلم مشهورا فانما اشتهر من حديث حماد بن سلمة لا نعرفه الا من حديثه ورب رجل من الائمة يحدث بالحديث لا يعرف الا من حديثه فيشتهر الحديث لكثرة من روى عنه مثل ما روى عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الولاء وهبته لا يعرف الا من **حديث عبد الله بن دينار رواه عنه عبيد الله** بن عمر وشعبة وسفيان الثوري ومالك بن انس وابن عيينة وغير واحد من الائمة وروى يحيى بن سليم هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر فوهم فيه يحيى بن سليم والصحيح هو عن عبيد الله بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر هكذا روى عبد الوهاب الثقفي وعبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر وروى المؤمل هذا الحديث عن شعبة فقال شعبة لوددت ان عبد الله بن دينار اذن لي حتى كنت اقوم اليه فاقبل راسه قال ابو عيسى ورب حديث انما يستغرب لزيادة تكون في الحديث وانما يصح اذا كانت الزيادة ممن يعتمد على حفظه مثل ما روى مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر من رمضان على كل حر او عبد ذكر او انثى من المسلمين صاعا من

معروف ہے۔ اگرچہ علماء کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے لیکن یہ صرف حماد بن سلمہ سے مشہور ہوئی ہم اسے صرف حماد سے ہی پہچانتے ہیں، اور اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی امام ایک حدیث روایت کرتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے بہت سے راوی روایت کرتے ہیں اس لیے مشہور ہو جاتی ہے۔ جس طرح عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کی خرید وفروخت اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا یہ صرف عبداللہ بن دینار سے معروف ہے اور ان سے عبیداللہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری، **امام مالک بن انس، ابن عیینہ اور کئی ائمہ کرام رحمہم اللہ روایت کرتے** ہیں۔ یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس میں خطاء کی۔ صحیح یہ ہے کہ وہ بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی مؤمل نے یہ حدیث، شعبہ سے روایت کی۔ شعبہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر ان کے سر کو بوسہ دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بہت سی احادیث کچھ الفاظ کی زیادتی کے باعث غریب بھی جاتی ہیں۔ اگر زیادتی اس شخص کی طرف سے ہو جس کا حافظہ قابل اعتماد ہے تو صحیح ہے جیسے مالک بن انس بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد اور عورت پر واجب کیا امام مالک نے اس روایت میں "من المسلمین" کا لفظ زیادہ کیا۔ ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر اور کئی دوسرے ائمہ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس میں "من المسلمین"

تمر او صاعا من شعير قال وزاد مالك في هذا الحديث من المسلمين وروى ايوب السختياني وعبيد الله بن عمر وغير واحد من الائمة هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر ولم يذكروا فيه من المسلمين وقد روى بعضهم عن نافع مثل رواية مالك ممن لا يعتمد على حفظه وقد اخذ غير واحد من الائمة بحديث مالك واحتجوا به منهم الشافعي واحمد بن حنبل قالا اذا كان للرجل عبيد غير مسلمين لم يؤد عنهم صدقة الفطر واحتجا بحديث مالك فاذا زاد حافظ ممن يعتمد على حفظه قبل ذلك عنه ورب حديث يروى من اوجه كثيرة وانما يستغرب لحال الاسناد۔

۵۵۔ حدثنا ابو كريب وابو هشام الرفاعي وابو السائب والحسين بن الاسود قالوا نا ابو اسامة عن بريدة بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكافر ياكل في سبعة امعاء والمؤمن ياكل في معى واحد هذا حديث غريب من هذا الوجه من قبل اسناده وقد روي هذا من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم وانما يستغرب من حديث ابي موسى سألت محمود بن غيلان عن هذا الحديث فقال هذا حديث ابي كريب عن ابي اسامة وسألت محمد بن اسماعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث ابي كريب عن ابي اسامة لم نعرفه الا من حديث ابي كريب فقلت له حدثنا غير

کے الفاظ نہیں۔ بعض افراد نے نافع سے مالک کی روایت کی طرح روایت کی لیکن ان کی حافظہ پر اعتماد نہیں۔ متعدد ائمہ نے حدیث مالک کو لیا اور اس سے استدلال کیا۔ ان میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں جب کسی شخص کے غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہ کرے ان دونوں نے حدیث مالک سے دلیل پکڑی۔ بہرحال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جائے گا، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا بہت سی احادیث متعدد طرق سے مروی ہوتی ہیں لیکن وہ سند کی وجہ سے غریب سمجھی جاتی ہیں

ابوکریب، ابوہشام رفاعی، ابوسائب اور حسین بن اسود بواسطہ ابواسامہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس طرق سے سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ حدیث ابی موسیٰ سے غریب سمجھی گئی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابوکریب کی روایت ہے وہ ابواسامہ سے راوی ہیں ہم اسے صرف ابوکریب سے پہچانتے ہیں میں نے عرض کیا یہ حدیث متعدد افراد نے ابواسامہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام بخاری نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں جانتا۔ امام بخاری نے مزید فرمایا ہمارا خیال ہے ابوکریب نے ابواسامہ

وَاحِدٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بِهٰذَا فَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا غَيْرَ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَرَى أَنَّ أَبَا كُرَيْبٍ أَخَذَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ فِي الْمُذَاكَرَةِ۔

یہ حدیث مذاکرہ کے دوران لی ہے

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ شَبَابَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَحَدِيثُ شَبَابَةَ إِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِأَنَّهُ تَفَرَّدَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَهٰذَا الْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ أَصَحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

عبداللہ بن زیاد اور کئی دوسرے حضرات فرماتے ہیں شبابہ نے بواسطہ سوّار، شعبہ اور بکیر بن عطاء، عبدالرحمن بن یعمر سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دبا* اور زفال کے برتن سے منع فرمایا۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ حدیث شعبہ سے شبابہ کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے دبا اور زفال کے برتن سے منع فرمایا۔ حدیث شبابہ اس لیے غریب ہے کہ شعبہ سے روایت کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ ورنہ شعبہ اور سفیان نے اسی سند کے ساتھ بواسطہ بکیر بن عطاء اور عبدالرحمن بن یعمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا حج، عرفہ ہے۔ یہ مشہور حدیث، محدثین کے نزدیک اسی سند کے ساتھ اصح ہے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُزَاحِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ

محمد بن بشار بواسطہ معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابومزاحم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جنازہ کے پیچھے جائے اور جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے پیچھے جائے اور دفن کرنے تک ٹھہرے اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ جتنا ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بواسطہ مروان بن محمد، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابومزاحم، حضرت ابوہریرہ سے روایت

* کدو کو اندر سے کرید کر جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دبا کہتے ہیں (مترجم)

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ نَا أَبُو سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَا مَرْوَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِينَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا الَّذِي اسْتَغْرَبُوا مِنْ حَدِيثِكَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ حَدِيثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا الْحَدِيثُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيثُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ لِرِوَايَةِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے اس کے لیے ایک قیراط ہے الخ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ عبداللہ بواسطہ مروان، معاویہ بن سلام، یحییٰ، ابوسعید مولیٰ مہری، حمزہ بن سفینہ سائب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ میں (امام ترمذی) نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا عراق میں آپ کی کون سی روایت غریب سمجھی گئی۔ انھوں نے فرمایا حدیث سائب جو بواسطہ عائشہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پھر انھوں نے یہی حدیث بیان کی۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے اسے سائب کی روایت سے باعتبار سند غریب سمجھا گیا۔

٥٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ وَضَعْنَا

ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی سے نقل کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اونٹ) باندھ کر توکل کروں یا کھلا چھوڑ کر بھروسہ کروں۔ عمرو بن علی یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث انس سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

هذا الكتاب على الاختصار لما رجونا فيه من المنفعة نسأل الله النفع بما فيه وأن يجعله لنا حجة برحمته وأن لا يجعله علينا برحمته.

آخر الكتاب والحمد لله وحده على إنعامه وأفضاله وصلواته وسلامه على سيد المرسلين الأمي وصحبه وآله وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم وله الحمد على التمام وعلى النبي وآله وصحبه أفضل الصلوة وأزكى السلام والحمد لله رب العالمين.

اس کے ہم متمنی ہوئے ہے ہم (امام ترمذی) نے یہ کتاب، امید منفعت کے پیش نظر، مختصر لکھی۔ اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ اس کے مندرجات سے لوگوں کو نفع پہنچائے اپنی رحمت سے اسے ہمارے لیے دلیل و راہ نما بنائے اور اپنی رحمت (کاملہ) سے اسے ہمارے لیے وبال نہ بنائے۔

(کتاب ختم ہوئی)

تمت بالخیر

شمائل ترمذی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى
قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى ابْنِ سَوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ استاذ حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ابن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ف

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے بلکہ درمیانہ قد لمبائی کی طرف مائل تھے اور آپ نہ تو بہت سفید تھے اور نہ ہی زیادہ گندم گوں آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم دیا اس کے بعد آپ دس سال مکہ کرمہ میں ا عہ سال (رہے) مدینہ طیبہ میں رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اور اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ف۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّاُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے۔ آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔ آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب چلتے تو تھوڑے آگے کی طرف جھکتے۔

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانے قد کے تھے اور آپ کے

ف: زیادہ سفید رنگ جس میں سرخی نہ ہو اللہ تعالیٰ کو گندم گوں جو مائل بہ سپیدی ہو خوبصورت لگتا ہے اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے۔ (مترجم)

عہ: اکثر روایات کے مطابق آپ کا قیام مکہ تیرہ سال ہے یہ غالباً بیان راوی کی عادت کے مطابق کسر کو چھوڑ کر صرف دس سال کا ذکر کیا گیا ہے (جمع الوسائل فی شرح شمائل جلد اول) یا اس طرح کہ بعد بعثت مکہ میں قیام تیرہ سال تھا۔

مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّأْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً

دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا، آپ کے بال گھنے اور کانوں تک پہنچتے تھے۔ آپ پر سرخ دھاری دار چادر تھی میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی زلفوں والا سرخ (دھاری دار) سرخ جبہ میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور آپ نہ تو چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی آپ کا قد مبارک زیادہ لمبا تھا۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی آپ پست قد تھے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں، گوشت سے پر تھے سر مبارک اور کاندھوں کے جوڑ بڑے بھاری اور مضبوط تھے اور سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکاؤ ہوتا گویا بلندی سے نشیب آ[illegible]

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے بلکہ میانہ قد تھے اور آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ بل دار سیدھے تھے۔ آپ کا جسم گوشت سے پر نہیں تھا اور چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا بلکہ چہرہ مبارک میں کسی قدر گولائی تھی۔ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں خوب سیاہ، پلکیں اور پلکیں گھنی اور لمبی تھیں، جوڑ اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ تمام بدن بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے جب آپ چلتے تو زور سے پاؤں اٹھاتے گویا بلندی سے اتر رہے ہیں، جب کسی کی طرف دیکھتے تو پورا رخ کر کے دیکھتے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری

من رآه بديهة هابه ومن خالطه معرفة أحبه يقول ناعته لم أر قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم

عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا عن حلية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا أتعلق به فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر أطول من المربوع وأقصر من المشذب عظيم الهامة رجل الشعر إن انفرقت عقيقته فرق وإلا فلا يجاوز شعره شحمة أذنيه إذا هو وفره أزهر اللون واسع الجبين أزج الحواجب سوابغ من غير قرن بينهما عرق يدره الغضب أقنى العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم يتأمله أشم كث اللحية سهل الخدين ضليع الفم مفلج الأسنان دقيق المسربة كأن عنقه جيد دمية في صفاء الفضة معتدل الخلق بادن متماسك سواء البطن والصدر عريض الصدر بعيد ما بين المنكبين ضخم الكراديس أنور المتجرد موصول ما بين اللبة والسرة بشعر يجري كالخط عاري الثديين والبطن مما سوى ذلك أشعر الذراعين والمنكبين وأعالي الصدر طويل الزندين رحب الراحة شثن الكفين والقدمين سائل الأطراف أو قال شائل الأطراف خمصان الأخمصين مسيح القدمين ينبو عنهما الماء إذا زال

تھے ہیں۔ آپ دل کے بڑے سخی، زبان کے نہایت سچے، نہایت نرم طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ کو یکدم دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے دیکھتا، محبت کرتا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو حضور علیہ الصلوٰۃ کے حلیہ مبارک کے بیان سے واقف تھے، آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں سوال کیا اور میری خواہش تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مجھے بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں۔ تو انہوں (ہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی شان، معزز تھے آپ کا چہرۂ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا، آپ میانہ قد آدمی سے قدرے لمبے اور زیادہ دراز قد سے قدرے پست تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کی مانگ خود بخود نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ نہیں (یعنی خود نہ نکالتے) جب آپ بالوں کو بڑھاتے تو کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی والے تھے ابرو مبارک خم دار، باریک، گھنے اور جدا جدا تھے۔ ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو جاتی۔ آپ کا ناک مبارک بلندی مائل، نہایت خوبصورت اور روشن تھا غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو بلند بینی خیال کرتا، آپ کی داڑھی مبارک گھنی اور رخسار مبارک نرم اور ہموار تھے دہن مبارک کشادہ تھا اور دانتوں میں بھی فراخی تھی، سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن گویا مورت کی گردن تھی اور چاندی کی طرح صاف تھی۔ آپ کے اعضاء مبارکہ پر گوشت اور کسے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ برابر تھا۔ سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں والے تھے۔ بدن کا کھلا ہوا حصہ بھی روشن تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں نے ایک باریک خط بنایا ہوا تھا۔ اس لکیر کے سوا دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینہ

زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا وَيَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعَ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشٰى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضَ الطَّرْفِ نَظَرُهٗ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهٖ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ أَصْحَابَهٗ وَيَبْدَءُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ۔

کے بالائی حصے پر تھوڑے بال تھے کلائیاں دراز تھیں ہتھیلیاں فراخ تھیں ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ انگلیوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں سینہ کے گڑھے دبے ہوئے تھے قدم ہموار تھے ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا جب چلتے تو قوت سے چلتے۔ جھک کر پاؤں اٹھاتے اور دبے پاؤں کشادہ قدم چلتے جب چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا بلندی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھتے آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ...

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔

سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور سرخی مائل اور ایڑیاں مبارک دبلی پتلی تھیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات میں دھاری دار سرخ لنگی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں کبھی آپ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا کہ چاندی ڈھال کر بنائے گئے ہوں اور آپ کے بال کسی قدر سیدھے کنگھی کیے ہوئے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبیاء کرام دکھلائے گئے جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ میانہ قد قبیلہ شنوءہ کے مردوں سے معلوم ہوتے تھے۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے افراد میں سے عروہ سے زیادہ مشابہ

مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ الْكَرِيْمَةَ وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ.

عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب یعنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ اور میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے

عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ رَآهُ غَيْرِيْ قُلْتُ صِفْهُ لِيْ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا.

حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنا انہوں نے (حضرت ابوطفیل) نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا اور میرے سوا زمین پر دوسرا کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو۔ (سعید جریری) نے کہا مجھے حضور کی صفت بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

مہر نبوت

عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

حضرت جعد بن عبدالرحمان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے (سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو) میری خالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (یہ) میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی پیا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ گویا وہ مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ غدود

ف : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مستعمل پانی بیمار پیا کرے۔

الْحَمَامَةِ۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدَّتِهِ رُمَيْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشَاءُ اَنْ اُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ فَوَقَعَتْ اَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَآئِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

دیکھی۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہم اپنی دادی حضرت رُمیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (حضرت رمیثہ نے) فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میں حضور کے اتنے قریب تھی کہ اگر چاہتی تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو بوسہ دے سکتی۔ آپ نے سعد بن معاذ کے بارے میں فرمایا جس دن ان کا انتقال ہوا (ان حضرت سعد کے لیے اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آگیا (خوشی سے جھوم اٹھا)

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے پوتے فرماتے ہیں جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے (پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا) آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو زید! میرے قریب ہو اور میری پشت پر ہاتھ پھیرو۔ میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت پر جا لگیں۔ میں (عمرو بن اخطب کے شاگرد) نے پوچھا مہر نبوت کیا ہے تو فرمایا کچھ اکٹھے بال تھے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد محترم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا دسترخوان تھا جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اٹھا لو ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خوان اٹھا لیا دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوریں لاکر بارگاہ

مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ ابْسُطُوْا ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهٖ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى أَنْ يَّغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَّاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا۔

عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِيْ ظَهْرِهٖ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ نَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ فَدُرْتُ هٰكَذَا مِنْ خَلْفِهٖ فَعَرَفَ الَّذِيْ أُرِيْدُ فَأَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِيْلَانٌ كَأَنَّهَا ثَآلِيْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰى اسْتَقْبَلْتُهٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ

یہ کس پیالہ میں پیش کیں تو آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ (یعنی کھاؤ) پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ درہموں سے اس شرط پر خرید لیا کہ آپ ان کے لیے (یہودیوں کے لیے) کھجور کے درخت لگائیں اور ان کے پھلدار ہونے تک حفاظت کرتے رہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے صرف ایک درخت حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا۔ اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت اسی سال پھل لائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت کو کیا ہوا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ درخت میں نے لگایا ہے اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ اکھیڑا اور خود لگایا تو وہ اسی سال پھل لایا۔

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر ابھرا ہوا گوشت تھا۔

◆ ◆ ◆

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پیچھے گھوما تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چادر مبارک اپنی پشت سے ہٹا دی۔ میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مٹھی کی طرح تھی جس کے گرد تل یوں تھے گویا وہ مسّے ہیں (پستان کا سرا) پھر میں نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم ولکم ثم تلا ھذہ الآیۃ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات.

فرمایا اور تجھے بھی صحابہ کرام نے فرمایا اے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے بخشش کی دعا فرمائی؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تمہارے لیے بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اپنے خاصوں

باب ما جاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

موئے مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے بیان میں۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی نصف اذنیہ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکان لہ شعر فوق الجمۃ ودون الوفرۃ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے (اور درمیان میں پردہ ہوتا تھا) اور آپ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں سے قدرے نیچے ہوتے تھے۔

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مربوعا بعید ما بین المنکبین وکانت جمتہ تضرب شحمۃ اذنیہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

عن قتادۃ رضی اللہ عنہ قال قلت لانس رضی اللہ عنہ کیف کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکن بالجعد ولا بالسبط کان یبلغ شعرہ شحمۃ اذنیہ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا (آپ کے بال مبارک) نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

عن ام ھانئ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا مکۃ قدمۃ ولہ اربع غدائر.

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چار گیسو مبارک تھے۔

عن انس رضی اللہ عنہ ان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الی انصاف اذنیہ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے درمیان تک تھے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شروع شروع میں) اپنے

شَيْءٍ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے کیونکہ مشرکین اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کی موافقت فرماتے تھے جن میں کوئی مستقل احکام نازل نہ ہوتا۔ بعد میں آپ اپنے سر مبارک کی مانگ نکالتے تھے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک چار حصوں میں تقسیم دیکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مبارک کو تیل لگاتے تھے اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے اور آپ اکثر دستار مبارک کے نیچے ایک چھوٹا سا رومال رکھتے تھے یہاں تک ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت فرماتے، کنگھی استعمال فرمانے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا.

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفید بال

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ کے بال خضاب کی حد کو پہنچے ہی نہیں تھے صرف آپ کی کنپٹیوں پر کچھ سفیدی تھی لیکن حضرت ابوبکر نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگایا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ إِلَّا أَرْبَعَ عَشَرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی میں صرف چودہ بال سفید شمار کیے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْئَلُ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ وَإِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ شَيْءٌ۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب آپ سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آتی اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ سفیدی نظر آتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کی تلاوت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ قَدْ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَأَخَوَاتُهَا۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم دیکھ رہے ہیں آپ پر بڑھاپا آ گیا ہے آپ نے فرمایا مجھے سورہ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ تَيْمِ الرَّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِّيْ قَالَ فَأُرِيْتُهٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُهٗ هٰذَا نَبِيُّ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهٗ أَحْمَرُ۔

حضرت ابورمثہ تیمی (قبیلہ تیم رباب سے) فرماتے ہیں میں اور میرا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ پر اس وقت دو سبز کپڑے تھے اور آپ کے بالوں پر سفیدی نمایاں تھی جو سرخ رنگ کی تھی۔

عن سماك بن حرب رضي الله عنه قال قيل لجابر بن سمرة رضي الله عنه أكان في رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم شيب قال لم يكن في رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم شيب إلا شعرات في مفرق رأسه إذا ادهن واراهن الدهن.

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی مانگ میں صرف چند بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو وہ چھپ جاتے۔

باب ما جاء في خضاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب (مہندی) لگانا

عن أبي رمثة رضي الله عنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مع ابن لي فقال ابنك هذا فقلت نعم أشهد به قال لا يجني عليك ولا تجني عليه قال ورأيت الشيب أحمر.

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں آپ نے فرمایا اس کا وبال تجھ پر نہیں اور تیرا وبال اس پر نہیں (یعنی عرب کی جاہلانہ رسم کے مطابق بیٹے کے جرم میں باپ اور باپ کے جرم میں بیٹا نہیں پکڑا جائے گا)

عن عثمان بن موهب رضي الله عنه قال سئل أبو هريرة رضي الله عنه هل خضب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟ آپ نے فرمایا ہاں (لیکن کبھی کبھار آپ سر پر درد کی وجہ سے مہندی لگاتے تھے)

عن الجهذمة امرأة بشير بن الخصاصية رضي الله عنهما قالت أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من بيته ينفض رأسه وقد اغتسل وبرأسه ردع أو قال ردغ من حناء شك في هذا الشيخ.

حضرت بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ حضرت جہذمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خانۂ اقدس سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور آپ سر مبارک جھاڑ رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں خوشبو کا اثر تھا یا مہندی کا اس میں (راوی کے) استاد کو شک ہوا۔

عن أنس رضي الله تعالى عنه قال رأيت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبا قال حماد وأخبرنا عبد الله بن محمد بن عقيل قال رأيت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم عند أنس بن مالك رضي الله عنه مخضوبا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگا ہوا بال مبارک دیکھا۔

باب ما جاء في كحل رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگانا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات، تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں لگاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل دونوں آنکھوں میں تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک (تمہارا) سب سے اچھا سرمہ، سیاہ سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لباس مبارک کے بیان میں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْقَمِيْصُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ لباس قمیص (کرتا) تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں، پسندیدہ ترین لباس جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے، قمیص تھی۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک آستین، کلائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ.

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ أَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ. عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ أُرَاهَا حِبَرَةً.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ جُمَّتُهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ.

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ

مبارک تک تھی۔

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کھلی تھی یا راوی نے کہا قمیص کا بٹن کھلا تھا، فرماتے ہیں پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈال کر مہر نبوت کو چھوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ پر یمنی منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کاندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے پگڑی، کرتہ یا چادر، پھر فرماتے: "اے اللہ اس کپڑے کے پہنانے پر تیری تعریف ہے میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس چیز کے شر کی پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے یمنی منقش چادر تھی۔

حضرت عون اپنے والد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں (ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپ پر سرخ جوڑا تھا گویا کہ میں اب بھی آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت سفیان کہتے ہیں میرے خیال میں وہ یمنی چادریں تھیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دھاری دار سرخ جوڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کاندھوں کے قریب پہنچے تھے۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز

أَخْضَرَانِ۔

چادریں تھیں۔

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر زائل ہو چکا تھا (اس حدیث میں اور بھی لمبا واقعہ ہے)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے خود بھی پہنو، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی اسی کا کفن دو کیونکہ یہ سفید کپڑے بہترین کپڑے ہیں۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی ان ہی سے کفن پہناؤ کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اور اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کا ایک کمبل تھا۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت مغیرہ نے) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معیشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِي أَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى

ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان پر گیرو سے رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے تھے۔ آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا "واہ واہ" ابوہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے (اور پھر فرمایا) میں نے دیکھا کہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کے درمیان غش کی وجہ سے گرا پڑا ہوں، ایک آدمی آیا اور اس نے مجنون سمجھ کر میری گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ مجھے جنون نہیں تھا بلکہ

إِنِّي جُنُونًا وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ.

وہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے تھی۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَا لَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ فَقَالَ أَنْ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ.

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا البتہ ضفف (جماعت کے ساتھ) کی حالت میں ایسا کرتے، حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا ضفف کیا ہے؟ تو اس نے کہا لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موزہ مبارک

عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادہ موزے تحفتہً بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کئے آپ نے انہیں پہنا اور اسرائیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک جبہ بھی پیش کیا آپ نے انہیں پہنا حتی کہ وہ پرانے ہو کر پھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کے ہیں یا نہیں؟

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نعلین مبارک

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا ان میں (نعلین مبارک میں) دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے جو دوہرے تھے۔

عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت

قال اخرج الینا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نعلین جرداوین لہما قبالان قال فحدثنی ثابت بعد عن انس رضی اللہ عنہ انہما کانتا نعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو بالوں سے پاک جوتے جن پر بال نہیں تھے، نکال کر دکھائے (یعنی کسی صندوق وغیرہ سے باہر نکالے گئے ہیں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

عن عبید بن جریج رضی اللہ عنہ انہ قال لابن عمر رضی اللہ عنہ رایتک تلبس النعال السبتیۃ قال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیہا شعر ویتوضا فیہا فانا احب ان البسہا.

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا وجہ ہے میں آپ کو بغیر بالوں والی جوتیاں پہنے ہوئے دیکھتا ہوں، انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ ان میں وضو فرماتے تھے اور میں بھی ویسے ہی نعلین پہننا پسند کرتا ہوں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبالان.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تسمے لگے ہوئے تھے۔

عن عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلین مخصوفتین.

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو (دوہرے) سلے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشین احدکم فی نعل واحدۃ لینعلہما جمیعا او لیحفہما جمیعا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے یا دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یاکل یعنی الرجل بشمالہ او یمشی فی نعل واحدۃ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے (کھانا) کھانے اور ایک جوتے میں چلنے سے منع فرمایا۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدا بالیمین واذا نزع فلیبدا بالشمال فلتکن الیمنی اولہما تنعل وآخرہما تنزع.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے پس دایاں پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہونا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں سے ابتدا کو پسند فرماتے تھے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا (حبش کے عقیق وغیرہ کا تھا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے مہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ (دونوں) چاندی کے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِيْ كَفِّهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بتایا گیا کہ عجمی لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کی ہتھیلی مبارک میں اس کی سفیدی اب بھی ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ایک سطر "محمد" ایک سطر "رسول" اور ایک سطر "اللہ"۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف

النَّجَاشِیِّ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّھُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُہٗ فِضَّۃٌ وَنُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

خط لکھا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (عجمی بادشاہ) مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ (گھیرا) چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کیا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَہٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو انگوٹھی اتار لیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَکَانَ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ کَانَ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ ثُمَّ کَانَ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ حَتّٰی وَقَعَ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی پھر (بالترتیب) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں میں رہی اور بعد ازاں اریس کے کنویں میں گر گئی اس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے کا بیان

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْبَسُ خَاتَمَہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ اَبِیْ رَافِعٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ جَعْفَرٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابورافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ اَبِی الصَّلْتِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ

حضرت ابوالصلت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے

اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا أَخَالُهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

ہیں:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا یہی خیال ہے کہ انہوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ، اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھدوانے سے منع فرمایا اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خادم) کے ہاتھ سے اریس نامی کنوئیں میں گر گئی۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِي يَسَارِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ أَيْضًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (یہ حدیث صحیح بھی نہیں ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتار پھینکا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تلوار مبارک

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا

مِنْ فِضَّةٍ.

(بنا ہوا تھا)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.

حضرت عبداللہ بن سعید کے لڑکے حضرت ہود اپنے دادا حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی چڑھے ہوئے تھے۔ طالب (راوی) کہتے ہیں میں نے (ہود سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کی طرح بنوائی اور سمرہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز پر بنوائی ہے اور وہ (تلوار) بنو حنیف قبیلہ (کی تلواروں) کی ساخت پر تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زرہ مبارک

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن زرہوں کی کثرت کے سبب آپ نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (راوی کہتے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھیں۔

* * * * * * * * * * * *

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ.

خود مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطل (مرتد) کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کرو۔

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔ (راوی کہتا ہے) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا ہے ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے قتل کرو" ابن شہاب کہتے ہیں "مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

دستار مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

۱؎ فتح مکہ کے دن سر انور پر سیاہ عمامہ اور اس کے اوپر خود تھا بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے خود اتارے ہوئے عمامہ شریف کے ساتھ دیکھا لہٰذا روایات میں کوئی تعارض نہیں۔ (مترجم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمرو بن حریث (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

اور انہی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دستار باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم ابن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِزَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تہبند مبارک

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ہمیں دکھانے کے لیے) ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا إِنْسَانٌ خَلْفِي يَقُولُ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنَّهُ أَتْقَى وَأَبْقَى فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ أَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ.

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی وہ فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ میں چلا جارہا تھا۔ کہ اچانک ایک آدمی پیچھے سے کہہ رہا ہے "اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ یہ نہایت پرہیزگاری ہے اور کپڑا بھی دیر تک باقی رہتا ہے" میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ایک معمولی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا عمل نمونہ نہیں ہے۔ تب میں نے دیکھا تو آپکا تہبند پنڈلیوں کے نصف تک تھا۔

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَأْتَزِرُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَتْ إِزْرَةُ صَاحِبِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ایاس اپنے والد سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پنڈلی کے نصف تک تہبند باندھتے تھے اور فرمایا اسی طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند مبارک تھا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلُ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موٹا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ تہبند کی جگہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو کچھ نیچے اور اگر یہ بھی نہیں تو تہبند کو ٹخنوں پر لٹکانے کا کوئی حق نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رفتار مبارک

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرۂ انور میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لیے زمین سمٹی جاتی تھی۔ ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بے تکلف چلتے تھے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ.

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں:۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَنُّعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

قناع (رومال) مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے بھیگا ہوا ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔

نشست مبارک

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغلوں میں ہاتھ ڈالے دوزانو بیٹھے دیکھا (آپ فرماتی ہیں) میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر مجھ ہیبت اور خوف سے کانپ اٹھی۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پاؤں رکھے چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ (اگر ایسی صورت میں لیٹنے سے ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ممنوع ہے ورنہ جائز)

عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبٰى بِيَدَيْهِ۔

حضرت ربیح اپنے والد عبدالرحمن کے واسطے سے اپنے دادا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت ابو سعید خدری) نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تُكَأَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهِ۔

تکیہ مبارک

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا لیے ہوئے دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے

أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے (بھی) بڑا گناہ نہ بتاؤں! صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا (بڑے گناہ) ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر یہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہہ اٹھے کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

حضرت علی بن اقمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اتِّكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تکیہ لگانا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گھر سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ نے یمنی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر مبارک

بِهِ وَعَلَى رَأْسِهِ عِصَابَةٌ صَفْرَاءُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا فَضْلُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اشْدُدْ بِهٰذِهِ الْعِصَابَةِ رَأْسِي قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَامَ وَدَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

پر زرد رنگ کی پٹی (پگڑی) بندھی ہوئی تھی میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ پٹا میرے سر پر زور سے باندھ۔ حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا (یعنی پٹی باندھ دی) پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ کر کھڑے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَكْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھانا تناول فرمانا

عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ وَيَلْعَقُهُنَّ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور (پھر) ان کو چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوعِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْزِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روٹی مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دو دن متواتر پیٹ بھر کر جو کی روٹی (بھی) نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ.

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی روٹی بھی نہیں بچا کرتی تھی۔

(یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے۔ (اور) شام کا کھانا نہ پاتے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى فَقِيلَ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید میدہ کی روٹی کھائی؟

حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا پھر پوچھا گیا (حضرت سہل سے) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں پھر پوچھا گیا! تم جو کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے اس سے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر ہم اسے پکا لیتے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو چوکی پر رکھ کر (کھانا) کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی راوی کہتے ہیں میں نے حضرت

مَا كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ.

عَنْ مَسْرُوْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ إِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِهِ نِعْمَ الْأُدْمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ

قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو پھر آپ کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے تو انہوں نے فرمایا اس (چمڑے کے) دستر خوان پر۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ نہ روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی نہ گوشت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

....

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا)

سالن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے "حضرت عبداللہ بن عبدالرحمان اپنی روایت میں کہتے ہیں "اچھے سالن" یا "اچھا سالن" سرکہ ہے۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی

بِطْنَهٗ.

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی بھی خشک کھجور نہیں تھی جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ بہترین سالن ہے"۔

عَنْ زَھْدَمِ الْجَرْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاُتِیَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰی رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَکَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُھَا تَاْکُلُ شَیْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰکُلَھَا قَالَ اُدْنُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ.

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا حاضرین میں سے ایک آدمی دور ہٹ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے

عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِیْنَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی.

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباری (چکور) کا گوشت کھایا۔

عَنْ زَھْدَمِ الْجَرْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُہٗ وَقُدِّمَ فِیْ طَعَامِہٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَیْمِ اللّٰہِ اَحْمَرُ کَاَنَّہٗ مَوْلٰی قَالَ فَلَمْ یَدْنُ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْمُوْسٰی اُدْنُ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ مِنْہُ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ یَاْکُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُہٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اَطْعَمَہٗ اَبَدًا.

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ جب آپ کا کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا حاضرین مجلس میں ایک شخص سرخ رنگ قبیلہ بنو تیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ رومی غلام ہے، راوی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو (اور کھاؤ) کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو کچھ چیز (نجاست) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے اس کو مکروہ جانتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور

كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ اَوْ دُعِيَ لَهٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا اَعْلَمُ اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بلائے گئے تو میں تلاش کرکے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ عِنْدَهٗ دُبَّاءً يُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ۔

حضرت عبداللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور (نمک لگا کر) سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا

قال انس رضي الله عنه فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء حوالي القصعة فلم أزل أحب الدباء من يومئذ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب الحلواء والعسل۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

عن ام سلمة رضي الله عنها انها قربت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فاكل منه ثم قام الى الصلوة وما توضأ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (بکری کا) بھنا ہوا پہلو پیش کیا آپ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

عن عبد الله بن الحارث رضي الله عنه قال اكلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم شواء في المسجد۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه قال ضفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فاتي بجنب مشوي ثم اخذ الشفرة فجعل يحز لي بها منه قال فجاء بلال يؤذنه بالصلوة فالقى الشفرة فقال ما له تربت يداه قال وكان شاربه قد وفى فقال له اقصه لك على سواك او قصه على سواك۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی کا) مہمان ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری لے کر اس سے میرے لیے کاٹنا شروع کیا تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اسے کیا ہوا اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یہ محبت بھرا کلمہ ہے بددعا نہیں) راوی کہتے ہیں میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا لاؤ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مسواک رکھ کر کاٹ لو۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهش منها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو دست (بازو) پیش کیا گیا اور یہ آپ کو مرغوب تھا آپ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ سَمُّوْهُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو (بکری کا) بازو مرغوب تھا راوی کہتے ہیں اور آپ کو اسی میں زہر ملا کر دیا گیا، صحابہ کا گمان تھا کہ یہودیوں نے آپ کو زہر دیا تھا۔

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي الذِّرَاعَ بَعْدَ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ.

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی آپ بازو پسند فرماتے تھے میں نے آپ کو بازو دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں (یعنی دو ہی بازو ہوتے ہیں اور وہ میں نے آپ کو پیش کر دیئے) تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں تجھے کہتا رہتا تو دیتا رہتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَتِ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهَا لِاَنَّهَا اَعْجَلُهَا نُضْجًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازو کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا ان کے خیال کے مطابق، لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت پاتے تھے اور بازو جلدی پک جاتا ہے اس لیے آپ اس کی طرف جلدی فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ.

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "بے شک پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے"۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ اچھا سالن ہے"۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے میں نے عرض کیا صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر (گوشت اور روٹی ملا کر جو مرکب تیار ہوتا ہے اسے ثرید کہتے ہیں)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا علی النساء کفضل الثرید علی الطعام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا من ثور اقط ثم راٰہ اکل من کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا (صرف ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے اور وضو بھی فرمایا اس سے پہلے یا تو آپ نے صرف ہاتھ مبارک دھوئے یا نئے سرے سے تازہ وضو فرمایا) پھر دوبارہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے بازو کا گوشت کھایا۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صفیۃ رضی اللہ عنہا بتمر و سویق۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی پر کھجوروں اور ستو سے ولیمہ کیا۔

عن عبید اللہ بن علی عن جدتہ سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر رضی اللہ عنہم اتوھا فقالوا لھا اصنعی لنا طعاما مما کان یعجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکلہ فقالت یا بنی لا تشتھیہ الیوم قال بلی اصنعیہ فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنتہ ثم جعلتہ فی قدر وصبت علیہ شیئا من زیت ودقت الفلفل والتوابل فقربتہ الیھم فقالت ھذا مما کان یعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکلہ۔

حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا اور اسے آپ رغبت سے تناول فرماتے تھے انہوں (حضرت سلمیٰ) نے فرمایا اے میرے بیٹے! آج تو وہ کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا۔ عرض کیا کیوں نہیں ابھی ضرور کھائیں گے آپ ہمارے لیے وہ (کھانا) پکائیں اس پر حضرت سلمیٰ نے تھوڑے سے جو لے کر ان کو پیسا اور ہنڈی میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا۔ اور کچھ سیاہ مرچ مصالحے کوٹ کر اس میں ڈالے۔ اور پھر (یہ کھانا) ان کے قریب کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور خوشی سے کھاتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً فَقَالَ كَاَنَّهُمْ عَلِمُوْا اَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے بکری ذبح کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (از راہ ِ ملاطفت) فرمایا گویا کہ یہ گھر والے جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِّنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی۔ آپ نے اس سے کچھ کھایا پھر وہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھایا اور پھر ظہر (کی نماز) کے لیے وضو کیا اور نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ انصاری عورت آپ کی خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی آپ نے اسے کھایا اور دوبارہ (وضو کیے بغیر) …

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُّعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهُ اَوْفَقُ لَكَ۔

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے، ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی شروع کیں جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا اے علی تم نہ کھاؤ کیونکہ تم ابھی تک کمزور ہو۔ (یعنی آپ کا معدہ ابھی اسے قبول نہیں کرتا) حضرت ام منذر کا بیان ہے اس پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے (راویہ کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے چقندر اور جو کو پکایا تو آپ نے فرمایا اے علی! اس سے کھائیں کیونکہ تمہارے لیے بہت موافق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے) تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس اس وقت کا کھانا ہے (آپ فرماتی ہیں) میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے

يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ.

میں نے روزے کی نیت کی ہے۔ پھر ایک دن آپ جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کہیں سے تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: کھجور کا حلوہ۔ آپ نے فرمایا میں صبح سے روزہ دار ہوں پھر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ فَأَكَلَ.

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے اور پھر تناول فرمایا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ حضرت عبداللہ (راوی) کہتے ہیں (ثفل سے مراد) ہنڈیا کا بقیہ ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

کھانا کھانے کے لیے وضو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔

وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أَأُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں!

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔

ف:۔ اس سے معلوم ہوا کہ نفل روزے کی نیت زوال سے پہلے تک کی جا سکتی ہے۔

ف:۔ نفلی روزہ ضرورت کے تحت توڑا جا سکتا ہے اور پھر اس کی قضا واجب ہے۔

وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ۔

اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے کی برکت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ۔

کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِيْنَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں نے اس جیسا آغاز کے لحاظ سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا (کبھی) نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی (لیکن) پھر اسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو (جب یاد آئے) یہ الفاظ کہے "بسم اللہ اولہ وآخرہ" میں اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے پاس کھانا (رکھا ہوا) تھا آپ نے فرمایا بیٹا قریب ہو جا اور اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات فرماتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا اور مسلمان بنایا)۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دستر خوان اٹھا دیا جاتا (یعنی آپ کھانے سے فارغ ہوجاتے) تو آپ فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک جسے نہ چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے پرواہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے"۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِیْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام کی مجلس میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس (کھانے) کو دو لقموں میں کھا گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے پر (بھی) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَدَحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیالہ مبارک

عَنْ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيْظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيْدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لا کر دکھایا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَالنَّبِيْذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی، نبیذ (جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں)، شہد اور دودھ پلایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھل تناول فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تر کھجور کے ساتھ خربوزہ

الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ.

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ أَجْرٍ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ وَعِنْدَهُ حِلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَأَ يَدَهُ مِنْهَا فَأَعْطَانِيهِ. وَعَنْهَا قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَأَجْرٍ

تناول فرمایا کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور تر کھجور (کھانے میں) جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے۔ آپ اسے لے کر یہ دعا کرتے، اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما ہمارے مدینہ ہمارے صاع اور مد میں برکت دے۔ (صاع اور مد غلے کا وزن کرنے کے دو پیمانے ہیں) اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کے لیے اتنی جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور اس کی مثل، دعا کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) آپ پھر کسی چھوٹے بچے کو جو سامنے نظر آتا بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں: مجھے (میرے چچا) معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال دے کر بھیجا جس کے اوپر روئیں دار ترلونے رکھے ہوئے تھے۔ میں یہ تھال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی کیونکہ آپ کو خربوزے پسند تھے۔ آپ کے پاس اس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زیور رکھے ہوئے تھے۔ اس میں سے آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی

زُغْبٍ فَأَعْطَانِي مِلْءَ كَفِّهِ حُلِيًّا أَوْ قَالَتْ ذَهَبًا.

اللہ عنہا سے فرماتی ہیں:۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال جس کے اوپر چھوٹے چھوٹے روئیں والے خربوزے تھے، لے کر آئی تو آپ نے مجھے ہاتھ بھر کر زیورات دیئے یا راوی نے کہا کہ سونا دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشروبات مبارکہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ آپ دودھ کا ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ میں (حضرت ابن عباس) آپ کی دائیں جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب۔ آپ نے مجھ سے فرمایا "پینے کا حق تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے۔" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس میں برکت پیدا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔ (پھر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ کفایت کرتی ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شُرْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی نوش فرمانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی

وَهُوَ قَائِمٌ.

کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے (دونوں حالتوں میں) پانی پیتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحَبَةِ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دارالقضاء میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا، آپ نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا اور پھر باقی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا وضو ہے جسے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا إِذَا شَرِبَ وَيَقُولُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تین سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے دو مرتبہ سانس لیتے۔ ف؛

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيهَا فَقَطَعْتُهَا.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا، پھر میں نے مشکیزے کا منہ کاٹ کر (بطور تبرک) اپنے پاس رکھ لیا۔

ف: پانی کو دو بار پینا بیان جواز کے لیے کبھی ایسا کرتے ورنہ عادت مبارک تین مرتبہ سانس لینے کی تھی اور یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے درمیان والے دو سانس مراد لیے اس لیے روایات میں کوئی تعارض نہیں۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ (پانی پیتے وقت) تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ وَقِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہوکر مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی کھڑے ہوکر پانی نوش فرماتے تھے۔ (الف)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خوشبو لگانا

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا.

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو (کے تحفے) سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا تحفہ) رد نہیں کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزیں"

الف) عزیمت کے تحت اور بیان جواز کے لیے کبھی کبھی کھڑے ہوکر پانی پیتے ورنہ آپ کا معمول بیٹھ کر پانی پینا تھا (مترجم)

لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَالطِّيبُ وَ اللَّبَنُ.

یعنی تکیہ، تیل و خوشبو اور دودھ لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ.

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان (خوشبو) دی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے:

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَلْقَى جَرِيرٌ رِدَاءَهُ وَ مَشَى فِي إِزَارٍ فَقَالَ لَهُ خُذْ رِدَاءَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلْقَوْمِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ صُورَةً مِنْ جَرِيرٍ إِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُورَةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں) پھر حضرت جریر نے اپنی چادر اتار دی اور صرف تہبند میں چلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے (چادر کو) لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت شخص نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں جیسی ہم تک خبر ملی ہے۔ (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے مقابلہ نہیں)

بَابُ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انداز گفتگو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح لگاتار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ ایسا صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ وہ آپ سے سمجھی جاسکے

—— عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ ابْنَ أَبِي هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا فَقُلْتُ صِفْ لِي مَنْطِقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فُضُولٌ وَلَا تَقْصِيرٌ لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهُ لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔

حضرت حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے خوب واقف تھے، آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت غمگین اور متفکر رہتے اور آپ کو کسی وقت بھی چین نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی خاموشی دراز تھی اور بغیر ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ آپ کے کلام کی ابتدا اور انتہا منہ بھر کر (باعظم) ہوتی اور جامع کلام فرماتے۔ آپ کا کلام مفصل ہوتا (یعنی) نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔ آپ نہ تو سخت طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ آپ کسی نعمت کو برا نہیں کہتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ کو دنیا اور اس کا مال ومتاع غضب ناک نہیں کرتا تھا۔ جب (کہیں) حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کر سکتی جب تک آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے لیے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔ آپ پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو ہاتھ الٹ لیتے جب گفتگو فرماتے تو دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے۔ جب آپ کو غصہ آتا تو منہ پھیر لیتے اور کنارہ کش ہو جاتے جب آپ خوش ہوتے آنکھ مبارک بند فرما لیتے آپ کی ہنسی عام طور پر مسکراہٹ ہوتی اور اولوں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَحِكِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تبسم فرمانا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں میں قدرے باریکی تھی اور آپ کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی جب میں آپ

إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ.

کر دیکھتا تو آپ کی چشمہائے مبارک سرمہ لگے بغیر سرگیں معلوم ہوتیں۔

عَنْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَثِيْرًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبد الحارث بن جزء فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا.

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَآخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهِ وَيُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ أَعْطُوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُوْلُ إِنَّ لِيْ ذُنُوْبًا مَا أَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اس کو بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ قیامت کے دن ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) لایا جائے گا حکم ہوگا۔ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور کبیرہ گناہ چھپائے جائیں۔ پھر اسے کہا جائے گا کیا تو نے فلاں دن، ایسا ایسا عمل کیا ہے؟ وہ بغیر کسی انکار کے اقرار کرے گا اور کبیرہ گناہوں (کے سبب) سے ڈر رہا ہوگا۔ پھر حکم ہوگا اس کو ہر برائی کے بدلے ایک نیکی دو۔ وہ کہے گا میرے پھر اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس بات پر) ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ إِلَّا ضَحِكَ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے میں اسلام لایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ إِلَّا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے میں مسلمان ہوا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں بھی حاضر ہونے) سے نہیں روکا اور آپ

تَبَسَّمَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ
مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ
قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ
النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ
فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ
فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ
فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ
فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ
وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ يَقُوْلُ
أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ
بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي
الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى
ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ
سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا
لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ
ضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ
يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا
صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ

جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں
جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا ایک آدمی سرینوں
کے بل باہر آئے گا اس سے کہا جائے گا جا جنت میں
داخل ہو جا (آپ فرماتے ہیں) پھر وہ جنت میں داخل ہونے
کے لیے جائے گا۔ جب دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام جگہ
پکڑ لی ہے تو واپس آکر عرض کرے گا اے رب! لوگوں نے
اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے۔ اس سے کہا جائے گا کیا تجھے
اپنا گذشتہ زمانہ (دنیا) یاد ہے وہ کہے گا ہاں رب! کہا
جائے گا تمنا کر (یعنی کچھ مانگ) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں) پھر وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا تجھے وہ
کچھ جو تو نے تمنا کی اور اس کے علاوہ دنیا کا دس گنا اور بھی۔ وہ
عرض کرے گا اے رب! کیا تو مجھ سے استہزا فرماتا ہے حالانکہ
تو بادشاہ ہے؟ (حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں) میں نے دیکھا

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کے
پاس ایک جانور لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے
رکاب میں پاؤں رکھتے وقت "بسم اللہ" پڑھی جب اس کی
پیٹھ پر سوار ہو گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر آپ نے فرمایا "وہ
ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس
کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف
واپس جانے والے ہیں" پھر آپ نے تین مرتبہ "الحمد للہ" اور
تین بار "اللہ اکبر" پڑھا پھر کہا "اے اللہ! تو پاک ہے بے شک
میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے
سوا بخشنے والا کوئی نہیں" پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرا
اٹھے (فرماتے ہیں) میں نے پوچھا اے امیر المومنین! آپ کس
وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ حضرت صلی

ضحکتَ یا رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلَّم قال إنَّ ربَّکَ لیعجبُ من عبدِہِ إذا قال ربِّ اغفر لی ذنوبی یعلمُ أنَّہُ لا یغفرُ الذُّنوبَ أحدٌ غیری.

عن عامرِ بنِ سعدٍ قال قال سعدٌ رضیَ اللہُ عنہُ لقد رأیتُ رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلَّم ضحکَ یومَ الخندقِ حتّی بدت نواجذُہُ قال قلتُ کیف کان ضحکُہُ قال کان رجلٌ معہُ ترسٌ وکان سعدٌ رامیًا وکان یقولُ کذا وکذا بالتُّرسِ یُغطّی جبہتَہُ فنزعَ لہُ سعدٌ بسہمٍ فلمّا رفعَ رأسَہُ رماہُ فلم یُخطئ ہذہِ منہُ یعنی جبہتَہُ فانقلبَ وشالَ برجلِہِ فضحکَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلَّم حتّی بدت نواجذُہُ قلتُ من أیِّ شیءٍ ضحکَ قال من فعلِہِ بالرَّجلِ.

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا بے شک تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے گناہ بخش دے" (کیونکہ) وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ) خندق کے دن دیکھا آپ (اتنے) ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے" حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا" اس ہنسنے کی کیا وجہ تھی انہوں نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال کو ادھر ادھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیر انداز تھے (اس لیے) آپ نے ایک تیر نکالا اور جونہی اس نے سر اٹھایا، اسے دے مارا تیر اس کی پیشانی پر لگا وہ الٹا گیا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی (اس واقعہ پر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک نظر آنے لگے (حضرت عامر بن سعد نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی

بابُ ما جاءَ فی صفةِ مزاحِ رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلَّم

باب ۳۶ خوش طبعی

عن أنسِ بنِ مالکٍ رضیَ اللہُ عنہُ أنَّ النَّبیَّ صلّی اللہُ علیہِ وسلَّم قال لہُ یا ذا الأُذُنینِ قال محمودٌ قال أبو أسامةَ یعنی یُمازحُہُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے دو کانوں والے!" حضرت محمود بن غیلان (راوی) کہتے ہیں حضرت ابو اسامہ (راوی) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی (فرماتے تھے)۔

عن أنسِ بنِ مالکٍ رضیَ اللہُ عنہُ قال إن کان النَّبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلَّم لیُخالطُنا حتّی یقولُ لأخٍ لی صغیرٍ یا أبا عُمیرٍ ما فعلَ النُّغیرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا اے ابو عمیر! تیرے ممولے کا کیا ہوا! ابو عمیر کے پاس ممولے کا ایک بچہ تھا جو مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ خوش طبعی دریافت فرمایا۔

عن أبی ہریرةَ رضیَ اللہُ عنہُ قال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! صحابہ کرام

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا. مُدَاعِبُنَا يَعْنِيْ مُمَازِحُنَا.

نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں۔
(یعنی باوجود مزاح کے جھوٹی بات نہیں کہتا)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ، اونٹنی ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِّنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَلَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا اَرْسِلْنِيْ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَاْلُوْ مَا اَلْصَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ اَوْ قَالَ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (حالانکہ) وہ بظاہر بدصورت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ (حضرت زاہر رضی اللہ عنہ) سامان بیچ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیچھے سے اچانک بغل گیر ہوگئے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے! (اسی اثنا میں) مڑ کر دیکھا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر انہوں نے نہایت اہتمام سے اپنی پیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے برکت کے لیے ملنا شروع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں یا آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیش قیمت ہو۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتْ عَجُوْزٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّدْخِلَنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِي فَقَالَ اَخْبِرُوْهَا اَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوْزٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نے بارگاہ رسالت آب میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی (حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ عورت روتی ہوئی واپس ہوگئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو بتا دو کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک ہم نے ان کو (عورتوں کو) ایک خاص طرح

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۴ شعر گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ ؎

وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے "وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ" (اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جس کو تو نے اجرت نہیں دی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ ؎

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک بہت سچی بات جو شاعر نے کہی وہ لبید بن ربیعہ کا یہ شعر ہے ؎

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔"

اور قریب تھا کہ امیہ بن ابو الصلت اسلام لے آئے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ اَصَابَ حَجَرٌ اِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ ؎

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ

وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔

"تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے
اور تجھے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہنچی ہے"

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھ سے) ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا

الله صلى الله عليه وسلم يا أبا عمارة؟ فقال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ولى سرعان الناس تلقتهم هوازن بالنبل ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته وأبو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب آخذ بلجامها ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ؎

أنا النبي لا كذب
أنا ابن عبد المطلب

تم (جنگ حنین میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جلد باز لوگ بھاگ گئے کیونکہ وہ ہوازن قبیلہ کے تیروں کی زد میں آ گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر مبارک پر تھے اور حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے سفیان نے اس کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے "میں نبی ہوں" اس (بات) میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

◆ ◆ ◆

عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وابن رواحة يمشي بين يديه وهو يقول:

خلوا بني الكفار عن سبيله
اليوم نضربكم على تنزيله
ضربا يزيل الهام عن مقيله
ويذهل الخليل عن خليله

فقال له عمر رضي الله عنه يا ابن رواحة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حرم الله تعالى تقول شعرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم خل عنه يا عمر فلهي أسرع فيهم من نضح النبل.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حبیب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضا کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے۔ "اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی مار ماریں گے جو سروں کو اپنے مقام سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں تو شعر پڑھتا ہے!
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے کہنے دو بے شک یہ شعر (کافروں کو) تیر برسانے سے بھی زیادہ تیزی سے لگتے ہیں۔

عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال جالست رسول الله صلى الله عليه وسلم أكثر من مائة مرة وكان أصحابه يتناشدون الشعر ويتذاكرون أشياء من أمر الجاهلية وهو ساكت وربما تبسم معهم.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے بھی زیادہ بیٹھا۔ آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے) شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے) بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ
اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا بہترین کلام، لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے۔
"سن لو اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے"

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ قَافِیَةٍ مِنْ قَوْلِ اُمَیَّةَ بْنِ الصَّلْتِ كُلَّمَا اَنْشَدْتُهٗ بَیْتًا قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدْتُهٗ مِائَةً یَعْنِیْ بَیْتًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَادَ لَیُسْلِمُ.

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو میں نے آپ کو امیہ بن صلت کے کلام سے ایک سو بیت سنائے جب بھی ایک بیت سناتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے ایک سو بیت سنائے۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تھا کہ امیہ بن صلت، ایمان لاتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُنَافِحُ اَوْ یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر آپ کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل فخریہ انداز سے مدافعت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّمَرِ

باب رات کے وقت قصہ گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ نِسَاءَهٗ حَدِیْثًا فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْهُنَّ كَاَنَّ الْحَدِیْثَ حَدِیْثُ خُرَافَةَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا خُرَافَةُ اِنَّ خُرَافَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک عجیب قصہ سنایا ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا گویا یہ خرافہ کا قصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خرافہ کے واقعہ سے واقف ہو [illegible]

كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْأَعَاجِيبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ۔

فرمایا خرافہ قبیلہ عذرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانہ جاہلیت میں جنات نے قید کر لیا۔ وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا پھر انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام عجائبات لوگوں کو سناتے جو اس نے جنوں میں دیکھے پھر لوگ ہر عجیب بات کو کہتے یہ تو خرافہ کی بات ہے۔

حَدِيثُ أُمِّ زَرْعٍ

اُمِّ زرع کی حدیث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَى قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أُبِثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ عورتوں نے مل بیٹھ کر آپس میں پختہ معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے حالات (ایک دوسرے سے) نہیں چھپائیں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے کہا میرا خاوند، دشوار گزار پہاڑی پر دبلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ ہی وہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ منتقل کیا جائے (یعنی میرا خاوند ناکارہ ہے) دوسری عورت نے کہا میرا خاوند ایسا ہے کہ میں اس کا حال ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ دوں اگر میں اس کا حال بیان کروں تو تمام عیوب بیان کروں گی (یعنی میرے خاوند کے حالات ناقابل بیان ہیں) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند دبلا لمبا ہے اگر میں کچھ کہوں تو مجھے طلاق دی جاتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکائی جاتی ہوں (یعنی کسی طرف کی نہیں رہتی) چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند مکہ مکرمہ کی رات کی طرح ہے جو نہ گرم نہ سرد نہ خوف اور نہ رنج (یعنی میرا خاوند معتدل مزاج ہے) پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند گھر آئے تو چیتا اور باہر جائے تو شیر ہے۔ وہ گھریلو معاملات کی تحقیق نہیں کرتا چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب کچھ سمیٹ لیتا ہے، پانی پیئے تو سب چڑھا لیتا ہے جب لیٹتا ہے تو کپڑا خوب لپیٹ لیتا ہے اور میرے کپڑے میں ہاتھ ڈال کر (میرے) رنج و راحت کو معلوم نہیں کرتا (یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند سست

الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ
قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ
قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ
قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا

ہے دیا اس عورت نے کہا، تاکہ وہ بیوقوف ہے وہ ہر بیماری کا بیان بتلا
ہے تجھے زخمی کر دے یا توڑ پھوڑ کر دے یا ہر دو بیک وقت جمع
کر دے یعنی وہ بیوقوف اور ناکارہ شخص ہے آٹھویں عورت
نے کہا میرے خاوند کو ہاتھ لگانا خرگوش کو ہاتھ لگانے کے برابر ہے
(نہایت ملائم بدن والا ہے) اور وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے
نویں عورت نے کہا میرا خاوند اونچے ستونوں والا اعلیٰ نسب والا
لمبی پرتلے والا (سخی) راکھ والا (سخی) اور اس کا گھر
مشورہ گاہ کے قریب ہے (یعنی معتبر آدمی ہے) دسویں عورت
نے کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا مالک ہے؟ وہ مالک
اس (تعریف) سے کہیں بہتر ہے وہ اونٹوں کا مالک
ہے اور اس کے اونٹ اکثر باڑے میں رہتے ہیں اور بہت
کم چراگاہ میں جاتے ہیں۔ جب وہ اونٹ باجے کی آواز
سنتے ہیں (مہمانوں کے استقبال کے لیے) تو اپنے ذبح ہونے
کا یقین کر لیتے ہیں۔ (یعنی یہ شخص سخی ہے اور مہمان نواز ہے)
گیارہویں عورت نے کہا میرا خاوند ابوزرع ہے اور ابوزرع
کیسا ہے؟ اس نے زیورات سے میرے کان جھلا دیئے اور چربی
سے میرے بازو بھر دیئے (خوب کھلایا پلایا) اس نے مجھے خوش
کیا تو میں اپنے آپ سے خوش ہوئی۔ اس نے مجھے تھوڑی سی
بکریوں والوں (غریب خاندان) میں پایا تو مجھے ان میں سے لایا
جہاں اونٹوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی ہیں اور گاہنے والے
ہیں اور غلہ صاف کرنے والے آدمی ہیں (یعنی مالدار سسرال)
میں بات کرتی ہوں تو برا نہیں سمجھا جاتا میں سوتی
ہوں تو صبح تک سوئی رہتی ہوں اور پیتی ہوں تو سیراب ہو کر پیتی
ہوں۔ ابوزرع کی ماں بھی کیسی (باکمال) عورت ہے اس کے
برتن بڑے بڑے ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے ابوزرع کے
بیٹے کی شان بھی عجیب ہے اس کا پہلو کھجور کی بے چھل ٹہنی کی
طرح ہے اور اسے صرف بکری کے بچے کا ایک بازو سیر کر دیتا ہے
ابوزرع کی بیٹی بھی کیا ہی (لائق تعریف) ہے ماں باپ کی فرمانبردار
اور چادر کو بھرنے والی ہے (یعنی موٹی تازی) اور اپنی ہمسائی کے

تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ.

عورت (یعنی سوکن) کو جلانے والی ہے۔ ابوزرع کی لونڈی بھی کیا ہی (قابل ستائش) ہے نہ ہمارے راز فاش کرتی ہے نہ ہمارا غلہ چوری سے جاتی ہے اور نہ ہی ہمارے گھر کو کوڑے کرکٹ سے بھرتی ہے۔ ام زرع نے کہا کہ ابوزرع گھر سے نکلا اس وقت دودھ کی مشکیں بلوئی جا رہی تھیں (یعنی دودھ سے مکھن نکالا جا رہا تھا) اس نے ایک عورت سے ملاقات کی جس کے ساتھ اس کے پہلو میں دو نادر لڑکے اس کے (چیتے کی طرح) دو چیتوں سے کھیل رہے تھے۔ (اس کے بعد ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور میں نے بھی ایک ایسے سردار سے شادی کرلی جو گھوڑے پر سوار ہوتا، ہاتھ میں خطی نیزہ ہوتا (مقام خط جو بحرین کی بندرگاہ کے پاس ہے، کا نیزہ خطی نیزہ کہلاتا ہے) اور سہ پہر کو وہ میرے پاس کثرت سے چوپائے لے آتا اس نے مجھے ان چوپایوں میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے ام زرع! خود بھی کھاؤ اور اپنے اقارب کو بھی کھلاؤ (اس کے باوجود) اگر میں اس کے دیئے ہوئے تمام عطیات جمع کروں تو (پھر بھی) ابوزرع کے چھوٹے سے چھوٹے برتن کے برابر نہیں ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسا ابوزرع ام زرع کے لیے تھا (یعنی نہایت شفیق اور مہربان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آرام فرمانا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے اے رب! مجھے (اس دن کے) عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دعا مانگتے "اے اللہ! مجھے تیرے ہی نام سے موت آئے گی اور تیرے نام سے ہی زندہ رہتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے فرماتے اور تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار

لَمَّا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

دیا جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا وَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ جب رات کے وقت بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو دعا کے انداز میں جمع فرماکر ان میں پھونک مارتے اور سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور ابتدا سر اقدس، چہرہ مبارک اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا اور آپ نے معمولی خراٹے لیے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی آرام فرماتے معمولی خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر نماز کی خبر دی آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی اور آپ نے وضو نہیں فرمایا اس حدیث میں اور بھی قصہ ہے ساتھ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تمام تعریفوں کے لائق اللہ ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہمیں کفایت کی اور جگہ دی کیونکہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی جگہ دینے والا۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں پڑاؤ کرتے وقت) رات کو اترتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے (کچھ وقت) پہلے اترتے (پڑاؤ فرماتے) کلائی کھڑی کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے۔

ف: نیند سے بیداری کے بعد وضو نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ (مترجم)

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب عبادت فرمانا

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آگئے عرض کیا گیا آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے تمام اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ جَآءَكَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ سے عرض کیا جاتا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے آپ فرماتے کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ ثُمَّ أَتٰى فِرَاشَهٗ فَإِذَا كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَهْلِهٖ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کیلیے) کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سنتے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

وَثَبَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ مَعْنٌ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد، ابوکریب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی جانب آرام فرما ہوئے (لیٹے ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے سے نیند (کے اثرات) دور فرمانے لگے پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا اور نماز شروع کردی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی اٹھ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑنا شروع کر دیا پھر آپ نے کئی مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی۔ حضرت معن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چھ مرتبہ۔ پھر آپ نے وتر پڑھے آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر تین رکعت وتر پڑھے۔ پھر مؤذن کے آنے پر آپ اٹھ کھڑے ہوئے دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا درد کے غلبہ کی وجہ سے

يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

رات کو نماز (تہجد) نہ پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

♦ ♦ ♦

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ کے دروازے یا خیمے کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں پھر چار مرتبہ دو، دو رکعتیں پڑھیں، ہر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو کی نسبت سے مختصر ہوتیں پھر آپ نے وتر پڑھے اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ

....

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔
ام المؤمنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے، چار پڑھتے اور تو ان کی عمدگی اور لمبائی کے بارے میں مت پوچھ پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ

رضی اللہ عنہا قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشۃ رضی اللہ عنہا ان عینی تنامان ولا ینام قلبی۔

اور دراز ہوتی تھیں پھر تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ منہا اضطجع علی شقہ الایمن۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے (یعنی دو رکعتوں کے ساتھ تیسری رکعت ملا کر وتر بناتے نہ یہ کہ صرف ایک رکعت ادا کرتے) جب آپ فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل تسع رکعات۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (یعنی کبھی کبھی)

عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل قال فلما دخل فی الصلوۃ قال اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ قال ثم قرأ البقرۃ ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ وکان یقول سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسہ فکان قیامہ نحوا من رکوعہ وکان یقول لربی الحمد لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ وکان یقول سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی ثم رفع رأسہ فکان ما بین السجدتین نحوا من السجود وکان یقول رب اغفرلی حتی قرأ البقرۃ وآل عمران والنساء والمائدۃ او الانعام شعبۃ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں (حضرت حذیفہ) نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو فرمایا "اللہ بہت بڑا ہے جو بادشاہت، حکومت بڑائی اور بزرگی والا ہے"

پھر آپ نے سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی اور قیام جتنا رکوع فرمایا آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر رکوع کے برابر قومہ کیا اور "لربی الحمد" بار بار پڑھا۔

پھر آپ نے قیام جیسا سجدہ کیا آپ سجدے میں "سبحان ربی الاعلی" پڑھتے تھے۔ پھر سر انور اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے جیسا جلسہ فرمایا اور آپ "رب اغفرلی" پڑھتے رہے۔ پھر آپ نے سورہ بقرہ، آل عمران، النساء، مائدہ یا سورۂ انعام تلاوت فرمائی۔ حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے کہ سورہ مائدہ تھی یا سورۂ

اَلَّذِیْنَ سُئِلَ فِی الْمَائِدَۃِ وَالْاَنْعَامِ۔

الف لام۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاٰیَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَۃً۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی (نماز تہجد میں) قرآن پاک کی ایک آیت بار بار تلاوت فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ لَیْلَۃً مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی ہَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قِیْلَ لَہٗ وَمَا ہَمَمْتَ بِہٖ قَالَ ہَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی، آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب ارادہ فرمایا، آپ نے جواب دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَءُ وَہُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَءَ وَہُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں قراءت فرماتے اور تیس چالیس آیات کا اندازہ قراءت رہ جاتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے۔ پھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِہٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَءَ وَہُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَہُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَءَ وَہُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَہُوَ جَالِسٌ۔

حضرت عبداللہ ابن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی اتنا ہی وقت بیٹھ کر جب آپ کھڑے کھڑے قراءت فرماتے تو اسی صورت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی جاتے اور جب بیٹھ کر قراءت فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی اسی

عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا وَیَقْرَءُ بِالسُّوْرَۃِ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز بیٹھ کر پڑھتے اور (کوئی) سورۃ نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ سورت اپنے سے لمبی سورتوں سے بھی بڑھ جاتی۔

وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

(یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (نفل نماز) اکثر بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کاشانہ مبارک میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھیں۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ أَيُّوْبُ أُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب صبح ہوتی اور موذن اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایوب (راوی) کہتے ہیں میرے خیال کے مطابق حضرت نافع نے "خفیفتین" (یعنی ہلکی) کا بھی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِرَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ وَلَمْ أَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی نماز) سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ (آپ کی ہمشیرہ) رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء

وَالْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ (راوی کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (عاصم کہتے ہیں) ہم نے کہا جو ہم میں سے پڑھ سکے گا پڑھے گا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا جب سورج ادھر (مشرق) میں اس طرح ہوتا جس طرح عصر کے وقت ادھر (مغرب) میں ہوتا ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ادھر مشرق میں اس طرح ہوتا جس طرح ظہر کے وقت ادھر (مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے ہر دو رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں پر اسلام کے ساتھ جدائی کرتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

باب نماز چاشت

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت یزید رشک سے مروی کہ میں نے حضرت معاذ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے آپ (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہاں! چار رکعتیں یا جتنی زیادہ اللہ چاہتا، ادا فرماتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، چاشت کے وقت چھ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِيْ أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا

حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا، کے کسی نے نہیں بتایا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن آنحضرت

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے آپ نے غسل فرمایا، آٹھ رکعتیں (اتنی مختصر) پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اس وقت کے علاوہ اس طرح پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ رکوع اور سجود پورا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيْئَ مِنْ مَغِيْبِهٖ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں (پڑھتے تھے) البتہ جب سفر سے واپس تشریف لاتیں (تو پڑھتے تھے)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اس کثرت سے نماز چاشت ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی نہیں ترک فرمائیں گے اور (کبھی اس طرح) چھوڑ دیتے کہ ہم سمجھتے (شاید) اب نہیں پڑھیں گے۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْمِنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تُدْمِنُ هٰذِهِ الْأَرْبَعَ الرَّكَعَاتِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلَّى الظُّهْرُ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ أَفِيْ كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے وقت چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمیشہ زوال شمس کے وقت چار رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا کہ سورج ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میری کوئی بڑی نیکی اوپر کو (خدا کے حضور) پہنچے۔ میں نے عرض کیا کیا ہر رکعت میں قرأت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہاں! پھر میں نے عرض کیا کیا ان کے درمیان سلام؟

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں (نفل) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا عمل اوپر

يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَيَمُدُّ فِيهَا.

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنْ

کو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر فرماتے تھے۔

باب ۴۲ گھر میں نفل۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بارے میں (گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے پھر بھی مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں البتہ اگر فرض نماز ہو۔ (یعنی فرض نماز م

باب ۴۳ روزے رکھنا

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس قدر مسلسل روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے ہی رکھتے جائیں گے اور کبھی (اس طرح مسلسل) افطار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ مِنْهُ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يَّصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا.

کبھی کسی مہینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ ہمیں گمان ہوتا شاید اب (آپ کا) افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور اگر (اے مخاطب!) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہے تو اسی حالت میں دیکھے گا اور آرام فرمانے کی حالت میں دیکھنا چاہے تو آرام فرما ہی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ وَمَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات مسلسل روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے اب نہیں چھوڑیں گے اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور آپ نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہ رکھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ کبھی دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا شعبان کے مہینے میں اکثر اور رمضان کے مہینے میں کل روزے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزے رکھتے (ام المومنین نے اکثر پر کل کا حکم دیا)۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعۃ المبارک کا روزہ چھوڑتے۔

عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهِ صَامَ.

حضرت معاذہ کہتی ہیں میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کن دنوں میں؟ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کی تعیین کی پرواہ نہیں کرتے تھے (یعنی جن

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ قصداً رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیر اور جمعرات کو اعمال (خداوند تعالیٰ کے حضور) پیش کئے ہوتے ہیں پس (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے، ہفتہ، اتوار اور (پیر) کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا يَّصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةُ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دور جاہلیت میں قریش، عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (بھی) آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاشورہ (کا فرض روزہ) چھوڑ دیا گیا۔ جس نے چاہا عاشورہ کا روزہ (نفلی) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا۔

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟

مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ.

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک دائمی ہوا کرتا تھا اور تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح (عبادت کی) طاقت رکھتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ؟ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ أَحَبَّ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس ایک عورت تھی۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام لیا) جو رات بھر نہیں سوتی (یعنی عبادت کرتی ہے)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تنگ نہیں پڑتا ثواب دینے میں یہاں تک کہ تم (عمل سے) تنگ آجاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند کرتے تھے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشہ قائم رہے (یعنی عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے زیادہ پسندیدہ ہے)

عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جس عمل کو ہمیشہ کیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوْعِهِ وَيَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے مسواک کی، وضو فرمایا اور پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ اور پھر سورہ بقرہ کے ساتھ قراءت شروع کی جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو ٹھہر جاتے اور رحمت کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب پر پہنچتے تو پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے بقدر قیام رکوع فرمایا اور پڑھا "حکومت بادشاہت بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے"۔ پھر آپ نے بقدر رکوع، سجدہ فرمایا اور پڑھا "حکومت، بادشاہت بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے" پھر آپ نے دوسری رکعت میں سورہ آل

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةً سُورَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

عمران پڑھی پھر (تیسری رکعت میں) سورۃ النساء اور (چوتھی رکعت میں) سورۃ مائدہ پھر (باقی رکعتوں میں) آپ اسی طرح کرتے (یعنی پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجود ہوتا)

باب ۴۳ قرآت فرمانا

حضرت یعلیٰ بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآت مبارکہ کے بارے میں پوچھا پس انہوں نے سنا کر ام المومنین رضی اللہ عنہا صاف صاف اور جدا جدا حروف (کی) قرآت بیان فرمانے لگیں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو جدا جدا کرکے پڑھتے تھے)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ حسب ضرورت (مد وغیرہ کو) کھینچ کر پڑھتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک (کی آیات) جدا جدا کرکے پڑھتے، فرماتے "الحمد للہ رب العالمین" پھر وقف فرماتے اور پھر "الرحمن الرحیم" پھر آپ وقف فرماتے اور پڑھتے۔ "مالک یوم الدین"

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرآت فرماتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تعریف کے لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت رکھی ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰى عَرِيشِيْ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت (اپنے گھر کی) چھت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قراءت سنا کرتی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَاُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَاَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْ لَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَاَخَذْتُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ اَوْ قَالَ اللَّحْنِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اونٹنی پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے۔ انا فتحنا لک الخ (بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے سبب آپ کے پہلے اور بعد والوں کے گناہوں کو بخش دے) آپ خوش آوازی سے قراءت فرماتے۔ عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں (میرے استاد) معاویہ بن قرہ نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اسی آواز میں (یا کہا) اسی لہجہ میں پڑھنا شروع کرتا۔

◆ ◆ ◆

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لَا يُرَجِّعُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) خوب رو اور خوش آواز تھے اور آپ قراءت میں (ہمیشہ) خوش الحانی نہیں فرماتے تھے (یعنی خوش الحانی سے پڑھنا آپ کی عادت مبارکہ نہیں تھی بلکہ کبھی آپ اس طرح پڑھتے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُهَا مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت (اتنی بلند ہوتی) کہ صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن لیتا حالانکہ آپ گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بُكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنسو مبارک

عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت مطرف اپنے والد ماجد عبداللہ بن شخیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ

پاس حاضر ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینۂ مبارک سے ہنڈیا کے جوش کی طرح رونے کی آواز آرہی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں دوسرے آدمی سے سننا چاہتا ہوں پھر میں نے سورۂ نساء پڑھی اور جب میں "وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا" پر پہنچا (فرماتے ہیں) تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک دن سورج کو گہن لگ گیا (تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی (اتنا لمبا قیام کیا کہ) آپ رکوع کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے، پھر آپ نے رکوع فرمایا اور اتنا لمبا رکوع فرمایا) گویا کہ آپ رکوع سے سر انور نہیں اٹھائیں گے پھر نہایت لمبا قومہ کیا، اور پھر سجدہ فرمایا تو اس میں کافی دیر ٹھہرے رہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جلسہ فرمانے کے بعد آپ نے دوسرا سجدہ فرمایا اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے، گویا کہ آپ سجدہ سے سر مبارک نہیں اٹھائیں گے۔ سجدے کی حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی "اے میرے پروردگار! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اے میرے پروردگار! کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک یہ لوگ بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا (اے اللہ!) ہم تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج روشن ہوگیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ

يَمُوتُ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ

تعالیٰ کی صورتیں ادا کیں اور فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب ان کو گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پناہ چاہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهُ تَقْضِي فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبْكِينَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتُ أَرَاكَ تَبْكِي قَالَ إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ إِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِنَّ نَفْسَهُ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ تَعَالَى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو جو نزع کی حالت میں تھی بغل میں لیا۔ اور پھر اپنے سامنے رکھ دیا۔ (چنانچہ) آپ کے سامنے ہی وہ انتقال فرما گئیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا (صدمے کی وجہ سے چیخ پڑیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے روتی ہے ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ نہیں رو رہے آپ نے فرمایا میں رو نہیں رہا بے شک یہ (آنسو) رحمت ہیں اور یقیناً مومن تو ہر حال میں بھلائی پر ہوتا ہے بے شک اس کی جان دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکالی جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تُهْرَاقَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو بوسہ بھی دے رہے تھے اور رو بھی رہے تھے یا راوی نے کہا، آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ أَفِيكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ انْزِلْ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازے میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جماع نہ کیا ہو۔ اتنی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اترو! پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر میں اترے (اور انہیں) دفن کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِسْحًا نَثْنِيْهِ ثَنْيَتَيْنِ فَيَنَامُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَيْتُهٗ أَرْبَعَ ثَنْيَاتٍ كَانَ أَوْطَأَ لَهٗ فَثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُوْنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ إِلَّا أَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ قُلْنَا هُوَ أَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالَتِهِ الْأُوْلٰى فَإِنَّهٗ مَنَعَتْنِيْ وَطَاءَتُهٗ صَلَاتِي اللَّيْلَةَ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ

باب بستر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بستر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا۔ اور اس میں کھجور کی مونجھ بھری ہوئی تھی۔

حضرت جعفر بن محمد (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا) کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے حجرہ مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا؟ ام المومنین نے فرمایا چمڑے کا بنا ہوا گدا تھا اور اس میں کھجور کی مونجھ بھری ہوئی تھی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایک ٹاٹ تھی جس کو ہم دوہرا کر دیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ اگر میں اس ٹاٹ کی چار تہہ کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ نرم ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس کو چار تہہ کر دیا۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے رات کو کونسا بستر بچھایا تھا (آپ فرماتی ہیں) ہم نے کہا بستر تو وہی تھا لیکن ہم نے اسکی چار تہیں کر دی تھیں دوہری کی بجائے ہمارے خیال میں وہ آپکے لئے زیادہ نرم ہے آپ نے فرمایا اسے پہلی حالت پہ ہی بدل دو کیونکہ اسکی نرمی نے مجھے آج

باب انکساری فرمانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس طرح (حد سے) نہ بڑھاؤ، جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو حد سے بڑھایا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، لہذا مجھے "اللہ کا بندہ"

وَرَسُوْلُهٗ.

اور اس کا رسول کہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ أَيِّ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ نے فرمایا تو مدینہ طیبہ کے جس راستے میں چاہے بیٹھ جا میں بھی وہاں بیٹھتا ہوں۔ (یعنی جہاں چاہے بیٹھ اپنی ضرورت سے آگاہ کرے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرْضٰى وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے جنازوں میں تشریف لے جاتے دراز گوش پر سوار ہوتے اور غلام کی (بھی) دعوت قبول فرماتے۔ (جنگ) بنی قریظہ کے دن آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے جس کی رسی اور پالان کھجور کی مونجھ کے تھے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى إِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْإِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جَو کی روٹی اور کئی دن کی باسی پرانی چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرمالیتے آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی لیکن آپ نے وصال فرمانے تک اس کو چھڑانے کے لئے کچھ نہ پایا (یہ فقر اختیاری کی شان تھی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر ایک کمبل بچھا ہوا تھا حج فرمایا، اس کمبل کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی "اے اللہ! اس کو ایسا حج بنادے جس میں ریاکاری اور نمائش نہ ہو۔"

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا حضرت انس فرماتے ہیں پھر بھی جب صحابہ کرام آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ الْحَسَنُ فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهِ وَمَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى مَنْزِلِهِ جَزَّأَ دُخُولَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْءًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا لِأَهْلِهِ وَجُزْءًا لِنَفْسِهِ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْءَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ سِيرَتِهِ فِي جُزْءِ الْأُمَّةِ إِيثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِإِذْنِهِ وَقَسْمُهُ عَلَى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّينِ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا آپ (ہند بن ابی ہالہ) حلیہ مبارکہ سے زیادہ واقف تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے بارے میں کچھ بیان کریں، انہوں (ہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ذیشان معزز تھے، اور آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کر دی (کل حدیث معروف پہ گزر چکی ہے)۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت دراز تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھپانے کے بعد (ایک مرتبہ) میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ (امام حسین رضی اللہ عنہ) مجھ سے پہلے ہی ان (اپنے ماموں ہند) سے پوچھ چکے ہیں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا اس سے وہ بھی آگاہ ہو چکے ہیں۔ (اور مجھے یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنے والد ماجد (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے، باہر جانے اور آپ کے طور طریقوں کے بارے میں پوچھ لیا ہے۔ اور کوئی بات بھی (بلا تحقیق) نہیں چھوڑی، امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو اپنے گھر کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ (کی عبادت) کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے (حقوق کی ادائیگی) کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے پھر اپنا حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے پس (اپنے فیوض و برکات) خاص صحابہ کرام کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچا دیتے ان سے کوئی چیز روک کر نہ رکھتے امت کے حصہ (وقت) میں آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ علم و فضل والوں کو گھر کے اندر آنے کی اجازت

بهم ويشغلهم فيما يصلحهم والامة من مسئلتهم عنه واخبارهم بالذي ينبغي لهم ويقول ليبلغ الشاهد منكم الغائب وابلغوني حاجة من لا يستطيع ابلاغها فانه من ابلغ سلطانا حاجة من لا يستطيع ابلاغها ثبت الله قدميه يوم القيمة ولا يذكر عنده الا ذلك ولا يقبل من احد غيره يدخلون روادا ولا يفترقون الا عن ذواق ويخرجون ادلة يعني على الخير قال فسألته عن مخرجه كيف كان يصنع فيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخزن لسانه الا فيما يعنيه ويؤلفهم ولا ينفرهم ويكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من غير ان يطوي عن احد منهم بشره ولا خلقه ويتفقد اصحابه ويسأل الناس عما في الناس ويحسن الحسن ويقويه ويقبح القبيح ويوهيه معتدل الامر غير مختلف لا يغفل مخافة ان يغفلوا او يميلوا لكل حال عنده عتاد لا يقصر عن الحق ولا يجاوزه الذين يلونه من الناس خيارهم افضلهم عنده

فرماتے اور ساتھی دینی فضیلت کے اعتبار سے ان پر وقت تقسیم فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک ضرورت ہوتی کسی کی دو ضرورتیں والا ہوتا، اور کسی کی بہت سی حاجتیں ہوتیں۔ آپ ان کی ضروریات میں مشغول ہوتے اور ان کو ان کی اپنی اور باقی امت کی اصلاح سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے مسائل کے بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے حاضر کو غائب تک (میرے یہ) مسائل پہنچانے چاہئیں اور میرے پاس ایسے آدمی کی ضرورت بھی پہنچایا کرو جو خود نہیں پہنچا سکتا کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کی حاجت، کسی صاحب اختیار کے پاس پہنچاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی ضروریات کا ذکر کیا جاتا تھا آپ اس کے خلاف (یعنی فضول بات) قبول نہیں فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس (علم وعقل) کی چاہت لے کر آتے اور جب واپس جاتے تو (علم وعقل کے علاوہ) کچھ نہ کچھ کھا کر جاتے اور بھلائی کے راہنما بن کر جاتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (اپنے والد ماجد سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے جانے کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو صرف بامقصد کلام کے لئے استعمال فرماتے صحابہ کرام کو باہم محبت سکھاتے اور ان کو جدا نہ ہونے دیتے۔ آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے اور اسے ان پر حاکم مقرر کرتے لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈراتے اور ان سے اپنی حفاظت فرماتے لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے خندہ روئی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کے حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے رہتے۔ آپ اچھے کو اچھا سمجھتے اور اس کی تائید فرماتے اور برے کو برا سمجھتے اور اسے ذلیل و کمزور کرتے۔ آپ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے اور صحابہ کرام سے بے خبر نہ رہتے کہ کہیں وہ

أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً وَ أَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُوَازَرَةً قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ وَ إِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيْبِهِ لَا يَحْسَبُ جَلِيْسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُوْرٍ مِّنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوْا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيْهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثٰى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِيْنَ بَلْ كَانُوْا يَتَفَاضَلُوْنَ فِيْهِ بِالتَّقْوٰى مُتَوَاضِعِيْنَ يُوَقِّرُوْنَ فِيْهِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمُوْنَ فِيْهِ الصَّغِيْرَ وَ يُؤْثِرُوْنَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُوْنَ الْغَرِيْبَ.

فائق یا پست نہ ہوجاتی۔ آپکے پاس ہر حالت کے لئے مکمل سامان ہوتا۔ آپ نہ تو حق سے قاصر رہتے اور نہ آگے بڑھتے (یعنی حق پہ رہتے) لوگوں میں بہترین افراد آپ کے ہم نشین ہوتے۔ جو لوگوں کا زیادہ خیر خواہ ہوتا وہ آپ کے نزدیک افضل ہوتا اور جو شخص لوگوں پر زیادہ احسان کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا آپکے نزدیک وہ بڑے مرتبے والا ہوتا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان سے (اپنے والد ماجد سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ کے مجلس مبارک کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے جب آپ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی تشریف رکھتے اور اسی بات کا حکم بھی فرماتے ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے (یعنی سب سے برابر پیش آتے) کوئی بیٹھنے والا یہ نہ سمجھتا کہ اس سے کوئی زیادہ باعزت ہے۔ جب کوئی شخص آپکے پاس بیٹھتا یا آپ سے گفتگو کرتا تو جب تک وہ خود نہ چلا جاتا آپ اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا آپ اسکی حاجت پوری فرماتے یا نرمی سے جواب دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور حسن اخلاق عام تھا چنانچہ آپ لوگوں کے لئے باپ کی طرح تھے اور تمام لوگوں کے حقوق آپکے نزدیک برابر تھے آپکی مبارک مجلس بردباری حیا، صبر اور امانت کی مجلس ہوتی تھی نہ تو وہاں آوازیں بلند ہوتیں اور نہ کسی (معزز لوگوں) کی عزتوں پر عیب لگایا جاتا اس مجلس مبارک کی غلطیاں (اگر کوئی ہو) کسی سے بھی بیان نہ ہوتیں (یعنی پھیلائی نہ جاتی تھیں) اہل مجلس آپس میں برابر ہوتے تھے ایک دوسرے پر فخر نہیں کرتے تھے صرف تقویٰ کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے۔ اہل مجلس (باہمی) عاجزی کرتے، بڑوں کی عزت کرتے اور چھوٹوں پر رحم کرتے حاجتمندوں کو ترجیح دیتے اور مسافروں کے حقوق کا خیال رکھتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا پایہ تحفۃً دیا جائے تو میں قبول کرلوں اور اگر اس کی دعوت (بھی) دی جائے تو پھر (بھی) قبول کرلوں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ہی ترکی گھوڑے پر بلکہ پیدل تشریف لائے یہ آپکی تواضع کا لاجواب ثبوت ہے۔

عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ وَاَقْعَدَنِيْ فِيْ حِجْرِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِيْ۔

حضرت عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے حضرت یوسف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست اقدس پھیرا۔ (یعنی بچپن میں)

* * *

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِيْفَةٍ كُنَّا نَرٰى ثَمَنَهَا اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ لَا سُمْعَةَ فِيْهَا وَلَا رِيَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر (جو اونٹنی پر تھا) اور ایک کمبل پر (جو اس پالان پر تھا) جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی حج فرمایا جب آپ اونٹنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لئے پکارتا ہوں جو شہرت اور نمائش سے پاک ہے۔

* * *

وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهٗ ثَرِيْدًا عَلَيْهِ دُبَّاءٌ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے ثرید (روٹی اور گوشت) جس میں کدو (بھی) ڈال رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کدو لے لے کر کھاتے تھے (کیونکہ) آپ کدو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا جائے تو میں جہاں تک ممکن ہوتا اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھریلو معمولات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے

فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا أُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَى أَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ وَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَيَّ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا خَيْرٌ أَوْ أَبُو بَكْرٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُمَرُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُثْمَانُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں خود جوئیں دیکھتے بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود کرتے اور آپ نہایت پاکیزہ تھے اس کا مطلب جوئیں دیکھنا اس لیے تھا کہ کہیں سے لگ گئی ہو۔

باب ۳۸ اخلاق حسنہ

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں۔ کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ کے حالات مبارکہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ اور جب آپ پر وحی نازل ہوتی مجھے بلا بھیجتے اور میں (اسے) لکھ لیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے (اور) جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام باتیں تم سے بیان کرتا ہوں۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے شریر آدمی کی طرف بھی متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طریقے) سے ان کا دل (نیکیوں کی طرف) نرم ہو جائے، اور آپ میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب! میں نے پوچھا کیا میں بہتر ہوں یا عثمان رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عثمان غنی اچھے مگر میرے پوچھنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی بات بتا دی (اس لئے) کاش! میں آپ سے نہ پوچھتا آنحضرت

قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَقَنِيْ فَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يُوَاجِهُ أَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَهُ يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَ

صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک ہر ایک سے برابر تھا اس لئے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دس سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے، آپ نے مجھے کبھی "اُف" تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کر تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کر تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے زیادہ ملائم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی نہ تو ریشم ملا کپڑا، نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں سونگھی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، جس کے کپڑوں پر زعفران کا کچا رنگ تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو (بھی) منہ پر ایسی بات نہیں فرماتے تھے جو اسے ناپسند ہو (اس لئے) جب وہ چلا گیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس زردی کے چھوڑنے کا کہتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعی طور پر فحش کہنے والے تھے، اور نہ بتکلف فحش گو تھے، (اسی طرح) آپ بازاروں میں چلّانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے

يَصْفَحُ۔

اور درگزر فرماتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَّلَا امْرَاَةً۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا۔ اور آپ نے نہ تو کسی خادم کو پیٹا، اور نہ ہی کسی عورت کو۔

* * *

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِّنْ مَّظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَاِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ اَشَدِّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا وَّلَا خُيِّرَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَّأْثَمًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک کہ اللہ تعالےٰ کے محارم کو نہ توڑا جائے (یعنی شریعت کی خلاف ورزی) اور جب اللہ تعالےٰ کے محارم کو توڑا جاتا (یعنی شرعی پابندیوں سے کوئی تجاوز کرتا) تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب ناک ہو جاتے اور جب آپ کو دو کاموں میں (سے ایک کا) اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے (بشرطیکہ) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ اَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر گھر آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا بُرا بیٹا اور بُرا بھائی (ہے) پھر آپ نے اجازت فرمائی، اور جب وہ داخل ہو تو آپ نے نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیشک لوگوں میں سے وہ شخص زیادہ شریر ہے جس کو لوگ اس کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ أَبِيْ عَنْ سِيْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِيْ وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يُجِيْبُ فِيْهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ الْمِرَاءِ وَالْإِكْبَارِ وَمَا لَا يَعْنِيْهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يُعَيِّبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيْمَا رَجَا ثَوَابَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ وَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ الْحَدِيْثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوْا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيْثُ أَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوْهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى أَحَدٍ حَدِيْثَهُ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعَهُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشادہ رو، نرم خو، نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بدخلق، نہ سخت دل، نہ چلانے والے، نہ بدگو، نہ عیب جو اور نہ ہی تنگی کرنے والے، آپ جس چیز کی خواہش نہ رکھتے اس سے خود تو چشم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو مایوس نہ کرتے اور خود اس کی دعوت قبول نہ فرماتے۔ آپ نے اپنے آپ کو تین چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے مقصد باتوں سے دور رکھا ہوا تھا اور تین ہی چیزوں کو لوگوں سے بچا رکھتے یعنی نہ تو کسی کی برائی کرتے نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ ہی کسی کا عیب تلاش کرتے، آپ صرف وہی کلام کرتے جن میں ثواب کی امید رکھتے، جب آپ گفتگو فرماتے آپ کے ہم نشین سر جھکائے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور جب آپ خاموش ہو جاتے تو اہل مجلس گفتگو کرتے اور آپ کے پاس گفتگو پر جھگڑتے نہ اور جب کوئی شخص آپ کے سامنے آپ کی اجازت سے بات کرتا تو باقی لوگ خاموش رہتے جب تک کہ وہ فارغ نہ ہو جاتا۔ ان سب کی گفتگو آپ کے نزدیک پہلے شخص کی گفتگو کی طرح ہی ہوتی یعنی سب کی گفتگو ایک طرح سماعت ہوتی، جس بات سے باقی لوگ ہنستے آپ بھی تبسم فرماتے اور جس بات پر وہ تعجب کرتے آپ بھی تعجب کرتے کسی اجنبی آدمی کی درشت گفتگو میں بے تمیزی اور بے ادبی کو برداشت فرماتے یہاں تک کہ صحابہ کرام ایسے اجنبی کو آپ کے پاس لے آتے تاکہ اس کی بے تکلف گفتگو سے ہم بھی مستفید ہوں اور آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی حاجت مند کو طلب حاجت میں دیکھو تو اس سے ہمدردی کرو آپ اپنی تعریف صرف اسی آدمی سے قبول کرتے جو احسان کے بدلے میں تعریف کرتا۔ آپ کسی کی گفتگو کو نہ کاٹتے البتہ اگر وہ حد سے بڑھ جاتا

بِنَهْيٍ اَوْ قِيَامٍ.

تو اسے روک دیتے یا اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی چیز کے مانگنے پر "لا" (یعنی نہیں) نہیں فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَاْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ کر سخی تھے، اور آپ کی یہ سخاوت رمضان کے مہینے میں سب سے زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس (رمضان شریف میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ انکو قرآن پاک سناتے، جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز جمع کرکے نہیں رکھتے تھے،

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَيْتَهٗ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر کچھ مانگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالے نے طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بنایا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ خرچ فرمائیں عرش والے سے تنگی کا فکر نہ کریں (اس پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ بِقَوْلِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ.

وسلم مسکرا پڑے اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَأَجْرٍ زُغْبٍ فَأَعْطَانِي مِلْءَ كَفِّهِ حُلِيًّا وَذَهَبًا.

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں اور چھوٹے چھوٹے بالوں والے خربوزوں کا ایک تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے مجھے مٹھی بھر کر زیورات اور سونا دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۹ حیاء مبارک

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی (کنواری) لڑکی سے بھی زیادہ حیاء فرماتے تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہو جاتے۔

عَنْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرْجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک (آزاد کردہ) غلام سے روایت ہے کہ ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے (کبھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر کی طرف نظر نہیں کی یا آپ نے فرمایا میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِجَامَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۰ سنگی لگوانا

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَمَہٗ اَبُوْطَیْبَۃَ فَاَمَرَ لَہٗ بِصَاعَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَکَلَّمَ اَھْلَہٗ فَوَضَعُوْا عَنْہُ مِنْ خَرَاجِہٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِکُمُ الْحِجَامَۃَ۔

علیہ وسلم نے ابوطیبہ غلام سے سنگی لگوائی اور اس کے لئے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا۔ نیز آپ نے اسکے مالکوں سے سفارش کرکے کچھ خراج (جو اس نے اپنے مالک کو دینا ہوتا تھا) کم کروایا اور آپ نے فرمایا بے شک تمہارا بہترین علاج سنگی لگوانا ہے یا فرمایا تمہاری بہترین دوا سنگی لگوانا ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَمَرَنِیْ فَاَعْطَیْتُ الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور میں نے آپ کے حکم پر سنگی لگانے والے کو اجرت دی۔

عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَظُنُّہٗ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَبَیْنَ الْکَتِفَیْنِ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَمْ یُعْطِہٖ۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک کی دو جانب کی رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سنگی لگوائی اور سنگی لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ (اجرت) حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَہٗ وَسَاَلَہٗ کَمْ خَرَاجُکَ فَقَالَ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ فَوَضَعَ عَنْہُ صَاعًا وَاَعْطَاہُ اَجْرَہٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے ذمہ کتنا خراج ہے؟ اس نے کہا تین صاع (روزانہ اپنے مالک کو دینا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک سے سفارش فرما کر ایک صاع کم کرایا اور پھر اسکو اس کی اجرت (مزدوری) بھی دی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَالْکَاھِلِ وَکَانَ یَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَۃَ وَتِسْعَ عَشْرَۃَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور کندھے میں سنگی لگوایا کرتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سنگی لگوایا کرتے تھے۔

* * *

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام ملل میں بحالت احرام پاؤں کی پشت پر سنگی

عَلَى الطَّعَامِ۔

گراں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۱ اسماء مبارکہ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔

حضرت محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے کئی نام (القاب) ہیں میرا نام "محمد" ہے "احمد" ہے اور میرا نام "ماحی" ہے کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام "حاشر" ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر میرے بعد اٹھائے جائیں گے اور میرا نام "عاقب" (سب سے پچھلا) ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَأَنَا الْمُقَفِّي وَأَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تو آپ نے فرمایا (اے حذیفہ!) میں "محمد" اور "احمد" ہوں، نبی رحمت اور نبی توبہ ہوں اور میں مقفی (سب سے پیچھے آنے والا) ہوں، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں نبی ملاحم (رضا کی راہ میں جنگ کرنے والا) ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۲ گزر اوقات

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ۔

حضرت سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو!) کیا تم اپنی پسند کے مطابق کھانے پینے کی چیزیں نہیں حاصل کرتے ہو بے شک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس ردی کھجوریں بھی نہیں تھیں جن سے آپ پیٹ بھر لیتے (آنحضرت کا فقر اختیاری تھا، اضطراری نہ تھا۔)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ إِنْ هُوَ إِلَّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک ایک مہینہ گھر میں آگ نہیں جلاتے تھے اور صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا تھا

الشَّعِيْرُ وَالْمَاءُ.

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا إِلٰى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر بندھے ہوئے ایک ایک پتھر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم اقدس سے کپڑا اٹھا کر دو پتھر بندھے ہوئے دکھائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کوئی آپ سے ملاقات کرتا تھا۔ (یعنی معمول نہیں تھا) (یہی اشارہ ہیں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر کیوں آئے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور اس لئے تاکہ آپ کی زیارت کروں اور سلام عرض کروں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آنے کا سبب پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھوک کی وجہ سے آیا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی کچھ کچھ بھوک محسوس کی ہے پھر تینوں حضرات حضرت ابوالہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوالہیثم بہت سی کھجوروں درختوں اور بکریوں کے مالک تھے (لیکن) آپ کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم اس وقت گھر پر نہیں تھے چنانچہ ان کے بارے میں ان کی زوجہ محترمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حضرت ابوالہیثم تشریف لے آئے آپ کے

ف ۱۔ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اہل بیت میں شامل ہیں۔

لنا السماء فلم يلبثوا أن جاء أبو الهيثم بقربة يزعبها فوضعها ثم جاء يلتزم النبي صلى الله عليه وسلم ويفديه بأبيه وأمه ثم انطلق بهم إلى حديقته فبسط لهم بساطا ثم انطلق إلى نخلة فجاء بقنو فوضعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم أفلا تنقيت لنا من رطبه فقال يا رسول الله (صلى الله عليه وسلم) إني أردت أن تختاروا أو تخيروا من رطبه وبسره فأكلوا وشربوا من ذلك الماء فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا والذي نفسي بيده من النعيم الذي تسألون عنه يوم القيامة ظل بارد ورطب طيب وماء بارد فانطلق أبو الهيثم ليصنع لهم طعاما فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تذبحن لنا ذات در فذبح لهم عناقا أو جديا فأتاهم بها فأكلوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك خادم قال لا قال فإذا أتانا سبي فأتنا فأتي النبي صلى الله عليه وسلم برأسين ليس معهما ثالث فأتاه أبو الهيثم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اختر منهما فقال يا نبي الله (صلى الله عليك وسلم) اختر لي فقال

پاس ایک مشک تھی جس کو آپ نے بمشکل اٹھایا ہوا تھا۔ آتے ہی (پانی رکھ کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور عرض کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر ان تمام حضرات کو اپنے باغ میں لے گئے، ان کے لئے فرش (رکھا کمبل بچھایا) بچھایا پھر گئے اور کھجور کا ایک پورا خوشہ لاکر حاضر کردیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے چھانٹ کر پکی کھجوریں کیوں نہیں چن کر لایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے چاہا کہ آپ خود حسب مرضی پختہ یا کچی کھجوریں منتخب فرمالیں پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں کھائیں اور اس پانی میں سے پیا (جو وہ لائے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا! یہ ٹھنڈا سایہ، تازہ عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابوالہیثم (گھر) تشریف لے جانے لگے تاکہ کھانا تیار کرکے لائیں تو (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے دودھ والی بکری ہرگز نہ ذبح کرنا پھر انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کیا (نر یا مادہ) پھر سب حضرات نے کھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا پھر کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام لائے گئے جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک پسند کرلو۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ خود ہی منتخب فرمالیں (اس پر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس آدمی سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہی ہوتا ہے۔ تو اس (غلام) کو لے جاؤ کیونکہ میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تمہیں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر

النبي صلى الله عليه وسلم إن المستشار مؤتمن خذ هذا فإني رأيته يصلي واستوص به معروفا فانطلق أبو الهيثم رضي الله عنه إلى امرأته فأخبرها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت امرأته ما أنت ببالغ حق ما قال فيه النبي صلى الله عليه وسلم إلا بأن تعتقه قال فهو عتيق فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى لم يبعث نبيا ولا خليفة إلا وله بطانتان بطانة تأمره بالمعروف وتنهاه عن المنكر وبطانة لا تألوه خبالا ومن يوق بطانة السوء فقد وقي.

حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے گھر جا کر اپنی بیوی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں جو حق پورا کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورے نہیں کر سکتے البتہ تم اسے آزاد کر دو (اس پر) حضرت ابوالہیثم نے فرمایا وہ آزاد ہے (یعنی آزاد کر دیا) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور ہر خلیفہ کے لئے دو باطنی مشیر مقرر کئے ہیں ایک (باطنی) مشیر اس کو نیکی کا حکم دیتا ہے۔ اور برائیوں سے روکتا ہے، اور ایک (باطنی) مشیر، تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا۔ (اس لئے) جو شخص برے مشیر سے بچایا گیا وہ (ہر قسم کی برائیوں سے) محفوظ رکھا گیا۔

عن قيس بن أبي حازم قال سمعت سعد ابن أبي وقاص رضي الله عنهما يقول إني لأول رجل أهرق دما في سبيل الله وإني لأول رجل رمى بسهم في سبيل الله لقد رأيتني أغزو في العصابة من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ما نأكل إلا ورق الشجر والحبلة حتى تقرحت أشداقنا حتى إن أحدنا ليضع كما تضع الشاة والبعير وأصبحت بنو أسد يعزرونني في الدين لقد خبت وخسرت إذا وضل عملي.

حضرت قیس بن ابوحازم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں (اس امت میں) پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں (کسی کافر کا) خون بہایا اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والا (بھی) میں ہی ہوں، میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں جب درختوں کے پتے اور ببول درختوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک تقاضائے حاجت کرتا تو بکری اور اونٹ کی طرح مینگنیاں باہر آتیں (اس کے باوجود) اب بنو اسد مجھ کو دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں (اگر ایسا ہے) تو پھر میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے اعمال ضائع ہو گئے (حالانکہ یہ ممکن نہیں)۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسٍ أَبِي الرُّقَادِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصٰى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَدْنٰى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ فَأَقْبَلُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهٖ قَالُوْا هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوْا حَتّٰى إِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا أُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ أُولٰئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ أَمِيْرُ مِصْرٍ مِّنَ الْأَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

حضرت خالد بن عمیر اور شویس (ابو رقاد) رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو (لشکر کا سردار بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اور تمہارے ساتھی چلو اور جب سرزمین عرب کے آخر اور عجم کے شہروں کے قریب پہنچو تو وہاں قیام کرو) پھر وہ تمام روانہ ہوئے اور جب مربد (جہاں اب بصرہ کی بیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے نرم سفید پتھر پائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بصرہ (نامی پتھر) ہیں اور جب (دجلہ کے) چھوٹے پل کے برابر پہنچے تو (آپس میں) کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے (پھر راوی نے سارا واقعہ بیان کیا) راوی کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت میں (پہلے) سات مسلمانوں میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درختوں کے پتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے پھر مجھے ایک (گری ہوئی) چادر ملی جسے میں نے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اور اب ہم ساتوں کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے حاکموں کا تم تجربہ کرو گے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَأْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ إِبْطُ بِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا اور ستایا گیا اور بے شک مجھ پر (ایک دفعہ) تیس دن اور رات ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھائے مگر اتنی چیز جو حضرت بلال کی بغل میں آ جائے (یعنی تھوڑی سی چیز)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْأَيْدِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب ضفف ہوتا ابو محمد حضرت عبداللہ کہتے بعض اہل لغت کے نزدیک ضفف سے مراد ہاتھوں کی کثرت ہے (یعنی کئی آدمیوں کا مل کر کھانا)

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ إِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَإِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَأُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا أُرَانَا أُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا.

حضرت نوفل بن ایاس ہذلی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہما) ہمارے ہم مجلس تھے۔ اور یہ بہترین ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے آئے جب گھر میں داخل ہوئے غسل کیا اور پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (ملا ہوا) بڑا پیالہ لایا گیا۔ جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رو پڑے میں نے کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وصال فرمایا کہ (کبھی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی (روٹی) (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (خوش حالی) کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۳ عمر مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا۔ اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تریسٹھ برس کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا (پیدائش اور وصال کے سالوں کو ملا کر ورنہ تریسٹھ سال)

عَنْ دَغْفَلَ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

حضرت دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت ربیعہ بن ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا پھر دس برس مکہ مکرمہ میں رہے دس سال مدینہ طیبہ میں اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا (راوی نے کسر کے مطابق کسر کو ذکر نہیں کیا ورنہ آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی اور وصال کے وقت) آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَضْطَرِبُوا فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ أَنِ اثْبُتُوا وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ إِلَى حِجْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُولَ فِيهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب وصال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن (کھڑکی سے) پردہ ہٹایا (میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا) تو ایسا معلوم ہوا گویا کہ قرآن پاک کا ایک ورق ہے۔ اس وقت صحابہ کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے قریب تھا کہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوتی (آپ نے انہیں (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرمارہے تھے پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اسی دن پچھلے پہر آپ کا وصال ہوگیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے (یا آپ نے فرمایا) میری گود سے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے پیشاب فرمانے کے لیے ایک برتن منگوایا اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر (کچھ دیر بعد دعا مانگتے مانگتے) آپ کا وصال مبارک ہوگیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالتے اور چہرۂ انور پر ملتے پھر آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! موت کی سختیوں پر (یا آپ نے فرمایا) موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے کسی کی آسانی موت پر رشک نہیں آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وصال (کے وقت) کی تکلیف دیکھ چکی ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہوا اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے۔ جو مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہٰذا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَوَضَعَ فَمَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى سَاعِدَيْهِ وَقَالَ وَانَبِيَّاهُ وَاصَفِيَّاهُ وَاخَلِيْلَاهُ.

حضرت ابن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان اور اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلائیوں پر رکھا اور فرمایا ہائے نبی! ہائے برگزیدہ! ہائے دوست! (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا مِنَ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (انوار نبوت سے) ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہو گئی اور ابھی ہم نے (مرقد انور کی) مٹی مبارک سے ہاتھ جھاڑے بھی نہیں تھے اور ہم تدفین میں ہی مصروف تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی معلوم ہوئی (شدت غم کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت جعفر روایت کرتے ہیں کہ میرے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلٰثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهٗ سُمِعَ صَوْتُ الْمَسَاحِيْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ.

والد حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن اور منگل کی رات (انتظام خلافت وغیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدھ کی رات) آپ کو دفن کیا گیا سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ رات کے آخری حصہ میں کدالوں کی آواز سنی گئی۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابوسلمہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا، اور منگل کو تدفین ہوئی۔

◆ ◆ ◆

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ اَبِيْ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِكَ الْمَقَامَ بَكٰى فَلَا يَسْتَطِيْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَهٗ قَالَ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ قَالَ فَاُمِرَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر دوبارہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ حاضرین نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں! (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد نرم دل ہیں جب وہ اس جگہ کے مقام (امامت) پر کھڑے ہوں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کسی اور کو حکم فرماتے! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پھر فرمایا بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو (ازواج مطہرات) یوسف

بلال فأذن وأقام أبو بكر فصلى بالناس ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد خفة فقال انظروا لي من أتكئ عليه فجاءت بريرة ورجل آخر فاتكأ عليهما فلما رآه أبو بكر رضي الله عنه ذهب لينكص فأومأ إليه أن يثبت مكانه حتى قضى أبو بكر رضي الله عنه صلوته ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض فقال عمر رضي الله عنه والله لا أسمع أحدا يذكر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض إلا ضربته بسيفي هذا قال وكان الناس أميين لم يكن فيهم نبي قبله فأمسك الناس فقالوا يا سالم انطلق إلى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فادعه فأتيت أبا بكر رضي الله عنه وهو في المسجد فأتيته أبكي دهشا فلما رآني قال لي أقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت إن عمر رضي الله عنه يقول لا أسمع أحدا يذكر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض إلا ضربته بسيفي هذا فقال انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم

علیہ السلام والی عورتوں کی مثل ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے اذان پڑھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا میرے لیے ایک شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا لوں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی (بریرہ) اور ایک مرد آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے اشارے سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر کسی سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ لوگ لکھے پڑھے نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا اس لیے (لوگ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے پر) اس بات سے رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے سالم! جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کو بلا لاؤ (آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے میں حیرانگی (کی حالت) میں رو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا؟ میں نے عرض کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ورنہ میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اندر) داخل ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ افْرِجُوا لِي فَأَفْرَجُوا لَهُ فَجَاءَ حَتَّى أَكَبَّ عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ فَقَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُدْفَنُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا أَيْنَ قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبَضَ اللّٰهُ فِيهِ رُوحَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يُغَسِّلَهُ بَنُو أَبِيهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ فَقَالُوا انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اے لوگو! مجھے راستہ دو۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر جھکتے ہوئے اسے چھوا اور پھر آپ نے آیت پڑھی ”بے شک آپ بھی وصال فرمانے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں“ پھر صحابہ کرام نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا اے یار غار رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم رسول اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھیں؟ آپ نے فرمایا ہاں (پڑھو) پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا ایک جماعت (اندر) داخل ہو تکبیریں کہیں دعا کریں درود شریف پڑھیں اور باہر آجائیں۔ پھر دوسری جماعت داخل ہو تکبیریں کہیں دعا کریں اور درود شریف پڑھتے ہوئے باہر آجائیں یہاں تک کہ (تمام) لوگ فارغ ہو جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفنایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کہاں؟ آپ نے فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک، پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے خاص برادری والے غسل دیں، ادھر مہاجرین جمع ہو کر (خلافت کے بارے میں) باہم مشورہ کرنے لگے۔ پھر انہوں نے (مہاجرین نے) آپ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔ تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں۔ (جب وہاں گئے تو) انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ لَهُ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهٗ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيْلَةً۔

ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کس شخص میں یہ تین صفات ہیں جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں؟ وہ دو میں سے دوسرا تھے جب وہ دونوں غار میں تھے جب انہوں نے اپنے ساتھی سے فرمایا غم نہ کیجئے بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا وہ دو کون ہیں؟ (یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا (اور ان کی (حضرت صدیق اکبر) بیعت کی)۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى أَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت (شدید) تکلیف (جیسا کہ آپ کے شایان شان تھی) پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے "تکلیف"! (یعنی آپ کو کس قدر تکلیف ہے) اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔ تیرے والد ماجد کے پاس وہ چیز حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اب قیامت کے دن ملاقات ہوگی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطٌ لِأُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے دو فرط (نابالغ بچے جو مر جائیں اور ماں باپ صابر شاکر ہوں) ہوں اسے اللہ تعالیٰ ان کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی نابالغ بچہ مر گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ہاں جس کا ایک نابالغ فوت شدہ بچہ ہو (وہ بھی جنتی ہے) ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں سے جس کا ایک بھی بچہ فوت شدہ نہ ہو تو آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعہ نجات ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچی جتنی مجھے پہنچی ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِیْ جُوَیْرِیَۃَ لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَہٗ وَبَغْلَتَہٗ وَاَرْضًا جَعَلَہَا صَدَقَۃً۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَۃُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَتْ مَنْ یَّرِثُکَ فَقَالَ اَھْلِیْ وَوَلَدِیْ فَقَالَتْ مَالِیْ لَا اَرِثُ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰکِنِّیْ اَعُوْلُ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْلُہٗ وَاُنْفِقُ عَلٰی مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنْفِقُ عَلَیْہِ۔

عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ اَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِیًّا جَآءَا اِلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ یَخْتَصِمَانِ یَقُوْلُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا لِصَاحِبِہٖ اَنْتَ کَذَا اَنْتَ کَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ اَسَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مَالِ نَبِیٍّ صَدَقَۃٌ اِلَّا مَا اَطْعَمَہٗ اِنَّا لَا نُوْرَثُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ۔

باب ۵۵ وراثت

حضرت عمرو بن حارث، جو حضرت جویریہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) کے بھائی تھے اور انھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا، فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صرف اپنے ہتھیار، خچر اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے (راہِ خدا میں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا، امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر) خاتونِ جنت نے فرمایا کہ پھر میں اپنے والد ماجد کی وارث کیوں نہیں ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہو سکتا، یعنی نبی کا وارث نہیں ہوتا، پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبر گیری کرتا رہوں گا جس کی خبر گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے اور جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے رہے، میں بھی خرچ کرتا رہوں گا۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما (خلافت فاروقی میں) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ دونوں ایک دوسرے سے فرما رہے تھے تو ایسا ہے، تو ایسا ہے! (اس پر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے البتہ جو اس نے (دوسروں کو) کھلا دیا۔ بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں ایک لمبا واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری وراثت درہم اور دینار تقسیم نہیں ہوتے ہیں، اپنی ازواج مطہرات کے اخراجات اور اپنے عامل (خلیفہ) کے مصارف کے بعد جو کچھ بھی چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ.

حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا (اسی اثنا میں) حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر) حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر صحابہ کرام سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں (اور) پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے: اے اللہ! ہاں ہم جانتے ہیں اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی بکریاں اور اونٹ (چھوڑے) راوی کہتے ہیں مجھے شک ہے کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں بھی فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

باب خواب میں زیارت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میری شبیہ نہیں بن سکتا نہیں اپنا سکتا یا (راوی کو شک ہے کہ)

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي.

حضرت ابومالک اشجعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُنِي قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَشَبَّهْتُهُ بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ.

حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا (عاصم بن کلیب فرماتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی۔ اور (یہ بھی) کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا ہے، اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے مشابہ پایا، اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔

عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِيْ فَمَنْ رَآنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِيْ هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ رَأَيْتَهُ فِي النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ أَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضِّحْكِ جَمِيْلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ قَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ عَوْفٌ وَلَا أَدْرِيْ مَا كَانَ مَعَ هٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقْظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هٰذَا.

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا، اس لیے جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ (پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کیا تو اس شخص کا حلیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا۔ انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرتا ہوں اس کا جسم اور گوشت دو آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا (نہ بہت فربہ نہ بہت پتلا نہ بہت لمبا اور نہ ہی بہت پست) گندم گوں سفیدی مائل رنگ، سرمگیں آنکھیں، دلپسند مسکراہٹ، خوشنما گولائی والا چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو پُر کرنے والی داڑھی۔ حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تو ان صفات سے زیادہ نہ بیان نہ کر سکتے۔ (یعنی واقعی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِيْ يَعْنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ.

حضرت ابن شہاب زہری اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ قَالَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔ اور (یہ بھی) فرمایا کہ مومن کی خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

* * *

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ اِذَا ابْتُلِیْتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْاَثَرِ۔

میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو تجھے حدیث کی اتباع لازم ہے۔

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ احادیث مبارکہ دین ہیں پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو یعنی دین دار اور دیانتدار آدمی سے حدیث لینی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کے وسیلہ جلیلہ سے آج بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۱ء ترمذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد للّٰہ علیٰ ذٰلك

بندہ نابکار: محمد صدیق ہزاروی متوطن موضع چمڑھ ڈاک خانہ چھ پٹہ تحصیل و ضلع مانسہرہ (ہزارہ)

حال: مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور۔

حدثنا محمد بن بشار حدثنا معاذ بن هانئ حدثنا ابو هانئ اليشكري حدثنا جهضم بن عبد الله عن يحيى ابن ابي كثير عن زيد بن سلام عن ابي سلام عن عبد الرحمن بن عائش الحضرمي انه حدثه عن مالك بن يخامر السكسكي عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال احتبس عنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة عن صلوة الصبح حتى كدنا نتراءى عين الشمس فخرج سريعا فثوب بالصلاة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتجوز في صلاته فلما سلم دعا بصوته قال لنا على مصافكم كما انتم ثم انفتل الينا ثم قال اما اني ساحدثكم ما حبسني عنكم الغداة اني قمت من الليل فتوضات وصليت ما قدر لي فنعست في صلاتي حتى استثقلت فاذا انا بربي تبارك وتعالى في احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملا الاعلى قلت لا ادري رب قالها ثلاثا قال فرايته وضع كفه بين كتفي حتى وجدت برد انامله بين ثديي فتجلى لي كل شيء وعرفت فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملا الاعلى قلت في الكفارات قال ما هن قلت مشي الاقدام الى الحسنات والجلوس في المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء حين الكريهات قال ثم فيم قلت اطعام الطعام ولين الكلام والصلاة بالليل والناس نيام قال سل قل اللهم اني اسالك فعل الخيرات وترك المنكرات

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نماز فجر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کو دیکھ لیتے استے میں آپ جلدی جلدی تشریف لائے نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ سلام پھیرنے کے بعد ہمیں بآواز بلند فرمایا اپنی صفوں پر ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا فرمایا میں رات کو اٹھا وضو کیا اور جس قدر نماز میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عرض کیا اے میرے رب! حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ کہا۔ فرمایا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی۔ تو میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے اسے (ہر چیز کو) پہچان لیا پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے رب! فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا وہ کفارات میں۔ فرمایا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نیک اعمال کی طرف چلنا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضو کرنا۔ فرمایا کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یوں دعا مانگو اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ موت دے دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی

وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا۔ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيْدُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَائِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَائِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کردے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور فرمایا یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جیسے ولید بن مسلم نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر روایت کیا انہوں نے فرمایا ہم سے خالد بن لجلاج نے عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آگے حدیث ذکر کی اور یہ غیر محفوظ ہے۔ اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور بشر بن بکر نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے یہ حدیث اسی سند سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن ابن عائش نے حضور علیہ السلام سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن عائش کو حضور علیہ السلام سے سماعت حاصل نہیں ہے۔ [1]

---

[1] بعض معاند ناشرین نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو احادیث مبارکہ ان کے باطل معتقدات کے مطابق نہیں ہوتیں انہیں کتاب سے ہی نکال دیتے ہیں۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔ چونکہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کل علم غیب کا ذکر [illegible] اور آپ کو ان اشیاء کا علم حاصل ہوا۔ لہٰذا اس حدیث کو متن سے نکال کر اولاً حاشیہ میں لایا گیا اور پھر بالکل ہی غائب کر دیا گیا جبکہ یہ حدیث ترمذی شریف کے متن میں موجود ہے۔ حوالہ کے لیے دیکھئے۔

(صحیح الترمذی بشرح الامام ابی بکر ابن العربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۲ ص ۱۱۴ تا ۱۱۷، اور تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۱۷۴/۱۷۵) ۱۲ مترجم۔